عمرو
اور سیاہ معبد
PDF URDU BOOKS
خاص نمبر
BY
IAI AHMED

پیارے بچوں کیلئے عمرو عیار کا حیرت انگیز اور دلچسپ کارنامہ

# عمرو اور سیاہ معبد

ظہیر احمد



یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

ناشران ------- اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ------- محمد بلال قریشی
طابع ------- پرنٹ پارٹنر پرنٹرز لاہور
قیمت ------- -/50 روپے

غار سے باہر آ کر بھی عمرو عیار مسلسل شہزادی ساسان جادو کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔

شہزادی ساسان جادو جس سامری معبد میں گئی تھی اس کے بارے میں عمرو عیار کچھ نہیں جانتا تھا۔ عمرو عیار نے سامری کے معبد کے بارے میں صرف اتنا سنا تھا کہ وہ پاتال کی سب سے آخری تہہ میں کہیں موجود ہے۔ مگر وہ معبد کہاں ہے اور اس معبد تک جانے کا راستہ کون سا ہے اس کے علاوہ سامری کے معبد تک پہنچنے کے لئے کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا اس کا بھی عمرو عیار کو کوئی اندازہ نہیں

تھا۔ لیکن شہزادی ساسان جادو نے اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب کی قسم کا بدلہ پورا کرنے کے ساتھ ساتھ عمرو عیار کی جان بچانے کے لئے جو کچھ کیا تھا اسے بھلا عمرو عیار اس قدر آسانی سے کیسے فراموش کر سکتا تھا۔ اس لئے عمرو عیار نے شہزادی ساسان جادو کو ہر قیمت پر سامری کے معبد سے واپس لانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ عمرو عیار نے شہزادی ساسان جادو کے اس خزانے کو جسے وہ سامری کے معبد میں جانے سے پہلے غار میں اس کے لئے چھوڑ گئی تھی کو چھوا تک نہیں تھا۔ بلکہ اس نے اس خزانے پر ایک سرخ موتی رکھ کر اس خزانے کو غائب کر دیا تھا۔ عمرو عیار نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ شہزادی ساسان جادو کو سامری کے معبد سے چھڑا کر لائے گا۔ تب وہ اس خزانے کو شہزادی ساسان جادو کے ہاتھوں سے ہی

* اس کے لئے عمرو عیار کا ہنگامہ خیز ناول عمرو اور شہنشاہ افراسیاب پڑھیے۔



انعام کے طور لے گا۔

غار سے نکل کر عمرو عیار چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے زنبیل سے ایک طلسمی پتھر نکالا اور اسے لے کر غار کے دہانے کے قریب آ گیا۔ عمرو عیار نے اس طلسمی پتھر کو غار کے دہانے کے پاس رکھ کر ایک اسم اعظم پڑھ کر غار کے دہانے پر پھونک دیا۔

طلسمی پتھر اس غار کو بند کر دو۔ اسم اعظم پڑھنے کے بعد عمرو نے طلسمی پتھر کی طرف دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے طلسمی پتھر میں حرکت سی پیدا ہوئی اور وہ اچانک یوں پھولنے لگا جیسے وہ پتھر کی بجائے ربڑ کا غبارہ ہو اور اس میں ہوا بھری جا رہی ہو۔ دیکھتے ہی دیکھتے پتھر نے پھیل کر غار کے دہانے کو پوری طرح سے بند کر دیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس پہاڑی میں سرے سے ہی کسی غار کا دہانہ نہیں تھا۔ طلسمی پتھر نے پھیل کر غار کے دہانے کو پوری طرح سے بند کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہاں اب ایک معمولی سا رخنہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔



یہ کام تو ہو گیا۔ اب مجھے سامری جادوگر کے معبد کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ وہ کہاں ہے اور وہاں پہنچنے کے لئے مجھے کن کن راستوں پر سفر کرنا پڑے گا۔ عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ ایک طرف اونچی اور سائبان کی طرح جھکی ہوئی ایک چٹان کے نیچے آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے زنبیل سے سنہری تختی نکالی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

سنہری تختی۔ میں شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے معبد سے واپس لانا چاہتا ہوں۔ کیا مجھے بتایا جا سکتا ہے کہ اس کام کے لئے مجھے کن راستوں پر سفر کرنا ہوگا اور میں سامری کے معبد تک کیسے پہنچ سکتا ہوں۔ عمرو عیار نے سنہری تختی کی طرف مسلسل دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اسی لمحے سنہری تختی چمکی اور اس پر سیاہ رنگ کے حروف پھیلتے چلے گئے۔

عمرو عیار کو بتایا جاتا ہے کہ سامری جادوگر کا معبد جو سیاہ معبد کہلاتا ہے۔ پاتال کی سب سے آخری تہہ میں ہے۔ جس طرح زمین کی سات تہیں ہیں اور



آخری تہہ پاتال ہے۔ اسی طرح پاتال کی بھی سات تہیں ہیں۔ ان ساتوں تہوں میں شیطان کی طاقتوں کی حکمرانی ہے۔ سیاہ معبد میں پہنچنے کے لئے عمرو عیار کو انتہائی تکلیف دہ اور انتہائی خوفناک مراحل سے گزرنا پڑے گا۔ ان خوفناک مراحل میں عمرو عیار کی جان بھی جا سکتی ہے۔ جس کے لئے عمرو عیار کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ عمرو عیار سیاہ معبد میں جانے کا خیال دل سے نکال دے۔ اسی میں اس کی بہتری اور بھلائی ہے۔ چند لمحوں کے بعد وہ سیاہ حروف مٹے اور ان کی جگہ نئے الفاظ ابھر آئے۔

شہزادی ساسان جادو چونکہ اپنی مرضی سے سیاہ معبد میں گئی ہے اس لئے شہزادی ساسان جادو کی سیاہ معبد سے واپسی اب مشکل ہو چکی ہے۔

ہونہہ، واپسی مشکل ہوئی ہے ناممکن تو نہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ وہ خوفناک مراحل کیا ہیں اور کہاں ہیں۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سنہری تختی پر سے پہلے الفاظ مٹے اور ان کی جگہ نئے الفاظ ابھر آئے۔

"بتایا جاتا ہے کہ سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں پہنچنے اور شہزادی ساسان جادو کو وہاں سے واپس لانے کے لئے عمروعیار کو پاتال کی سات پرتوں میں سفر کرنا ہوگا اور ہر پرت میں عمروعیار کو تین تین خوفناک طلسمات کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ ان سات پرتوں میں قائم اکیس طلسمات کے خاتمے کے بعد ہی عمروعیار سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ عمروعیار کو ان اکیس طلسمات کے بارے میں تو کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ ہاں یہ ضرور بتایا جا سکتا ہے کہ پاتال کی ہر تہہ یعنی ہر پرت میں جانے کا ایک دروازہ ہے۔ پہلی پرت کا دروازہ مٹی کا ہے دوسرا دروازہ پانی کا ہے، تیسرا دروازہ لکڑی کا بنا ہوا ہے، چوتھا دروازہ پتھر کا ہے، پانچواں دروازہ لوہے کا ہے، چھٹا دروازہ دھوئیں کا بنا ہوا ہے اور ساتواں دروازہ آگ کا بنا ہوا ہے۔ ان دروازوں کو کھولنے کے لئے عمروعیار کو سب سے پہلے سات چابیاں حاصل کرنا ہوں گی۔ یہ چابیاں بھی مٹی، پانی یعنی برف، لکڑی، پتھر، لوہے، دھواں، اور آگ کی ہوں گی۔ ان چابیوں



کے بغیر عمروعیار کسی پرت کا دروازہ نہیں کھول سکے گا۔

عمروعیار کو یہ بھی بتا دیا جاتا ہے کہ سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے بھی سات ہی دروازے ہیں جو شہزادی ساسان جادو کے معبد میں جاتے ہی بند کر دیئے گئے ہیں۔ عمروعیار جن جن پرتوں کے دروازے کھولتا جائے گا سیاہ معبد کے دروازے بھی خودبخود کھلتے جائیں گے۔ ان سات دروازوں میں سے چھ دروازے موت کے ہیں جن میں داخل ہوتے ہی عمروعیار ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جائے گا۔ ایک دروازہ زندگی کا ہے۔ جسے عمروعیار کو خود ان سات دروازوں میں سے تلاش کرنا ہوگا۔ اسی دروازے سے عمروعیار سیاہ معبد میں داخل ہو کر شہزادی ساسان جادو کو واپس لا سکتا ہے"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی سنہری تختی پر سے حروف مٹتے چلے گئے۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی خوفناک اور پیچیدہ سلسلہ ہے اور خاصا طویل بھی نظر آ رہا ہے۔ کیا کوئی آسان طریقہ نہیں ہے کہ میں آسانی کے ساتھ سامری جادوگر کے



سیاہ معبد میں پہنچ جاؤں اور وہاں سے شہزادی ساسان جادو کو واپس لے آؤں"۔ عمروعیار نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔ اس قدر عجیب و غریب اور پیچیدہ طریقہ کار سن کر وہ خاصا پریشان ہو گیا تھا۔

"بتایا جاتا ہے کہ عمروعیار کو اسی لئے اس مہم پر جانے سے روکا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ انتہائی طویل اور خوفناک ہونے کے ساتھ ساتھ عمروعیار کے لئے جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے لئے بنائے گئے طلسمات عام جادوگروں کے طلسمات سے کہیں زیادہ سخت، ناقابل شکست اور خوفناک ہیں جن کو فنا کرنا عمروعیار کے لئے بھی مشکل ثابت ہو سکتا ہے"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھر آئے تھے۔

"عمروعیار ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے اس پر اٹل رہتا ہے سنہری تختی۔ اس بار معاملہ شہزادی ساسان جادو کا ہے جس نے میرے لئے اتنی بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا تھا۔ وہ میری وجہ سے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں گئی ہے۔ اس



نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ میرا اصول ہے کہ میں اپنے پر کسی کا احسان باقی نہیں رہنے دیتا۔ اب جب تک میں شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے معبد سے واپس لا کر اس کا احسان نہ اتار دوں اس وقت تک مجھے چین نہیں آئے گا۔ شہزادی ساسان جادو کو سیاہ معبد سے واپس لانے کے لئے مجھے اپنی جان جوکھوں میں بھی کیوں نہیں ڈالنی پڑے۔ میں اسے وہاں سے ضرور واپس لاؤں گا۔ عمروعیار نے ٹھوس اور اٹل لہجے میں کہا۔

"کیا یہ عمروعیار کا آخری فیصلہ ہے"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرے۔

"ہاں۔ قطعی آخری فیصلہ ہے میرا"۔ عمروعیار نے کہا۔

"تو پھر عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ اس مہم پر جانے سے پہلے عمروعیار کالے جنگل میں جائے۔ کالے جنگل میں عمروعیار کو ایک سرخ سانپ تلاش کرنا ہوگا۔ جس کا سر نیلا اور دم کالی ہے۔ اس سانپ کا نام کولا ہے۔ کولا کی مدد کے بغیر عمروعیار نہ پاتال

کے پرتوں کے دروازوں تک پہنچ سکتا ہے اور ان دروازوں کی چابیاں حاصل کر سکتا ہے۔ عمرو عیار کالے جنگل میں جا کر کھولا کو تلاش کر لے اسے اپنی مدد کے لئے رضامند کر لے تو کھولا کی مدد سے عمرو عیار ان پرتوں کے طلسمات کو بھی فنا کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرے اور عمرو عیار انہیں پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

"اوہ۔ کیا اس سانپ سے میرا مطلب ہے کھولا کا تعلق سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے ہے"۔ عمرو عیار نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ کھولا سامری جادوگر کے سیاہ معبد کا ایک خاص محافظ ہے۔ جو کچھ عرصہ پاتال کی ساتویں تہ میں موجود سیاہ معبد میں جا کر رہتا ہے اور کچھ عرصہ زمین کی سطح پر آ کر کالے جنگل میں رہتا ہے"۔ سنہری تختی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر کھولا سامری جادوگر کے سیاہ معبد کا خاص محافظ ہے تو پھر وہ بھلا میری مدد کیوں کرے گا"۔ عمرو عیار نے کہا۔



"یہ عمرو عیار پر منحصر ہے کہ وہ کھولا کو کس طرح اپنی مدد کے لئے رضامند کرتا ہے"۔ سنہری تختی نے کہا۔

"کیا کھولا اصلی سانپ ہے یا جادو کی کوئی خاص طاقت ہے"۔ عمرو نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"کھولا اصلی سانپ ہے"۔ سنہری تختی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ وہ اصلی سانپ ہے تب تو میں اسے آسانی کے ساتھ اپنی مدد کے لئے راضی کر لوں گا"۔ عمرو نے کہا۔ اس کی آنکھیں کسی خیال کے تحت چمک اٹھی تھیں جیسے اس نے کھولا سانپ کو اپنی مدد کے لئے رضامند کرنے کا کوئی خاص طریقہ سوچ لیا ہو۔

"اچھا سنہری تختی مجھے بتایا جائے کہ کالا جنگل کہاں ہے۔ اس جنگل میں مجھے کھولا سانپ کو تلاش کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہوگا۔ کالا جنگل اگر انتہائی گھنا اور وسیع و عریض ہوا تو اس جنگل میں میں ایک سانپ کو کیسے تلاش کر سکوں گا۔ وہ سانپ



نجانے جنگل کے کس حصے میں اور کس کھوہ میں چھپا ہوگا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"عمرو عیار کو بتایا جاتا ہے کہ کھولا سانپ کو اسے جنگل میں جا کر نہ صرف خود ہی تلاش کرنا ہوگا بلکہ اسے اپنی مدد کے لئے بھی خود ہی کوشش کرنی ہوگی"۔ سنہری تختی پر لکھے الفاظ پڑھ کر عمرو عیار کا منہ بن گیا۔

"ہونہہ۔ کالا جنگل کہاں ہے۔ مجھے اس کے بارے میں بھی کچھ بتایا جائے گا یا نہیں"۔ عمرو نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کالے جنگل میں جانے کے لئے عمرو عیار سنہری چابیوں کو استعمال میں لائے تو وہ اسے خود ہی کالے جنگل میں پہنچا دیں گی"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرتے۔

"ٹھیک ہے۔ اور کوئی خاص بات ہے تو وہ بھی مجھے بتا دی جائے"۔ عمرو عیار نے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید جھلاہٹ کا عنصر تھا کیونکہ سنہری تختی اسے گول مول سے جواب دے رہی تھی۔ سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے طلسمات کے بارے میں بھی اسے



کچھ نہیں بتایا جا رہا تھا جن کا جاننا عمرو عیار کے لئے بے حد ضروری تھا تاکہ وہ ان طلسمات کو فنا کرنے کے طریق کار کے بارے میں کچھ سوچ سکتا۔ لیکن جب اسے ان طلسمات کے بارے میں ہی کچھ نہیں بتایا جا رہا تھا تو وہ ان کو فنا کرنے کے طریقوں کے بارے میں کیا سوچ سکتا تھا۔

"عمرو عیار اور کیا جاننا چاہتا ہے"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرے۔

"کیا اس مہم میں میں اپنی زنبیل اور کراماتی چیزوں کا استعمال کر سکوں گا۔ میرا مطلب ہے اس مہم میں زنبیل اور کراماتی چیزیں میرا ساتھ دیں گی یا نہیں"۔ عمرو عیار نے دل میں آنے والے خدشے کو ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ اسے تشویش تھی کہ اس نے چونکہ شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لانے کا فیصلہ خود کیا تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس مہم میں اس کی زنبیل اور کراماتی چیزیں اس کا ساتھ نہ دیں۔ عموماً ایسا ہی ہوتا تھا۔ اس نے جب بھی اپنی مرضی سے کوئی مہم حاصل کی تھی۔

زنبیل اور کراماتی چیزیں اس کے لئے قطعی طور پر ناکارہ ہو جاتی تھیں۔ ایسے موقعوں پر وہ ہمیشہ اپنی چالاکیوں اور عیاریوں سے ہی نپٹتا آیا تھا۔

عمرو عیار نے پچھلی مہم کے اختتام پر شہزادی ساسان جادو کے چھوڑے ہوئے خزانے کو حاصل کرنے کا چونکہ لالچ نہیں کیا تھا اور خزانے کو ہاتھ تک نہ لگایا تھا اس لئے اس بار عمرو عیار اپنی زنبیل اور اپنی تمام کراماتی چیزوں کو استعمال کرنے کا پورا حق رکھتا ہے۔

ویسے بھی ان چیزوں کے بغیر عمرو عیار اس مہم کو سر نہیں کر سکے گا۔ اس کے علاوہ عمرو عیار کا مقصد سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جانے کا ہے۔ جہاں سے عمرو عیار شہزادی ساسان جادو کو واپس لانا چاہتا ہے۔ اگر اس کام کے ساتھ ساتھ عمرو عیار سیاہ معبد میں سامری جادوگر کے بت کو توڑنے کا بھی ارادہ کر لے تو عمرو عیار کے لئے یہ مہم قدرے آسان ہو جائے گی۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرے۔ سنہری تختی پر لکھے ان الفاظ کو پڑھ کر عمرو عیار کی آنکھیں چمک



اٹھیں۔

اوہ، کیا میں اس آسانی کے بارے میں جان سکتا ہوں۔ عمرو عیار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

عمرو عیار کی جہاں جان جانے کا خطرہ ہوگا تب کراماتی چیزیں خود بخود حرکت میں آ جائیں گی اور عمرو عیار کو یقینی موت سے بچا لیں گی۔ سنہری تختی نے جواب دیا۔

ہونہہ، بس یہی آسانی ہوگی میرے لئے۔ میں تو سمجھا تھا مجھے سیاہ معبد میں پہنچنے کا آسان اور خطرات سے کم راستے کے بارے میں بتا دیا جائے گا۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

ٹھیک ہے سنہری تختی، میں سیاہ معبد میں موجود سامری جادوگر کے بت کو توڑنے کا بھی وعدہ کرتا ہوں۔ شہزادی ساسان جادو کو سیاہ معبد سے نکالنے سے پہلے میں سامری جادوگر کے بت کو تباہ کردوں گا۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمرو عیار نے کہا۔

عمرو عیار کا یہ وعدہ عمرو عیار کی مہم میں بے حد کارآمد ثابت ہوگا۔ سنہری تختی نے کہا تو عمرو عیار نے



اثبات میں سر ہلا دیا۔

اچھا سنہری تختی مجھے یہ بتایا جائے کہ میں سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے جس شہزادی ساسان جادو کو واپس لانے کے لئے جا رہا ہوں۔ اگر اس نے میرے ساتھ واپس آنے سے انکار کر دیا تو۔ اگر میں اسے زردستی وہاں سے لے آیا تو وہ دوبارہ بھی تو وہاں واپس جا سکتی ہے۔ ایسی صورت میں میرا اسے وہاں سے واپس لانے کا مقصد تو ناکام ہی ہو جائے گا۔ عمرو عیار نے کہا۔

عمرو عیار کو بتایا جاتا ہے کہ اگر سیاہ معبد میں موجود سامری جادوگر کے بت کو تباہ کر دیا جائے تو شہزادی ساسان جادو جو مجبوراً وہاں گئی تھی۔ نہ وہاں کسی طرح رک سکتی ہے اور نہ ہی وہ دوبارہ وہاں جانے کے بارے میں سوچ سکتی ہے۔ سنہری تختی نے جواب دیا تو عمرو عیار کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔

سنہری تختی میں ایک بات اور پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا مجھے جواب دیا جائے گا۔ عمرو نے چند لمحے



توقف کے بعد پوچھا۔ جواب میں سنہری تختی پر ہلکی سی چمک ابھری جس کا مطلب تھا کہ عمرو عیار کچھ بھی پوچھ سکتا ہے۔ اگر سنہری تختی نے جواب نہ دینا ہوتا تو اس کی چمک معدوم ہو جاتی تھی۔

میں نے سنا تھا کہ سامری جادوگر دنیا کے تمام جادوگروں سے امیر ترین جادوگر تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں جتنے بھی بڑے بڑے خزانے حاصل کئے تھے وہ اس نے مرنے سے پہلے ہی اپنے معبد میں چھپا دیئے تھے۔ کیا وہ سارے خزانے اسی سیاہ معبد میں ہیں جہاں میں جا رہا ہوں۔ عمرو نے دھڑکتے دل سے اور رک رک کر سنہری تختی سے پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں امید کی شمعیں جل رہی تھیں۔

عمرو عیار کو بتایا جاتا ہے کہ سامری جادوگر نے اپنی زندگی میں جو خزانے جمع کئے تھے وہ اس نے کسی معبد میں نہیں چھپائے تھے بلکہ اس نے مرنے سے پہلے اپنے آدھے خزانے شہنشاہ افراسیاب کے حوالے کر دیئے تھے اور آدھے خزانے طلسم ہوشربا کے جادوگروں میں بانٹ دیئے تھے جو اس کے خاص پیروکار تھے۔

سیاہ معبد میں سامری جادوگر کا کوئی خزانہ موجود نہیں ہے۔ سنہری تختی نے جواب دیا تو عمرو عیار کی آنکھوں میں جلنے والی شمعیں یکلخت بجھ گئیں اور اس کا چہرہ لٹک گیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے اس طویل اور جان لیوا مہم میں مجھے کوئی خزانہ نہیں ملے گا۔" عمرو عیار نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔ اس نے سنہری تختی زنبیل میں ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہرحال میں نے سیاہ معبد سے شہزادی ساسان جادوگر کو واپس لانے اور سامری جادوگر کے بت کو تباہ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر عمل کرنا میرا فرض بن گیا تھا۔ ویسے بھی شہزادی ساسان جادو نے میرے لئے غار میں جو خزانہ چھوڑا تھا اس پر میں نے پہرہ ڈال کر اس غار کو بند کر دیا ہے۔ وہ خزانہ تو بہرحال میرا ہی ہے ناں۔ اسے بھلا مجھ سے کون چھین سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے شہزادی ساسان جادو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس آنے کی خوشی میں طلسم ہوشربا کے ان خزانوں کے بارے میں بھی مجھے



کچھ بتا دے جو مردود افراسیاب نے نہ جانے کہاں کہاں چھپا رکھے ہیں۔ جن میں سورج ہیروں کا ایک بہت بڑا خزانہ بھی موجود ہے۔ اگر شہزادی ساسان جادو مجھے سورج ہیروں کے بارے میں بتادے کہ شہنشاہ افراسیاب نے اسے کہاں چھپا رکھا ہے تو میں اس خزانے کو حاصل کر کے شہزادی ساسان جادو سے شادی کر لوں گا اور شہنشاہ افراسیاب کو اس کی نانی کے چھوٹے یاد دلا دوں گا۔" عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ جنگ میں عمرو عیار کا لباس بے حد خراب ہو گیا تھا۔ عمرو نے وہاں موجود ایک دوسری پہاڑی کے غار میں جا کر لباس تبدیل کیا۔ زنبیل سے خشک میوے نکال کر کھائے اور پانی پی کر کچھ دیر آرام کرنے کے لئے وہیں سو گیا۔

وہ تین گھنٹے سونے کے بعد اٹھا تو وہ پوری طرح تازہ دم ہو چکا تھا۔ عمرو عیار غار سے باہر نکلا اور اس نے زنبیل سے سنہری چپلیں نکال کر پیروں میں پہن لیں۔

"سنہری چپلو۔ مجھے کالے جنگل میں پہنچا دو۔ جہاں



نیلے سر اور سیاہ دم والا سرخ کھولا سانپ موجود ہے۔" عمرو عیار نے کہا۔ اسی لمحے اسے ایک ہلکا سا جھٹکا اور دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔





کالتش جادوگر۔ اچانک کمرے میں ایک چیختی ہوئی تیز اور خوفناک چنگھاڑتی ہوئی آواز آئی اور زرنگار پلنگ پر سوئے ہوئے ایک بھیانک شکل والے بوڑھے جادوگر نے جس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح صاف تھا۔ رنگ سیاہ، ناک موٹی اور جس کی داڑھی مونچھیں اس کے سارے چہرے پر پھیلی ہوئی تھیں یکلخت گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور بڑی گھبراہٹ زدہ نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

کمرے میں دیواروں پر چار مشعلیں جل رہی تھیں

جن کی روشنی سے سارا کمرہ روشن ہو رہا تھا۔ کمرے
میں موجود آرائش کا ہر سامان بے حد قیمتی، نایاب اور
خوبصورت ہیرے جواہرات کا بنا ہوا تھا۔ اس جادوگر
کی پیشانی چوڑی تھی۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور اس کی
ٹھوڑی کافی بڑی اور ہتھوڑے جیسی تھی۔ اس جادوگر
نے گہرے نیلے رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا۔
اس کے سینے پر جادوگروں کا مخصوص پنجوں اور
کھوپڑی کا نشان بھی بنا ہوا تھا۔

"بس، سامری۔ سامری جادوگر۔ کیا سامری
جادوگر کے سائے نے مجھے جگایا ہے"۔ اس جادوگر نے
جس کا نام کاتش جادوگر تھا، خوف بھری نظروں سے
چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، کاتش جادوگر۔ میں سامری کا سایہ تم سے
مخاطب ہوں"۔ وہی گونجتی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی
اور اس آواز کو سن کر کاتش جادوگر کے چہرے پر
زلزلے کے آثار ابھر آئے۔ وہ جلدی سے پلنگ پر
سے اترا اور رکوع کے بل جھک جھک کر زور زور سے
چاروں طرف سامری جادوگر کے سائے کو سلام کرنے



لگا۔

"میں یہاں تمہارا سلام قبول کرنے کے لئے نہیں
آیا کاتش جادوگر۔ سامری جادوگر کے سائے نے
غضبناک لہجے میں کہا۔

"مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے عظیم روح"۔
کاتش جادوگر نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔

"کاتش جادوگر، تم سیاہ معبد کے سب سے بڑے
محافظ ہو۔ سیاہ معبد تک پہنچنے کے لئے زمین کی تہوں
کے ساتوں دروازوں کی چابیاں تمہارے پاس ہیں"۔
سامری جادوگر کے سائے نے کہا۔

"جی ہاں آقا۔ یہ اعزاز آپ نے مجھے ہی بخشا ہوا
ہے"۔ کاتش جادوگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے ان ساتوں چابیوں کو کہاں چھپایا ہوا
ہے"۔ سامری جادوگر کے سائے نے پوچھا۔

"ان چابیوں کو میں نے سات جادوگر بونوں کے
جسموں میں چھپا رکھا ہے۔ میرے حکم سے ان سات
جادوگر بونوں نے ایک ایک چابی کو نگل لیا تھا"۔
کاتش جادوگر نے جلدی سے کہا۔



"ہونہہ، وہ سات جادوگر بونے کہاں ہیں"۔
سامری جادوگر کے سائے نے پوچھا۔

"ان میں سے ایک جادوگر بونے کو میں نے اندھے
اور انتہائی گہرے کنویں میں چھپا رکھا ہے۔ دوسرے
جادوگر بونے کو میں نے ایک درخت میں قید کر
ہے۔ تیسرے جادوگر بونے کو میں نے آنکھیں پھاڑ
چھپایا ہوا ہے۔ چوتھے جادوگر بونے کو میں نے
میں موجود ایک مگرمچھ کے پیٹ میں، پانچویں جادوگر
بونے کو ایک زہریلی دلدل میں، چھٹے جادوگر بونے
ایک اژدہے کے پیٹ میں اور ساتویں جادوگر بونے
میں نے غائب کر کے ہوا میں تحلیل کر دیا ہے۔ ان
جادوگر بونوں کو سوائے میرے کوئی ظاہر نہیں کر سکتا
اور نہ ہی کسی طرح ان سے کوئی یہ چابیاں حاصل کر
سکتا ہے۔ اگر کوئی ان جادوگر بونوں تک پہنچ بھی
جائے تو ان میں سے کسی بھی جادوگر بونے سے
پاتال کی چابی مانگے گا تو چابی مانگنے والا اور وہ جادوگر
بونا دونوں اسی لمحے جل کر بھسم ہو جائیں گے"۔
کاتش جادوگر نے کہا۔



"بہت خوب، تم نے ان چابیوں کی حفاظت کا
بہت معقول انتظام کر رکھا ہے کاتش جادوگر۔ میں
تمہاری اس حکمت عملی سے بے حد خوش ہوا ہوں"۔
سامری جادوگر کے سائے نے خوش ہو کر کاتش
جادوگر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ آقا۔ بہت بہت شکریہ"۔ کاتش جادوگر نے
اپنی تعریف سن کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ان جادوگر بونوں کے راز سے تمہارے اور
میرے سوا اور کون واقف ہے"۔ سامری جادوگر کے
سائے نے چند لمحے توقف کے بعد کاتش جادوگر سے
پوچھا۔

"اس راز کو سرخ سانپ کوالا بھی جانتا ہے آقا"۔
کاتش جادوگر نے کہا۔

"کوالا۔ اوہ اس راز سے کوالا واقف ہے۔ یہ تو
بہت برا ہوا ہے۔ بہت برا"۔ سامری جادوگر کے
سائے نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کیوں آقا۔ کیوں برا ہوا ہے۔ کوالا تو سیاہ معبد کا
محافظ خاص ہے۔ اس سے تو سیاہ معبد کا کوئی راز بھی

چھپا ہوا نہیں ہے۔ کاتش جادوگر نے کہا۔
تم نہیں جانتے کاتش جادوگر۔ اس وقت ہما
سیاہ معبد اور سیاہ معبد میں موجود ہمارا بت ش
خطرے میں ہے۔ سامری جادوگر کے سائے نے کہا
اس کے لہجے میں بے پناہ پریشانی ٹپک رہی تھی۔
سیاہ معبد اور دیوتا آپ کا بت خطرے میں ہے
یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آقا۔ کاتش جادوگر
بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔
کاتش جادوگر۔ میرے علم میں آیا ہے
جادوگروں کا سب سے بڑا دشمن جس کا نام عمرو ع
ہے اس بار میرے سیاہ معبد میں جانے اور
موجود میرے بت کو تباہ کرنے اور وہاں سے
افراسیاب کی بیٹی شہزادی ساسان جادو کو آزاد کر
عہد کر لیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل شہنشاہ افراسیاب
اپنے دشمنوں کی ہلاکت کے لئے مجھ سے سرخ کھو
لگی تھی جو سیاہ معبد میں میرے بت کے
ایک تاج کی طرح موجود ہے۔
سرخ کھوپڑی اگر میں شہنشاہ افراسیاب کو دے



شہنشاہ افراسیاب کی طاقتیں مجھ سے کئی گنا بڑھ
تیں۔ جس کی وجہ سے وہ مجھ پر حاوی ہو سکتا تھا۔
لئے میں نے شہنشاہ افراسیاب پر شرط عائد کر دی
وہ جادوگروں کے سب سے بڑے دشمن عمرو عیار کا
تمہ کر دے تو میں سرخ کھوپڑی اس کے حوالے کر
وں گا۔ شہنشاہ افراسیاب سرخ کھوپڑی کے حصول
لئے اس قدر بے تاب ہو رہا تھا کہ اس نے فوراً
میری شرط قبول کر لی۔ ابھی ابھی شہنشاہ افراسیاب
اپنی ملکہ حیرت جادو اور طلسم ہوشربا کے
ہزاروں جادوگروں کے سامنے یہ قسم کھا لی کہ اگر وہ
عیار کو ہلاک کرنے میں ناکام رہا تو وہ نہ صرف
کے لئے اپنا تخت و تاج چھوڑ دے گا بلکہ اپنے
وں اپنی زندگی کا خاتمہ بھی کر لے گا۔ شہنشاہ
سیاب نے اتنا بڑا دعویٰ میری ہی قسم کھا کر کیا

میری قسم کھانے کی وجہ سے شہنشاہ افراسیاب پر
ضروری ہو گیا تھا کہ وہ ہر صورت میں عمرو عیار کا
کر کرے ورنہ اسے اپنی قسموں پر عمل کرنا لازم



ہو گیا تھا۔ بہرحال شہنشاہ افراسیاب نے عمرو عیار
ہلاک کرنے کے لئے مجھ سے ایک ہزار جادو مانگ
جو میں نے اسے دے دیئے تھے۔ شہنشاہ افراسیاب جو
اپنا تخت و تاج چھوڑ کر عمرو عیار کو ہلاک کرنے
لئے میدان میں اتر آیا۔
ادھر شہنشاہ افراسیاب عمرو عیار کو ہلاک کرنے
لئے میدان میں آیا۔ ادھر اس کی بیٹی شہزادی سا
جادو جو عمرو عیار کو پسند کرتی تھی اور اس سے ش
کرنا چاہتی تھی عمرو عیار کو بچانے کے لئے اپنے
کے مقابل آ گئی۔ شہنشاہ افراسیاب عمرو عیار کو ہلا
کرنے کے لئے اس پر جو وار کرتا تھا شہزادی سا
جادو ڈھال بن کر عمرو عیار کو بچا لیتی تھی۔ اس
شہنشاہ افراسیاب کا عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے
چلایا ہوا ہر جادو بے کار جا رہا تھا۔ شہزادی سا
جادو نہ صرف عمرو عیار کو اپنے باپ سے بچانے
لئے کام کر رہی تھی بلکہ وہ اپنے باپ کی خیر خواہی
چاہتی تھی اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ اگر وہ
کنیز بن کر میرے سیاہ معبد میں چلی جائے تو



طرح نہ صرف عمرو عیار کی جان بچ جائے گی بلکہ
شہنشاہ افراسیاب نے عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے
جو قسمیں کھائی تھیں ان کا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا۔
چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور میری کنیز بن کر ہمیشہ
کے لئے وہ میرے سیاہ معبد میں چلی گئی۔ اب
شہزادی ساسان جادو میرے سیاہ معبد میں ہے اور
وہاں وہ میرے بت کی پوجا کر رہی ہے۔
شہزادی ساسان جادو کو اس طرح میرے معبد میں
جانے سے شہنشاہ افراسیاب کو تو جو افسوس اور دکھ
ہوا سو ہوا۔ اس کی قربانی سے عمرو عیار بھی بے حد
متاثر ہوا تھا۔ اس لئے عمرو عیار نے فیصلہ کیا کہ وہ
پاتال میں جا کر میرے سیاہ معبد سے نہ صرف
شہزادی ساسان جادو کو واپس لائے گا بلکہ وہ میرے
بت کو بھی فنا کر دے گا۔ کاتش جادوگر تم عمرو عیار کو
نہیں جانتے عمرو عیار ایک عفریت کا نام ہے۔ وہ اب
تک بڑے بڑے نامی گرامی اور انتہائی شہ زور
جادوگروں کو اپنی چالاکی اور عیاری کے جال میں پھنسا
کر اپنے ہاتھوں ہلاک کر چکا ہے۔ اس لئے یہ خطرناک

ذہن رکھنے والے انسان سے تمام جادوگر نالاں ہیں۔ عمرو عیار نے اگر میرے سیاہ معبد میں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو سمجھ لو کہ میرا برا وقت آ چکا ہے۔ وہ صرف میرے سیاہ معبد میں جا پہنچے گا بلکہ وہاں سے شہزادی ساسان جادو کو واپس لانے کے ساتھ ساتھ میرے بت کو بھی فنا کر دے گا۔ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو میری روح تحت عذاب کا شکار ہو جائے گی۔ میری روح جو میرے بت میں ایک خاص طلسم کی وجہ سے محفوظ ہے۔ بت کے ٹوٹنے پر آزاد ہو جائے گی اور اسے کوہ آتش میں پھینک دیا جائے گا جہاں میری روح کو شدید اور انتہائی خوفناک عذاب بھگتنے پڑیں گے۔ وہ عذاب اس وقت تک میری روح پر مسلط رہیں گے جب تک میرا نیا بت تیار کرا کر سیاہ معبد میں نہ رکھوایا جائے اور اس پر وہ خاص طلسم قائم نہ کیا جائے اور ایسا صرف شہنشاہ افراسیاب ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ زندہ ہے لیکن ایسا کیوں کرے گا۔ یہ سب کہہ کر سامری جادوگر کا سایہ خاموش ہو گیا۔



"اوہ، اوہ یہ تو واقعی بے حد خوفناک صورتحال ہے۔ ساری تفصیل سن کر کاتش جادوگر نے انتہائی تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، اسی لئے تو میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ عمرو عیار کسی بھی طرح میرے سیاہ معبد میں جانے میں کامیاب ہو سکے۔ عمرو عیار کو پاتال کے دروازے کھولنے کے لئے لامحالہ ان چابیوں کی ضرورت پڑے گی۔ ان چابیوں کے بغیر وہ کسی بھی صورت میں پاتال میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے عمرو عیار کو کسی بھی صورت میں چابیاں نہیں ملنی چاہئیں۔ سامری جادوگر کے سائے نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں آقا۔ عمرو عیار کسی بھی صورت میں ان چابیوں تک نہیں پہنچ سکتا۔ کاتش جادوگر نے جلدی سے کہا۔

"نہیں کاتش جادوگر۔ تم عمرو عیار کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ وہ بھوت ہے بھوت۔ ناممکن سے ناممکن کام کو بھی ممکن بنا لینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ تم نے چابیوں کو چھپانے کا جو ناقابل تسخیر



عمل کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود عمرو عیار ان چابیوں تک پہنچ جائے گا اور وہ ........ سامری جادوگر کے سائے نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں آقا۔ کیا میں عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے اس کے مقابل آ جاؤں۔ کاتش جادوگر نے تلملائے ہوئے انداز میں مگر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ، جب شہنشاہ افراسیاب جو جادوگروں کا شہنشاہ ہے عمرو عیار کو ہلاک کرنے میں ناکام ہو چکا ہے تو تم۔ تم اس کے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہو۔ سامری جادوگر کے سائے نے ہنکارہ بھر کر کہا۔

"آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ شہنشاہ افراسیاب کی ناکامی کے پیچھے سب سے بڑا ہاتھ اس کی بیٹی شہزادی ساسان جادو کا ہے۔ اب شہزادی ساسان جادو آپ کے سیاہ معبد میں جا چکی ہے تو عمرو عیار کی مدد کون کرے گا۔ میرا خیال ہے کہ میں اسے آسانی کے ساتھ ہلاک کر سکتا ہوں۔ میری طاقتیں گو شہنشاہ افراسیاب سے زیادہ نہیں ہے مگر اس سے کم بھی نہیں ہیں۔"



کاتش جادوگر نے کہا۔

"نہیں کاتش جادوگر۔ عمرو عیار تم جیسے جادوگروں کے ہاتھوں مرنے والا ہوتا تو اب تک وہ سینکڑوں بار مر چکا ہوتا۔ سامری جادوگر کے سائے نے کہا تو کاتش جادوگر نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

"آقا، آپ عمرو عیار سے کچھ زیادہ ہی خائف معلوم ہو رہے ہیں۔ بہرحال بتائیے۔ میرے لئے آپ کا کیا حکم ہے۔ کاتش جادوگر نے کہا۔ وہ شاید سامری جادوگر کے سائے کی باتوں سے تنگ آ گیا تھا جو کسی بھی طرح نہیں مان رہا تھا۔

"تم ایسا کرو۔ سب سے پہلے اس سرخ سانپ کھولا کا خاتمہ کر دو۔ سامری جادوگر کے سائے نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"کھولا کا خاتمہ کر دوں۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آقا۔ سامری جادوگر کے سائے کی بات سن کر کاتش جادوگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ہاں، میں نہیں چاہتا کہ عمرو عیار کھولا سے کوئی مدد حاصل کر لے۔ میں عمرو عیار کی خصلت اچھی طرح سے

جانتا ہوں۔ پاتال میں جانے کے لئے وہ سب سے
پہلے کولا کو پکڑنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے
وہ تمہارے پاس آئے گا۔ تمہیں وہ اپنی عیاری کے
جال میں پھنسا کر تم سے ساتوں چابیاں حاصل کر لے
گا۔ ایک بار وہ پاتال میں داخل ہو گیا تب کوئی بھی
اس کا کسی طرح سے راستہ نہیں روک سکے گا۔
کولا کو ختم کرکے خود بھی کہیں غائب ہو جاؤ۔ کوہ
شم۔ ہاں تم کوہ شم شم میں چلے جاؤ۔ عمرو عیار کچھ بھی
کر لے وہ شم شم تک بھی نہیں پہنچ سکے گا۔ تم کوہ
شم شم میں جاؤ۔ میں کوہ شم شم کے دہانے پر اپنی مہر
لگا دوں گا۔ عمرو عیار لاکھ سر پٹختا رہے وہ اس مہر کو
کبھی نہیں توڑ سکے گا۔ کوہ شم شم کی مہر میں
توڑوں گا۔ جب عمرو عیار ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے
لئے چاہے مجھے صدیوں کا ہی کیوں نہ انتظار کرنا
پڑے۔ سامری جادوگر کا سایہ رکے بغیر کہتا چلا گیا۔
مم۔ مگر آقا۔ اگر میں نے کولا کو ہلاک کر دیا اور
میں کوہ شم شم میں چلا گیا تو سیاہ معبد کی حفاظت
کرنے والی ساری طاقتیں کمزور ہو جائیں گی۔ کاتش



جادوگر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔
کمزور ہی ہوں گی۔ ختم تو نہیں ہو جائیں گی۔
میں تمہیں حکم دیتا ہوں تم ابھی اور اسی وقت جا
کر کولا سانپ کا خاتمہ کر دو اور خود بھی کوہ شم شم
میں چلے جاؤ۔ سامری جادوگر کے سائے نے کہا۔ اسی
لمحے زنانے دار آواز ابھری۔ کاتش جادوگر کے چہرے
سے ہوا کا ایک تیز جھونکا ٹکرا کر گزر گیا۔ جس کا
مطلب تھا کہ سامری جادوگر کا سایہ وہاں سے جا چکا
ہے۔
ہونہہ آقا، عمرو عیار سے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی
ڈرے ہوئے ہیں۔ مجھے ان کا خوف کسی بھی طرح سے
زائل کرنا ہی ہوگا۔ عمرو عیار ہونہہ۔ میں عمرو عیار کو
اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ وہ میرے سامنے معمولی
مچھر کی سی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ میں اسے اپنی
چٹکیوں میں مسل کر رکھ دوں گا۔ اب میں آپ کو اپنا
فیصلہ بتاتا ہوں آقا۔ میں نہ کولا سانپ کو ہلاک
کروں گا اور نہ ہی میں کوہ شم شم میں جاؤں گا۔
عمرو عیار جیسے معمولی انسان کو اب میں اپنے ہاتھوں



سے ہلاک کروں گا۔ اس عمرو عیار کی کٹی پھٹی اور
ہوئی لاش اب میں آپ کے بت کے قدموں میں
رکھوں گا۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔ دنیا کے
اور انتہائی طاقتور جادوگر کاتش جادوگر کا وعدہ۔ کاتش
جادوگر نے غصے اور نفرت سے مسلسل ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اچانک
زور سے زمین پر پاؤں مارا تو ایک زوردار دھماکہ ہوا
اور اس کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں پھیل گیا۔ دیکھتے
ہی دیکھتے دھواں ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا اور جب
دھواں وہاں سے غائب ہوا تو اس کے ساتھ کاتش
جادوگر بھی وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔ جیسے ہوا میں
تحلیل ہونے والے دھویں نے کاتش جادوگر کو بھی ہوا
میں تحلیل کر دیا ہو۔





عمرو عیار کسی پرندے کی طرح آسمان کی بلندیوں پر
نہایت برق رفتاری سے اڑا جا رہا تھا۔ آسمان بالکل
صاف تھا۔
عمرو عیار چونکہ انتہائی بلندی پر تھا اس لئے نیچے سے
اسے دیکھ لئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا
جس کی وجہ سے عمرو عیار نے سلیمانی چادر بھی نہیں
اوڑھ رکھی تھی۔
عمرو عیار کو اس طرح ہوا کے دوش پر اڑتے ہوئے
کئی پہر گزر گئے تھے لیکن وہ ابھی تک کالے جنگل میں
نہیں پہنچ پایا تھا۔ جس سے عمرو کو اندازہ ہو رہا تھا کہ

کالا جنگل لاکھوں میل کی دوری پر ہے۔
مسلسل اڑتے اڑتے جب شام ہونے کو آئی تو عمرو عیار کے اڑنے کی رفتار ہلکی ہو گئی اور پھر وہ عمودی پرواز کرتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔ عمرو نے چونک کر دیکھا نیچے ایک انتہائی وسیع و عریض اور گھنا جنگل پھیلا ہوا تھا۔ اس جنگل میں درخت تو تھے مگر ان پر بیل بوٹے یا پتوں کا نام و نشان تک نظر نہیں آ رہا تھا۔ ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ درخت اور ان جھاڑیوں کا رنگ سیاہ تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس سارے جنگل کو آگ لگ گئی ہو اور اس آگ نے پورے جنگل کو جلا کر سیاہ کر دیا ہو۔

سیاہ رنگ کے ٹنڈ منڈ مگر بڑے بڑے تناور درخت وہاں بھوتوں کی طرح سر اٹھائے کھڑے تھے۔ جنگل سیاہ ہونے کے باوجود ہر قسم کے پرندوں اور جانوروں سے بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ان پرندوں اور جانوروں کا رنگ بھی جنگل کے درختوں کی طرح انتہائی سیاہ تھا۔

عمرو عیار جوں جوں جنگل کی طرف اتر رہا تھا۔



جنگل کے جانور چونک چونک کر اور سر اٹھا کر حیرت سے اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔ ان میں عام جانور بھی تھے اور خوفناک درندے بھی۔ عمرو عیار نے بھی ان جانوروں کو دیکھ لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ جنگل میں جا کر اترتا اس نے جلدی سے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر کاندھوں پر ڈالی اور غائب ہو گیا۔ ساتھ ہی اس نے حفاظت کے پیش نظر زنبیل سے تلوار حیدری بھی نکال کر ہاتھ میں لے لی تھی۔ اسے اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر جنگل کے جانور اور زیادہ حیران ہو گئے تھے۔ بہت سے جانوروں نے زور زور سے چیخنا چلانا اور ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا تھا۔

سنہری چپلوں نے عمرو عیار کو جنگل کے ایک خالی قطعے میں لا کھڑا کیا تھا۔ زمین پر آتے ہی عمرو نے سنہری چپلیں اتار کر اپنی عام چپلیں پہنیں اور سنہری چپلیں زنبیل میں ڈال لیں۔

"ہونہہ۔ اس قدر وسیع و عریض اور گھنا جنگل ہے۔ میں اس کھولا سانپ کو کیسے تلاش کروں"۔ عمرو



نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ شیر اور چند خوفناک درندے اس کی بو پا کر خوفناک انداز میں دھاڑتے اور چنگھاڑتے ہوئے اس کے اردگرد سے گزر رہے تھے۔ وہ شاید آدم خور درندے تھے اور اس عجیب و غریب آدم خور کو تلاش کر رہے تھے جسے انہوں نے جنگل میں آتے دیکھا تھا اور پھر وہ راستے میں ہی اچانک وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔

عمرو جانوروں سے بچتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور غور سے جھاڑیوں اور درختوں پر اس سرخ رنگ کے کھولا سانپ کو تلاش کرنے لگا جس کا سر نیلا اور دم سیاہ تھی۔ جھاڑیوں اور درختوں پر بے شمار چھوٹے بڑے سانپ کلبلا رہے تھے مگر ان میں عمرو کا مطلوبہ سانپ نہیں تھا۔

"ہونہہ۔ اس طرح تو میں ساری عمر بھی کھولا سانپ کو تلاش نہیں کر سکوں گا"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ویسے بھی شام کے سائے تیزی سے پھیلتے جا رہے تھے۔ جنگل چونکہ سیاہ تھا اس لئے وہاں وقت سے پہلے ہی تاریکی پھیلنا شروع ہو گئی تھی۔



جنگل چونکہ خطرناک سانپوں، کیڑوں اور خطرناک درندوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے عمرو عیار کسی بھی صورت میں رات اس جنگل میں نہیں گزارنا چاہتا تھا۔

اچانک عمرو عیار کو کوئی خیال آیا تو اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آ گئی۔

"اوہ۔ ماکھ اژدہا۔ ہاں میرے پاس ماکھ اژدہا ہے۔ میں اس اژدہے کے ذریعے اس کھولا سانپ کو آسانی سے پکڑ سکتا ہوں"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے زنبیل سے ایک ربڑ کا بنا ہوا چھوٹا سا زرد رنگ کا سانپ نکال کر زمین پر ڈال دیا۔ ربڑ کا سانپ گز بھر کا تھا اور سکڑا ہوا تھا۔

"ربڑ کے سانپ جلدی سے ماکھ اژدہا بن جاؤ"۔ عمرو نے ربڑ کے سانپ کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔ ابھی اس نے اتنا کہا ہی تھا کہ اچانک ربڑ کے سانپ میں حرکت سی پیدا ہوئی۔ دوسرے ہی لمحے ربڑ کے اس معمولی سانپ نے اچانک پھولنا اور پھیلنا شروع کر دیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ربڑ کے اس

سانپ میں خود بخود ہوا بھری جا رہی ہو۔ وہ تیزی سے
بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے رزو کے اس
سانپ نے ایک بہت بڑے اور انتہائی خوفناک
اژدہے کا روپ دھار لیا۔

یہ اژدہا جس کا نام ماکار اژدہا تھا عمرو عیار نے طلسم
ہوشربا کے ایک جادوگر کو ہلاک کر کے حاصل کیا تھا۔
وہ جادوگر اس اژدہے کی مدد سے سردار امیر حمزہ کے
لشکریوں کو نقصان پہنچاتا تھا۔ اژدہا جب زور سے اپنا
سانس کھینچتا تو بے شمار لشکری اچھل اچھل کر اس
اژدہے کے کھلے ہوئے بھاڑ نما منہ سے ہوتے ہوئے
اس کے پیٹ میں چلے جاتے تھے۔ پھر اژدہا اپنے
وجود کو اس بری طرح سے سکیڑ لیتا تھا کہ اس کے
پیٹ میں موجود لشکریوں کی ہڈیاں تک سرمہ بن جاتی
تھیں۔

سردار امیر حمزہ نے اس جادوگر جس کا نام بھی اژدہا
جادوگر تھا کو ہلاک کرنے کے لئے عمرو عیار کو مامور کیا
تھا۔ عمرو عیار اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر سیدھا
طلسم ہوشربا میں جا گھسا تھا اور اس نے نہایت چالاکی



اور عیاری سے کام لے کر نہ صرف اژدہا جادوگر کو
ہلاک کر دیا تھا۔ بلکہ اس کے محل سے اس کا سارا
خزانہ بھی لوٹ لیا تھا۔ اس محل کے ایک کمرے میں
عمرو عیار کو رزو کا بنا ہوا یہ زرد سانپ دکھائی دیا تھا
جسے عمرو نے زنبیل میں ڈال لیا تھا۔ اس سانپ کی
اصل حقیقت کے بارے میں عمرو عیار کو بولنے والی
گڑیا نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اس سانپ کی حقیقت
جان کر کہ یہ سانپ جس کے پاس ہو اس کا غلام
بن جاتا ہے اور اس سانپ کو صرف ایک حکم دے
کر انتہائی خوفناک اژدہا بنایا جا سکتا ہے اور یہ چھوٹا
سا سانپ اژدہا بن کر بھاری بھر کم ہاتھیوں کو بھی
سانس کھینچ کر نگل جانے کی طاقت رکھتا ہے تو عمرو
نے اس سانپ کو مستقل طور پر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔
رزو کا معمولی سانپ خوفناک اژدہا بن کر نہایت
خوفناک انداز میں پھنکارنا شروع ہو گیا تھا۔ اتنے
بڑے اور خوفناک اژدہے کو اچانک وہاں نمودار ہوتے
اور اسے پھنکارتے دیکھ کر جنگل کے سبھی جانور
خوفزدہ ہو گئے تھے اور خوفزدہ ہو کر اس جگہ سے دور



دور بھاگنا شروع ہو گئے تھے۔

ماکار اژدہے اس جنگل میں جتنے بھی سانپ اور
ناگ ہیں ان کو نگل لو۔ عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا۔
اژدہے نے ایک خوفناک چنگھاڑ ماری اور اپنا بھاڑ جیسا
منہ کھول کر زور زور سے سانس کھینچنے لگا۔ اسی لمحے
عمرو نے درختوں اور جھاڑیوں میں موجود سانپوں اور
ناگوں میں کھلبلی سی مچتی دیکھی مگر اس سے پہلے کہ وہ
چھپتے یا زمین میں گھسنے کی کوشش کرتے ماکار اژدہے
کے زور زور سے سانس کھینچنے کی وجہ سے وہ بھی
درختوں اور جھاڑیوں سے اکھڑ اکھڑ کر فضا میں بلند
ہوئے اور اڑ اڑ کر ماکار اژدہے کے کھلے ہوئے منہ میں
جانے لگے۔ ماکار اژدہا تیزی سے حرکت میں آیا اور اسی
طرح چنگھاڑتا اور زور زور سے سانس کھینچتا ہوا جنگل
میں گھس گیا۔

رات سر پر آ رہی ہے۔ مجھے فوراً اس جنگل
نکل جانا چاہئے۔ میں جہاں جاؤں گا ماکار اژدہا خود
اس جگہ پہنچ جائے گا۔ عمرو نے کہا۔

اس نے ایک بار پھر زنبیل سے سنہری



نکالیں اور انہیں پہن کر اڑتا ہوا اس جنگل سے نکل
کر ایک پہاڑی علاقے میں آ گیا۔

پہاڑی علاقہ خاصا صاف ستھرا اور دور دور تک
پھیلا ہوا تھا۔ عمرو عیار کو ایک پہاڑی میں ایک صاف
ستھرا اور کشادہ غار نظر آیا تو وہ اس غار میں آ گیا۔

اس وقت تک رات سر پر آ گئی تھی اور سارا علاقہ
اندھیرے میں ڈوب گیا تھا۔ مگر عمرو عیار کو اس
اندھیرے سے بھلا کیا دقت ہو سکتی تھی اس نے
زنبیل سے شب چراغ ہیرا نکال کر غار کے اونچے پتھر
پر رکھ دیا۔ شب چراغ ہیرے کی تیز روشنی سے غار
میں بے پناہ روشنی ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے
عمرو عیار کو غار میں پڑا ہوا ایک معمولی تنکا بھی صاف
دکھائی دے رہا تھا۔

عمرو نے سلیمانی چادر اور تلوار حیدری زنبیل میں
ڈال لی تھیں۔ غار میں آ کر عمرو نے زنبیل سے خشک
میوے نکال کر کھائے اور چھاگل سے پانی پیا اور پھر
وہ ماکار اژدہے کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔

عمرو نے زنبیل سے ایک چھوٹی سی شیشے کی بوتل

اور ایک لمبی سی لکڑی نکال کر اپنے سامنے رکھ لی
تھی۔ اس لکڑی کا سرا آگے سے دوشاخہ تھا۔ ایسی
لکڑیاں عموماً سانپ پکڑنے والے جوگیوں کے پاس
ہوتی تھیں۔ ان لکڑیوں کی مدد سے جوگی ہاتھ لگائے
بغیر انتہائی خطرناک اور زہریلے سانپ کو بھی گردن
سے پکڑ لیتے تھے ۔ اس دو شاخہ لکڑی میں پھنسی ہوئی
سانپ کی گردن آسانی سے نہیں چھوٹتی تھی۔ جس کی
وجہ سے سانپ بے بس ہو جاتے تھے ۔

"ہونہہ۔ یہ مکار کہاں رہ گیا ہے۔ اسے تو اب
تک یہاں آ جانا چاہئے تھا۔" عمرو نے غار کے دہانے
کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی
لمحے عمرو عیار کے سامنے ایک زوردار کڑاکا ہوا اور
اچانک عمرو کے سامنے ایک خوفناک شکل والا بوڑھا
جادوگر جس کی تھوڑی ہتھوڑے جیسی تھی وہاں
نمودار ہوا۔ اس سے پہلے کہ عمرو عیار سنبھلتا اچانک
اس جادوگر نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر
عمرو عیار کی طرف جھٹک دیں۔ جادوگر کی انگلیوں سے
زرد رنگ کی لہریں سی نکل کر عمرو عیار پر پڑیں ۔۔۔



عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا وجود یکلخت
جل کر کوئلہ بن گیا ہو۔ اس کے حلق سے نکلنے والی
چیخ بے حد کربناک تھی۔





کاتش جادوگر جہالت بے چینی اور پریشانی کے عالم
میں ایک کمرے میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے ادھر
ادھر ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا اور اس کی
آنکھیں غصے اور پریشانی سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"ہونہہ۔ یہ باجنگ کہاں مر گیا ہے۔ اب تک
واپس کیوں نہیں آیا وہ۔" کاتش جادوگر نے غصے اور
پریشانی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک ایک
دھماکہ سا ہوا اور کاتش جادوگر کے سامنے سے زمین
پھٹ گئی۔

پھٹی ہوئی زمین سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلا اور



ہوا میں ناگ کی طرح بل کھاتا ہوا زمین پر ایک جگہ
سمٹنے لگا۔ پھر یکلخت اس دھوئیں میں سرخ رنگ کی
روشنی کی لہریں سی چمکیں اور اچانک کاتش جادوگر کے
سامنے ایک سیاہ رنگ کا دبلا پتلا بونا نمودار ہوا۔ بونا
بانس کی طرح پتلا تھا۔ اس کا رنگ بے حد سیاہ تھا۔
اس کا سر گنجا تھا البتہ اس کے سر پر دو چھوٹے چھوٹے
سینگ تھے ۔ اس بونے کی آنکھیں گول اور انتہائی
نیلی تھیں۔ اس کے کان خرگوش کے کانوں کی طرح
لمبے اور نوکیلے تھے ۔

سیاہ بونے نے سرخ رنگ کا لنگوٹ باندھ رکھا تھا
جبکہ اس کا باقی جسم ننگا تھا۔ اس کے علاوہ اس
بونے کی پیشانی پر ایک سیاہ رنگ کی کھوپڑی بھی گڑی
ہوئی نظر آ رہی تھی جس کی وجہ سے بونا اور زیادہ
خوفناک اور بدصورت دکھائی دے رہا تھا۔

"باجنگ بونا حاضر ہے آقا۔" سیاہ بونے نے کاتش
جادوگر کے سامنے رکوع کے بل جھک کر اسے انتہائی
مودبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز
بے حد بھاری اور کڑکدار تھی۔

کاتش جادوگر کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو عمرو عیار اس وقت دبانگ پہاڑی علاقے میں ہے"۔ ساری تفصیل سن کر کاتش جادوگر نے کہا۔

"جی ہاں آقا"۔ باجنگ بونے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیا وہ اکیلا ہے"۔ کاتش جادوگر نے پوچھا۔

"ہاں آقا، وہ اکیلا ہے"۔ باجنگ بونے نے جواب دیا۔

"بہت خوب، اس کا مطلب ہے کہ میں اگر وہاں پر ابھی جا کر حملہ کر دوں تو وہ میرے حملے سے کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکے گا"۔ کاتش جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یقینی بات ہے آقا"۔ باجنگ بونے نے جلدی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں عمرو عیار کو پکڑنے جا رہا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ پاتال سے تنگ اور فولادی سلاخوں والا ایک پنجرہ یہاں لے آؤ۔ میں عمرو عیار کو اس پنجرے میں لا کر قید کرنا چاہتا ہوں۔ پھر میں اس پنجرے کو



عمرو عیار سمیت آگ کی دلدل میں پھینک دوں گا۔ جس میں فولادی پنجرے کے ساتھ ساتھ عمرو عیار کی ہڈیاں بھی گل سڑ جائیں گی۔ پھر میں سامری دیوتا کے سائے کو بتاؤں گا کہ میں کس قدر مہان اور طاقتور جادوگر ہوں۔ میرے سامنے عمرو عیار جیسا انسان ایک حقیر کینچوے سے بھی زیادہ حیثیت نہیں رکھتا"۔ کاتش جادوگر نے بڑے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا۔ میں ابھی جا کر پاتال سے فولادی سلاخوں والا پنجرہ لے آتا ہوں"۔ باجنگ بونے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں جاؤ۔ اس پنجرے کو لا کر یہاں چھت کے درمیان میں لٹکا دینا"۔ کاتش جادوگر نے کہا۔ باجنگ بونے نے مؤدبانہ انداز میں کاتش جادوگر کو جھک کر سلام کیا اور پھر اچانک سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو گیا۔ سیاہ دھواں بنتے ہی وہ زمین کے شگاف میں اتر گیا۔ جیسے ہی سیاہ دھواں زمین کے شگاف میں غائب ہوا زمین خود بخود برابر ہو گئی۔

"میں آ رہا ہوں عمرو عیار۔ تیار ہو جاؤ۔ میں تمہیں



انتہائی خوفناک اور اذیت ناک موت سے ہمکنار کرنے آ رہا ہوں۔ دیکھتا ہوں تمہیں میرے ہاتھوں ہلاک ہونے سے کون بچاتا ہے"۔ کاتش جادوگر نے غصے اور نفرت سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک منتر پڑھ کر زور سے اپنا دایاں پیر زمین پر مارا۔ جیسے ہی اس نے پیر زمین پر مارا ایک زوردار کڑاکا ہوا۔ کاتش جادوگر کے پیروں کے گرد ایک سرخ رنگ کا ہالہ سا نمودار ہوا اور تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ جیسے ہی سرخ ہالہ غائب ہوا کاتش جادوگر بھی وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

کاتش جادوگر کو وہاں سے گئے ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک وہاں ایک بار پھر زمین پھٹی اور اس میں سے سیاہ دھواں نکلنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس دھوئیں نے باجنگ بونے کا روپ دھار لیا۔

باجنگ بونے نے اپنے دونوں ہاتھ کھول کر پھٹی ہوئی زمین کی طرف جھٹکے تو پھٹی ہوئی زمین سے سیاہ رنگ کے دھوئیں کی لکیریں سی باہر آنے لگیں۔



باجنگ بونے نے ہاتھوں کو اوپر کیا تو دھوئیں کی لکیریں اس کے ہاتھوں کے ساتھ اوپر اٹھتی چلی گئیں۔ باجنگ بونے نے اپنے ہاتھوں کا رخ کرے کی چھت کی طرف کر کے انہیں خاص انداز میں ہلانا شروع کر دیا۔ زمین سے نکلنے والی دھوئیں کی لکیریں چھت کے ساتھ لگ کر تیزی سے بل کھانے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑے پنجرے کی فولادی سلاخیں بنتی چلی گئیں۔ چند ہی لمحوں میں چھت کے کنڈے کے ساتھ ایک بہت بڑا فولادی پنجرہ لٹکا ہوا جھول رہا تھا۔ اس پنجرے کا کوئی دروازہ نہیں تھا۔ پنجرے کی ہر سلاخ پر ایک انسانی کھوپڑی بنی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ پنجرے کی سلاخیں اس قدر تنگ تھیں کہ اس میں سے چڑیا کا بچہ بھی نہیں گزر سکتا تھا

"میرا خیال ہے آقا کے آنے سے پہلے مجھے پنجرے کے نیچے آتشی دلدل کا راستہ کھول دینا چاہئے۔ جیسے ہی آقا عمرو عیار کو لے کر یہاں آئیں گے اور اسے اس پنجرے میں قید کریں گے میں اس پنجرے کو اسی وقت آتشی دلدل میں گرا دوں گا اور فوری طور پر

پلنگ پر پڑے دیکھا تو اس نے غصے سے کہا۔ شہنشاہ افراسیاب نے گردن موڑ کر ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھا اور پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

"میں آپ سے کہہ رہی ہوں شہنشاہ افراسیاب شہزادی ساسان جادو ہمیشہ کے لئے یہاں سے جا چکی ہے۔ اس نے آپ کی غلطیوں کا بدلہ چکا دیا ہے۔ خود کو اس نے سامری جادوگر کی کنیز بن کر ہمیشہ کے لئے سیاہ معبد میں مقید کر لیا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ آپ کو آپ کا مرتبہ دوبارہ دلا سکے۔ آپ کا رعب دبدبہ طلسم ہوشربا پر پہلے کی طرح قائم و دائم رہے شہزادی ساسان جادو نے اتنا بڑا قدم صرف آپ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے اٹھایا تھا۔ جس بیٹی کو آپ برا بھلا کہتے تھے اس بیٹی کی وجہ سے آپ زندہ سلامت ہیں۔ اب آپ خود کو اس کمرے تک محدود کر کے اس کی اتنی بڑی قربانی کو رائیگاں کر رہے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے شہنشاہ افراسیاب"۔ ملکہ حیرت جادو غصیلے لہجے میں کہتی چلی گئی۔



"م، م، میں کیا کروں ملکہ حیرت جادو۔ م، میں، میں ......"۔ شہنشاہ افراسیاب نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ بیٹی کی قربانی کا سن کر ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

"کرنا کیا ہے۔ اپنا تخت و تاج سنبھالیں۔ اپنی حالت ٹھیک کریں۔ طلسم ہوشربا کو اس وقت میری نہیں آپ کی ضرورت ہے صرف آپ کی"۔ ملکہ حیرت جادو نے تلخ لہجے میں کہا۔

"میں اپنا تخت و تاج کیسے سنبھال سکتا ہوں ملکہ حیرت جادو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیوں۔ کیوں نہیں سنبھال سکتے آپ"۔ ملکہ حیرت جادو نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہارے اور سارے درباریوں کے سامنے عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے جو دعوے کئے تھے جو قسمیں کھائی تھیں ان سب میں، میں بری طرح سے ناکام رہا ہوں۔ اب میں کیا سب کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں۔ ایک تھکا ہوا اور ہارا ہوا شہنشاہ کسی کو کیا



منہ دکھا سکتا ہے۔ کیا ان سب کے سامنے میری عزت میرا وہ وقار قائم رہا ہوگا۔ وہ سب ......"۔ شہنشاہ افراسیاب نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی عزت اور آپ کا مرتبہ ابھی تک اسی طرح ہی قائم ہے شہنشاہ۔ طلسم ہوشربا کے ایک ایک بچے کو آپ کی ناکامی کی وجہ معلوم ہو چکی ہے۔ ان سب کا یہی خیال ہے کہ شہزادی ساسان جادو اگر آپ کے آڑے نہ آ جاتی تو عمرو عیار کسی بھی صورت میں آپ کے ہاتھوں زندہ نہیں بچ سکتا تھا۔ جو کچھ بھی ہوا ہے اس کی ذمہ دار شہزادی ساسان جادو ہی ہے۔ اسی لئے اسے اپنی غلطیوں کی سزا مل گئی ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کی کنیز بن کر اس کے سیاہ معبد میں چلی گئی ہے۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب حیرت بھری نظروں سے ملکہ حیرت جادو کی شکل دیکھنے لگا۔

"ملکہ حیرت جادو۔ شہزادی ساسان جادو ہماری اکلوتی بیٹی ہے۔ کیا تمہیں اس کی جدائی کا دکھ نہیں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔



"دکھ ہے شہنشاہ افراسیاب۔ بہت زیادہ دکھ ہے۔ لیکن"۔ ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن۔ لیکن کیا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت زدہ انداز میں پوچھا۔

"لیکن جو کچھ ہوا ہے۔ اس کی اپنی غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ اس نے طلسم ہوشربا کے سب سے بڑے دشمن عمرو عیار کو آپ کے ہاتھوں بچا کر نہ صرف میرا بلکہ پورے طلسم ہوشربا کا دل دکھایا ہے۔ عمرو عیار کو بچانے کے لئے اس نے طلسم ہوشربا سے غداری کی تھی۔ غداری کی سزا صرف اور صرف موت ہوتی ہے۔ شہزادی ساسان جادو نے سامری جادوگر کی کنیز بن کر اور خود کو ہمیشہ کے لئے سیاہ معبد میں مقید کر کے اپنی جان بچا لی ہے اگر وہ یہاں ہوتی تو میں طلسم ہوشربا کی ملکہ کی حیثیت سے اسے گرفتار کرا کر اس کا سر قلم کرا دیتی"۔ ملکہ حیرت جادو نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ شہنشاہ افراسیاب حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ملکہ حیرت جادو کو دیکھ رہا تھا جو اس سے پہلے اس پر سخت برہم ہوتی تھی۔ شہنشاہ

افراسیاب کو برا بھلا کہہ کر اس سے اپنی بیٹی واپس مانگتی تھی۔ وہی ملکہ حیرت جادو اب اپنی بیٹی کے خلاف ایسے انداز میں باتیں کر رہی تھی جیسے وہ اس سے سخت نفرت کرتی ہو۔

"میری بیٹی غدار نہیں تھی ملکہ حیرت جادو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غرا کر کہا۔

"وہ غدار ہی تھی شہنشاہ۔ اگر وہ غدار نہ ہوتی تو وہ عمرو عیار کو آپ کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے کیوں بچاتی"۔ ملکہ حیرت جادو نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں، وہ غدار نہیں تھی۔ وہ جانتی تھی کہ ہم نے سرخ کھوپڑی کے حصول کے لئے ضد میں آ کر عمرو عیار کو ہلاک کرنے کی قسمیں کھائی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ ہم جتنی بھی کوششیں کر لیں مگر ہم کسی بھی صورت میں عمرو عیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے کیونکہ عمرو عیار کی ہلاکت ہمارے ہاتھوں ممکن ہی نہیں تھی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ جو کچھ بھی تھا اسے کم از کم آپ کے



آڑے نہیں آنا چاہئے تھا"۔ ملکہ حیرت جادو نے سر جھٹک کر کہا۔

"ہم نے عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے جو دعوے کئے تھے، قسمیں کھائی تھیں اس سے مجبور ہو کر وہ ہمارے آڑے آئی تھی ملکہ حیرت جادو۔ اسے عمرو عیار سے زیادہ ہماری زندگی، ہمارے رتبے اور ہماری عزت سے پیار تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ہم سے انجانے اور غصے میں کتنی بڑی بھول ہو گئی تھی۔ اس کا بدلہ چکانے کے لئے اس نے وہ سب کچھ کیا تھا۔ اس لئے صرف وہ اتنی بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئی تھی اور وہ ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں چلی گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ہمارے دعووں اور قسموں کا بدلہ اسی طرح پورا ہو سکتا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"اگر آپ کو اپنی بیٹی کی قربانی کا اتنا ہی احساس ہے تو پھر آپ یہاں چھپے کیا کر رہے ہیں۔ آپ کو تو چاہئے تھا کہ آپ اپنی بیٹی کی اتنی عظیم قربانی کو رائیگاں نہ جانے دیتے۔ اپنا تخت و تاج سنبھال کر



ایک بار پھر اپنے دشمنوں سے برسرپیکار ہو جاتے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"ہم، ہم......" شہنشاہ افراسیاب نے جزبز ہو کر کہا اور پھر چونک کر ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھا جس کے ہونٹوں پر بجھی بجھی سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

"اوہ، تو یہ سب کچھ تم جان بوجھ کر ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کر رہی تھیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ ملکہ حیرت جادو نے اپنی شہزادی ساسان جادو کی برائیاں کر کے اصل میں شہنشاہ افراسیاب کو غم کے سمندر سے نکالنے کی کوشش کی تھی جو بیٹی کے غم میں اس کمرے تک ہی محدود ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ کسی طرح کمرے سے باہر نکلنے اور اپنا تخت و تاج سنبھالنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ ملکہ حیرت جادو نے جان بوجھ کر شہنشاہ افراسیاب سے ایسی باتیں کی تھیں تاکہ وہ بھڑک جائے اور احساس ہو جائے کہ وہ اپنی بیٹی کی اس قدر عظیم قربانی کو رائیگاں کر رہا ہے۔ اس کی یہ ترکیب کامیاب



رہی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب کو نہ صرف پوری طرح ہوش آ گیا تھا بلکہ وہ ملکہ حیرت جادو کی ان تلخ باتوں کو سمجھ بھی گیا تھا۔

"ہاں شہنشاہ افراسیاب۔ اب بس کریں۔ اپنے آپ کو اس تنہائی اور اس کمرے سے نکال کر اپنا تخت و تاج سنبھالیں۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ اب ہماری بیٹی کبھی واپس نہیں آ سکتی۔ آخر اس کے غم میں ہم کب تک یونہی گھلتے رہیں گے۔ ہمیں تو خوش ہونا چاہئے کہ شہزادی ساسان جادو ہماری بیٹی ہے جس نے اپنے ماں باپ کی عزت اور زندگی کے لئے اپنی خوشیوں اور اپنی آرزوؤں کو ہمیشہ کے لئے قربان کر دیا ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ کہ شہزادی ساسان جادو سامری جادوگر کے معبد میں چلی گئی ہے۔ ایک عظیم معبد میں۔ جہاں اس کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا وہاں نہیں۔

سردار امیر حمزہ اور اس کی فوجیں جس تیزی سے طلسم ہوشربا کو تاراج کر رہی ہیں شہزادی ساسان جادو ان کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتی تو کیا ہم اس کی ہلاکت

کا ہر احساس جیسے فنا ہو گیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا
تھا عمرو عیار کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ اسے اب ہوش آ
رہا تھا اور وہ خود کو اس جگہ دیکھ کر حیران ہو رہا
تھا۔

وہ جادوگر کون تھا۔ اس جادوگر نے اس پر بجلی
کی لہریں کیوں پھینکی تھیں۔ کیا وہی جادوگر اسے اس
جگہ لایا تھا۔ اگر وہ جادوگر اس کا دشمن تھا اور اس
نے اسے بجلی کی لہروں سے جلا کر بھسم کرنے کی
کوشش کی تھی تو پھر وہ زندہ کیسے بچ گیا تھا اور یہاں
اسے کون لایا تھا۔ عمرو عیار سوچنے لگا۔ ابھی عمرو عیار
سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک چھماکا ہوا اور عمرو کے
سامنے ایک انتہائی خوبصورت لڑکی نمودار ہوئی۔ اس
لڑکی کو دیکھ کر عمرو عیار بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی
آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلتی چلی گئیں۔

شہزادی سورنگ پری تم۔ عمرو کے منہ سے بے
اختیار نکلا۔

ہاں۔ کیوں۔ مجھے دیکھ کر تمہیں اس قدر حیرت
کیوں ہو گئی ہے۔ شہزادی سورنگ پری



مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ، تو تم مجھے یہاں لائی ہو اور یہ تمہارے
پاتال محل کا کمرہ ہے۔ اسی لئے مجھے یہ کمرہ بے حد
جانا پہچانا سا معلوم ہو رہا تھا۔ عمرو نے جلدی سے
کہا۔ اسے یاد آ گیا کہ شہزادی سورنگ پری کاکال جن
کے خاتمے کے بعد ایک دو بار اس کی جان بچا کر
اسے اپنے پاتال محل میں لا چکی تھی۔ وہ عمرو کو یقینی
موت کے منہ سے نکال لاتی تھی۔ اس کا مطلب تھا
کہ غار میں عمرو عیار پر جس جادوگر نے بجلی کی لہریں
پھینکی تھیں اس نے عمرو عیار کو جان سے مارنے کی
کوشش کی تھی۔ جس پر شہزادی سورنگ پری نے
عین وقت وہاں پہنچ کر اس کی جان بچا لی ہوگی اور وہ
اس جادوگر سے اسے بچا کر فوری طور پر یہاں اپنے
پاتال محل میں لے آئی ہوگی۔ عمرو نے سوچا۔

کیا سوچ رہے ہو عمرو۔ شہزادی سورنگ پری نے
مسکرا کر کہا۔





پہلے تم بتاؤ۔ تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو اور وہ
جادوگر کون تھا جس نے اچانک غار میں آ کر مجھ پر
بجلی کی لہریں پھینکی تھیں۔ عمرو نے سنجیدگی سے
پوچھا۔

وہ کاتش جادوگر تھا عمرو عیار۔ شہزادی سورنگ
پری نے بھی سنجیدہ ہو کر کہا۔

کاتش جادوگر۔ کون کاتش جادوگر۔ عمرو نے
چونک کر پوچھا۔ تو شہزادی سورنگ پری نے عمرو عیار
کو کاتش جادوگر کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر
دی۔ اس نے عمرو عیار کو یہ بھی بتا دیا کہ اسے
باہنگ بونے نے کس طرح آگ کا کنواں بنا کر اس
کی تہہ میں موجود آگ کی دلدل میں پھینک کر ہلاک
کرنے کی کوشش کی تھی۔

عمرو عیار اگر میں عین وقت پر اس کنویں میں نہ
پہنچ جاتی جس میں تمہیں باہنگ بونے نے پھینکا تھا تو
تم اسی لمحے جل کر راکھ بن جاتے۔ جب تمہیں
باہنگ بونے نے کنویں میں پھینکا میں اسی وقت وہاں
پہنچ گئی تھی۔ میں نے فوری طور پر تمہیں فولادی



پنجرے سے نکالا اور یہاں لے آئی۔ تمہاری زندگی
خطرے میں ہے اس کی اطلاع مجھے بڑے بابا نے دی
تھی جس کی وجہ سے میں اسی وقت حرکت میں آ گئی
تھی۔ اگر مجھے ایک لمحے کی بھی اور دیر ہو جاتی تو تم
کنویں کی تہہ میں موجود دلدل کی خوفناک آگ میں جا
گرتے۔ جہاں تمہاری ہڈیاں تک آگ میں جل کر راکھ
بن سکتی تھیں۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا۔
شہزادی سورنگ پری نے ایک بار پھر اسے یقینی
موت سے بچا لیا تھا۔ یہ جان کر عمرو عیار کے چہرے
پر شہزادی سورنگ پری کے لئے احسان مندی کے
تاثر ابھر آئے تھے۔

میں تمہارا شکر گزار ہوں شہزادی سورنگ پری۔
تم نے مجھے ایک انجانی اور انتہائی خوفناک اور یقینی
موت سے بچا لیا ہے۔ تمہارا شکریہ۔ بہت بہت
شکریہ۔ عمرو نے دل کی گہرائیوں سے شہزادی
سورنگ پری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

یہ میرا فرض ہے عمرو عیار۔ تم نے اپنی زندگی
ان نیک کاموں کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ تمہیں

کوئی اس طرح آسانی سے مار دے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ شہزادی سورنگ پری نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں واقعی۔ جس عمرو عیار کے لئے تم جیسی خیر خواہ ہو اس عمرو عیار کو بھلا کون مار سکتا ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہزادی سورنگ بھی ہنس پڑی۔

"اچھا شہزادی سورنگ پری، اب اتفاقاً تم سے ملاقات ہو ہی گئی ہے۔ تم میری جان بچا کر اپنے پاتال محل میں لے آئی ہو تو بتاؤ تم میری اس نئی مہم میں کیا مدد کر سکتی ہو۔ کیا تم مجھے پاتال میں موجود سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں پہنچا سکتی ہو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نہیں عمرو۔ میں تمہیں سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں نہیں پہنچا سکتی"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا۔

"ارے، وہ کیوں۔ تمہاری طاقتیں تو لامحدود ہیں۔ تم تو کچھ بھی کر سکتی ہو۔ تو پھر تم مجھے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں کیوں نہیں پہنچا سکتی"۔ عمرو



نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سب سے پہلی بات یہ کہ سامری جادوگر شیطانوں کا شیطان ہے۔ جو مرنے کے باوجود ابھی تک زندہ ہے۔ میرا مطلب اس کی روح سے ہے۔ اس شیطان جادوگر نے اپنے سیاہ معبد پاتال کی انتہائی تاریکیوں میں بنا رکھا ہے۔ جہاں ہر طرف شیطانی راج ہے۔ اس شیطانی دنیا میں نہ میں جا سکتی ہوں نہ ہی جھانک سکتی ہوں۔ دوسرے سامری جادوگر نے اپنے سیاہ معبد تک جانے کے لئے جو طلسمات قائم کر رکھے ہیں ان کو توڑنا بے حد ضروری ہے۔ جب تک تم ان طلسمات کا خاتمہ نہیں کرو گے سیاہ معبد کے دروازے نہیں کھلیں گے۔ جب تک سیاہ معبد کے دروازے نہیں کھلیں گے تم معبد میں کسی بھی طرح داخل نہیں ہو سکو گے۔ نہ وہاں موجود سامری جادوگر کا بت توڑ سکو گے اور نہ ہی وہاں سے شہزادی سامان جادو کو واپس لا سکو گے"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا۔

"مگر سورنگ پری۔ ان طلسمات میں جانے کے



راستے بے حد پیچیدہ اور سخت ہیں۔ میں ان طلسمات کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتا۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ان طلسمات میں لے جانے اور ان کے خاتمے کا راز تمہیں کولا سانپ ہی بتا سکتا ہے عمرو۔ کولا سانپ ان طلسمات کا بھیدی ہے۔ وہی تمہیں ان خطرناک طلسمات سے نکال کر سامری جادوگر کے سیاہ معبد تک لے جا سکتا ہے"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات مجھے سنہری مکھی بتا چکی ہے۔ تم کوئی نئی بات بتاؤ"۔ عمرو نے جھلا کر کہا۔

"نئی بات تو سنو۔ زمین کے پاتوں کے دروازوں کو کھولنے کی تمام چابیاں کاتش جادوگر کے پاس ہیں"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا تو عمرو عیار اچھل پڑا۔

"کاتش جادوگر۔ اوہ یہ کاتش جادوگر وہی تو نہیں جو غار میں میرے سامنے آیا تھا"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں، وہی کاتش جادوگر ہے۔ سیاہ معبد کا دوسرا



بڑا محافظ"۔ شہزادی سورنگ پری نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ کاتش جادوگر نے وہ چابیاں کہاں چھپا رکھی ہیں اور میں انہیں اس سے کیسے حاصل کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"کاتش جادوگر نے ان چابیوں کو جہاں چھپا رکھا ہے وہاں تمہارا خیال بھی نہیں پہنچ سکتا عمرو عیار"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا تو عمرو عیار ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"۔ عمرو نے حیرانی سے کہا تو شہزادی سورنگ پری نے اسے بتا دیا کہ کاتش جادوگر نے چابیوں کو کن جادوگر بونوں میں چھپا رکھا ہے اور ان جادوگر بونوں کو کہاں کہاں غائب کر رکھا ہے۔ یہ جان کر کہ کاتش جادوگر نے ان جادوگر بونوں کو کہاں کہاں اور کیسی عجیب و غریب جگہوں پر چھپا رکھا ہے عمرو عیار کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔

"اوہ، اس سے تو میری مہم اور زیادہ سخت اور ناقابل تسخیر ہو گئی ہے۔ پہلے میں کاتش جادوگر کو

تلاش کروں۔ پھر ایک ایک کر کے ان جادوگر بونوں
کو تلاش کروں، ان سے چابیاں حاصل کروں اور پھر
میں زمین کی تہوں کے دروازے کھول کر پاتال کے
طلسمات کا خاتمہ کروں۔ اس کے بعد ہی کہیں جا کر
میں سیاہ معبد تک پہنچ سکتا ہوں۔ یہ سب کیسے ہوگا۔
کاشی جادوگر اور اس کے سات جادوگر بونوں کو تلاش
کرنے میں تو مجھے بے پناہ وقت لگ جائے گا۔ اس
طرح سیاہ معبد تک پہنچتے پہنچتے تو مجھے کئی ماہ لگ
جائیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس عجیب و غریب
مہم کو اپنے ہاتھ میں لے کر میں نے بہت بڑی غلطی
کی ہے۔ عمرو نے پریشانی سے بڑبڑاہٹ میں کہا۔
"اس مہم کو ہاتھ میں لے کر تم نے عقلمندی کی
ہے یا غلطی بہرحال اب تمہیں اس مہم کو ہر حال
میں پورا کرنا ہے۔ شہزادی سورنگ پری نے سنجیدگی
سے کہا۔

"ہاں۔ مروں یا جیوں یہ مہم تو مجھے سر کرنی ہی
پڑے گی چاہے اس کے لئے مجھے سالوں لگ جائیں
اور میں بوڑھا ہی کیوں نہ ہو جاؤں۔ عمرو نے مایوسی



کے عالم میں کہا تو شہزادی سورنگ پری بے اختیار
ہنس پڑی۔
"تم شاید اس طویل مہم سے اس لئے دلبرداشتہ ہو
رہے ہو کہ تمہیں اس مہم میں دور دور تک اپنا مفاد
دکھائی نہیں دے رہا۔ شہزادی سورنگ پری نے ہنستے
ہوئے کہا۔
"تو اور نہیں تو کیا۔ تم تو اچھی طرح سے جانتی ہو
شہزادی سورنگ پری کہ میں کس قدر غریب اور
مفلس ترین انسان ہوں۔ اپنی حبشی جیسی موٹی
بیوی، دس موٹے بچوں جو ایک ہی وقت میں بیس
بیس آدمیوں کا کھانا کھا جاتے ہیں اور سو سے زائد
ملازموں کا پیٹ بھرنے کے لئے مجھے کس قدر مشقت
کرنا پڑتی ہے۔ دن رات بھی ایک کروں تب بھی
میں ان سب کی ایک وقت کی روٹی بھی پوری نہیں
کر سکتا۔ میں نے آدھے بھرو سے قرض لے رکھا ہے
جس کی وجہ سے میں بمشکل اپنے گھر کا چولہا جلاتا
ہوں۔ قرض خواہ قرض دے دے کر تنگ آ چکے
ہیں۔ مزید قرض مانگتا ہوں تو وہ مجھے پچھلا قرض



اتارنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ آدھے سے زیادہ قرض
خواہ میرے گھر کے باہر تلواریں، نیزے اور کلہاڑے
لئے قطاریں بنائے میرے انتظار میں کھڑے رہتے ہیں
کہ کب میں گھر سے باہر نکلوں اور کب وہ میری بوٹی
بوٹی کر کے مجھ سے اپنا قرض وصول کریں۔ جس کی
وجہ سے مجھے گھر کے پچھواڑے سے برقعہ پہن کر
عورتوں کی طرح باہر نکلنا پڑتا ہے۔ سوچا تھا کہ اب
کوئی مہم مل جائے اور اس مہم میں کوئی چھوٹا موٹا
خزانہ ہاتھ آ جائے گا تو میں قرض خواہوں کو قرض
دے کر اپنی جان بچا لوں گا۔ مگر خزانہ بھلا مجھ غریب
کی قسمت میں کہاں۔ اب میں ایک طویل مہم
کرنے جا رہا ہوں۔ پیچھے میرے بیوی بچے بھوکے
پیاسے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے اور جب میں
مہم سے واپس آؤں گا تو قرض وصول کرنے والے
میری بھی بوٹیاں اڑا دیں گے۔ عمرو عیار کی زبان
ایک بار چل پڑے تو پھر بھلا رکنے کا کہاں نام لے
سکتی تھی۔ اس کی باتیں سن کر شہزادی سورنگ پری
ہنس رہی تھی۔



"کتنے بچے بتائے ہیں تم نے اپنے"۔ شہزادی
سورنگ پری نے ہنستے ہوئے پوچھا۔
"دس"۔ عمرو نے مسکی سی صورت بنا کر کہا۔
"اور وہ سب اتنے موٹے ہیں کہ ایک وقت میں
بیس بیس آدمیوں کا کھانا کھا جاتے ہیں"۔ شہزادی
سورنگ پری نے مسلسل ہنستے ہوئے کہا۔
"ہاں اور میری بیوی تو پورے محلے کا بھی کھانا کھا
جائے تو بھی ڈکار نہیں مارتی"۔ عمرو نے معصومیت
سے کہا تو شہزادی سورنگ پری کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"ہی ہی۔ اس طرح تو تم واقعی گردن تک قرض
میں پھنسے ہوئے ہو عمرو عیار"۔ شہزادی سورنگ پری
نے کہا۔
"تو اور نہیں تو کیا"۔ عمرو نے رونی صورت بنا کر
کہا۔
"تو اس بار تم کتنا بڑا خزانہ حاصل کرنا چاہتے ہو
کہ تمہارا سارا قرض بھی ادا ہو جائے اور تمہارے
بیوی بچے بھی آرام و سکون سے زندگی بسر کر سکیں"۔
شہزادی سورنگ پری نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

کوئی چھوٹا موٹا خزانہ مل جائے۔ جس میں دس
پندرہ لاکھ اخروٹ کے برابر ہیرے ہوں۔ جس میں پچیس
لاکھ مٹر کے دانوں جیسے سبز موتی، پچیس تیس لاکھ
سرخ مہر والی اشرفیاں، ایک سونے چاندی کا ڈھیر اور
اگر دس بیس لاکھ سونے کے سکے بھی مل جائیں تو
میرا آدھا قرض تو ادا ہو ہی جائے گا۔ باقی کا اللہ
مالک ہے۔ عمرو نے بڑی معصوم سی صورت بنا کر
کہا تو شہزادی سورنگ پری کی ہنسی تیز ہو گئی۔

"بہت تیز ہو تم عمرو۔ تم اچھی طرح سے جانتے ہو
کہ مجھ سے تمہاری کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے اس
کے باوجود تم مجھ سے بھی عیاری کرنے سے باز نہیں
آتے۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا تو عمرو عیار
کھسیانے انداز میں ہنس پڑا۔

"تم سب کچھ جانتی ہو تو پھر مجھے کچھ کہنے کی کیا
ضرورت ہے شہزادی سورنگ پری۔ میری غربت اور
مفلسی کا تم خیال نہیں کرو گی تو اور کون کرے گا۔"
عمرو نے مسکین سی صورت بنا کر کہا تو شہزادی
سورنگ پری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔



"میرے پاس تو اس وقت تمہارا قرض اتارنے
کے لئے کوئی خزانہ نہیں ہے۔ ہاں سامری جادوگر کے
سیاہ معبد میں البتہ چند ایسے بڑے بڑے خزانے ضرور
موجود ہیں جن سے تم نے اگر پورے ملک سے بھی
قرض لیا ہوگا تو وہ بھی آسانی سے ادا کر لو گے۔ بلکہ
تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں بھی سالوں تک آرام و
سکون سے زندگی بسر کر لیں گی۔" شہزادی سورنگ
پری نے کہا تو عمرو عیار کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ
گئی۔

"اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ سنہری تتلی نے تو کہا
تھا کہ ——" عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ خزانے سیاہ معبد کے تہہ خانوں میں ہیں
عمرو۔ جن کے بارے میں تمہیں سنہری تتلی نے کچھ
نہیں بتایا تھا۔ بہرحال ابھی ان باتوں کو چھوڑو اور
میری بات غور سے سنو کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔"
شہزادی سورنگ پری نے کہا اور پھر وہ عمرو عیار کو
کاتش جادوگر اور اس کے ان سات جادوگر بونوں کے
بارے میں بتانے لگی جن کے پاس پاتال کی تہوں کی



چابیاں تھیں۔ شہزادی سورنگ پری نے عمرو کو ان
جادوگر بونوں سے چابیاں حاصل کرنے کا طریقہ بتا دیا
تھا۔ جسے عمرو عیار غور سے سن کر ذہن نشین کر رہا
تھا۔

"اب میں تمہیں اسی غار میں پہنچا دیتی ہوں
جہاں سے تمہیں کاتش جادوگر نے غائب کیا تھا۔ اب
اژدہا وہاں پہنچ چکا ہے۔ کاتش جادوگر کے پاس جانے
سے پہلے تم کالا سانپ کو اپنے قبضے میں کر لو۔ اس
کے بغیر تمہارا پاتال میں جانا ناممکن ہے۔" شہزادی
سورنگ پری نے کہا۔ پھر اس نے ایک ہاتھ کی انگلی
سے ایک سنہری رنگ کی انگوٹھی اتار کر عمرو عیار کو
دے دی۔ اس انگوٹھی کا نگینہ سرخ تھا۔

"یہ کیا ہے۔" عمرو نے حیرت سے پوچھا۔

"جادوگروں اور جادوگرنیوں کے ساتھ مقابلہ
کرنے کے لئے تم اپنا روپ بدلنے کے لئے
سامان عیاری کا استعمال کرتے ہو۔ اس انگوٹھی کی
وجہ سے تم اپنا کوئی بھی روپ آسانی سے بدل سکو
گے۔ تم اگر لڑکی بنا چاہو گے تو اس انگوٹھی کو



دیکھ کر تم اسی وقت لڑکی بن جاؤ گے۔ جہاں تک کہ
تمہیں لباس بدلنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔
تم کسی جادوگر کا بھی روپ بدلنا چاہو گے تو اس
انگوٹھی کی مدد سے تم اس جادوگر کا بھی آسانی سے
روپ بدل لو گے۔ جس کا خیال تم ذہن میں لاؤ
گے۔" شہزادی سورنگ پری نے عمرو عیار کو سرخ نگینے
والی انگوٹھی کی خاصیت بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، بہت خوب۔ تب تو یہ انگوٹھی بے حد کام
کی چیز ہے۔ یہ تو واقعی میرے لئے بہت سے مسائل
حل کر دے گی۔" عمرو نے خوش ہو کر کہا اور انگوٹھی
اپنے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی میں پہن لی۔

"اب تم اپنی آنکھیں بند کرو تاکہ میں تمہیں
واپس اسی غار میں پہنچا دوں۔" شہزادی سورنگ پری
نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر آنکھیں موند
لیں۔ اسی لمحے عمرو کو اپنے پیروں کے نیچے سے زمین
نکلتی ہوئی معلوم ہوئی۔ وہ بری طرح سے
گھبرا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا اچانک اس کے
پیروں کے نیچے پھر سے زمین آ گئی۔

ہال نما ایک بہت بڑے کمرے میں ایک بہت
چبوترا بنا ہوا تھا جس کے عین وسط میں ایک
سیاہ رنگ کا انتہائی بدشکل اور خوفناک بت بنا
تھا۔ بت چبوترے پر رکھا ہوا تھا اس کے دونوں
آگے کو پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھوں میں
کی جلد والی ایک بہت بڑی کتاب تھی جس کا
سیاہ تھا۔
کتاب کھلی ہوئی تھی اور کتاب کے صفحات جو
کے پتروں سے بنے ہوئے تھے تیزی سے پلٹ
تھے۔ جیسے وہاں تیز ہوا چل رہی ہو۔ اس بت



وا کرے میں اور کچھ نہیں تھا۔ اسی لمحے یکے بعد
دیگرے وہاں دو دھماکے ہوئے اور اچانک وہاں
شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو آ نمودار ہوئے۔
ان دونوں نے آگے بڑھ کر رکوع کے بل جھکتے ہوئے
انتہائی مؤدبانہ انداز میں بت کو سلام کیا۔
"کتاب سامری۔ میں شہنشاہ جادوگراں افراسیاب
اور ملکہ حیرت جادو آ گئے ہیں۔ ہمیں بتایا جائے آقا
سامری جادوگر کی روح نے کیا پیغام بھیجا ہے"۔
شہنشاہ افراسیاب نے آگے بڑھ کر کتاب سامری کے
قریب جا کر کہا جو بت کے ہاتھوں میں تھی۔ جیسے ہی
شہنشاہ افراسیاب نے یہ الفاظ کہے کتاب کے ورق
پلٹنا رک گئے اور دو صفحے کھل کر شہنشاہ افراسیاب
کے سامنے آ گئے۔ صفحے بالکل صاف تھے۔ یکبارگی
صفحات پر روشنی سی چمکی اور ان سیاہ صفحات پر
سنہرے رنگ کے الفاظ ابھرتے چلے گئے۔
"یہ پیغام شہنشاہ افراسیاب کے لئے نہیں ملکہ
حیرت جادو کے لئے ہے"۔ ایک صفحے پر الفاظ ابھرے
کے پڑھ کر شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا



دیا۔
"ملکہ حیرت جادو۔ تمہارے لئے پیغام ہے آگے
آؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے مڑ کر ملکہ حیرت جادو کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا جو چبوترے سے نیچے کھڑی
تھی۔
"میرے لئے"۔ ملکہ حیرت جادو کے منہ سے نکلا۔
پھر وہ جلدی سے چبوترے پر آ گئی۔ شہنشاہ افراسیاب
پیچھے ہٹ گیا اور ملکہ حیرت جادو کتاب کے سامنے آ
کھڑی ہوئی۔ اسی لمحے کتاب پر سے پہلے الفاظ مٹ
ان کی جگہ نئے الفاظ ابھر آئے۔
"ملکہ حیرت جادو۔ عمرو عیار کا فتنہ ایک بار پھر سر
اٹھانے جا رہا ہے۔ اسے ہلاک کرنے میں شہنشاہ
افراسیاب بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ اس لئے
کوشش کرو کہ کسی طرح عمرو عیار ہلاک ہو جائے"۔
کتاب سامری میں الفاظ ابھرے۔
"اوہ۔ کتاب سامری۔ کیا عمرو عیار طلسم ہوشربا میں
آ رہا ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے چونک کر کہا۔
"ہاں۔ عمرو عیار اس بار سامری بت کو تباہ کرنے



اور سیاہ معبد سے شہزادی ساسان جادو کو واپس لانے
کا تہیہ کر چکا ہے۔ تمہاری بیٹی شہزادی ساسان جادو
اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے سیاہ معبد میں گئی ہے۔
اس لئے عمرو عیار کوئی حق نہیں رکھتا کہ وہ سیاہ معبد
میں جا کر وہاں سے شہزادی ساسان جادو کو واپس
لائے۔ تمہیں فوری طور پر حرکت میں آ کر عمرو عیار کا
راستہ روکنا پڑے گا۔ اسے سیاہ معبد میں جانے سے
روکو۔ ورنہ وہ سیاہ معبد میں جا کر نہ صرف سامری
بت کو تباہ کر دے گا بلکہ سرخ کھوپڑی کو بھی فنا کر
دے گا۔ اگر سرخ کھوپڑی اور سامری کا بت تباہ ہو
گیا تو آدھا طلسم ہوشربا ختم ہو جائے گا۔ ہزاروں
جادوگر بے موت مارے جائیں گے اور تمہاری اور
شہنشاہ افراسیاب کی ہزاروں طاقتوں کا بھی خاتمہ ہو
جائے گا"۔ کتاب سامری پر الفاظ ابھرتے اور مٹتے
گئے۔
یہ جان کر کہ عمرو عیار نے شہزادی ساسان جادو کو
سیاہ معبد سے واپس لانے کا تہیہ کر لیا ہے ملکہ حیرت
جادو کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا تھا۔

"عمرو عیار نے سیاہ معبد سے میری بیٹی شہزادی ساسان جادو کو واپس لانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اوہ۔ اوہ کیا یہ سچ ہے کتاب سامری"۔ ملکہ حیرت جادو نے خوشی سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب بھی چونک اٹھا تھا اور جوش کے مارے اس کا جسم لرزنے لگا تھا۔

"ہاں، ملکہ حیرت جادو۔ عمرو عیار کا یہ اقدام شہنشاہ افراسیاب اور تمہارے ساتھ ساتھ طلسم ہوشربا کے لئے بہت برا ہوگا۔ اسے روکو۔ عمرو عیار کو سیاہ معبد میں جانے سے روکو"۔ کتاب سامری نے کہا۔

"اوہ، مگر میں عمرو عیار کو کیسے روک سکتی ہوں"۔ ملکہ حیرت جادو نے جلدی سے کہا۔

"جیسے بھی ممکن ہو۔ عمرو عیار کو سیاہ معبد میں جانے سے روکنا تمہارا کام ہے۔ صرف تمہارا"۔ کتاب سامری پر الفاظ ابھرے۔

"مگر کتاب سامری، عمرو عیار سیاہ معبد میں کیسے جا سکتا ہے۔ سیاہ معبد میں پہنچنے کا عمل بے حد سخت اور پیچیدہ ہے۔ عمرو عیار کو تو ان راستوں کے بارے میں



بھی کچھ معلوم نہیں ہوگا۔ جہاں سے سیاہ معبد میں جایا جا سکتا ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمرو عیار کو تمام باتوں کا علم ہو چکا ہے۔ وہ سیاہ معبد میں جانے کے لئے نکل چکا ہے ملکہ حیرت جادو۔ سامری جادوگر کے سائے نے سیاہ معبد کے محافظ پاتال جادوگر کو بھی آگاہ کر دیا ہے کہ وہ فوری طور پر گم شم میں چلا جائے تاکہ عمرو عیار اس تک پہنچ کر پاتال کی تہوں میں جانے والے دروازوں کی چابیاں نہ حاصل کر سکے۔ تم بھی عمرو عیار کی طرح اپنی طاقتوں کا استعمال کرو اور اس کے راستوں میں اس قدر دیواریں حائل کر دو کہ وہ کسی بھی طرح ان دروازوں تک نہ پہنچ سکے۔ اسے ان راستوں سے بھٹکا دو جو سیاہ معبد تک جاتے ہیں"۔ کتاب سامری نے کہا۔

"ٹھیک ہے کتاب سامری۔ اگر ایسی بات ہے تو میں عمرو عیار کا راستہ روکنے کی ہر ممکن کوشش کروں گی۔ اسے کسی بھی صورت میں، میں سیاہ معبد تک



نہیں پہنچنے دوں گی"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"یہی تمہارے، شہنشاہ افراسیاب اور طلسم ہوشربا کے حق میں بہتر ہوگا"۔ کتاب سامری پر الفاظ ابھرے۔

"کتاب سامری، کیا مجھے بتایا جا سکتا ہے کہ عمرو عیار اس وقت کہاں ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے پوچھا۔

"عمرو عیار اس وقت دیانگ نامی پہاڑی علاقے میں ہے۔ وہ ایک پہاڑی غار میں ہے۔ تم ابھی اور اسی وقت جاؤ اور جا کر پہاڑی کو گرا کر اس غار میں عمرو عیار کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دو۔ زندہ دفن"۔ کتاب سامری نے کہا۔

"اوہ، ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گی۔ میں عمرو عیار کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس پہاڑی میں دفن کر دوں گی۔ میں اسے کسی بھی صورت میں سیاہ معبد تک نہیں پہنچنے دوں گی"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"تو جاؤ، دیر مت کرو۔ اس سے پہلے کہ عمرو عیار اس غار سے باہر نکل جائے اسے جا کر ہلاک کر دو"۔



کتاب سامری پر الفاظ ابھرے اور اس کے ساتھ ہی کتاب سامری بند ہو گئی۔

"آئیں شہنشاہ افراسیاب۔ ہمیں فوری طور پر باہر جانا ہے"۔ جیسے ہی کتاب سامری بند ہوئی ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ملکہ حیرت جادو کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک لہرا رہی تھی جیسے وہ کوئی بہت بڑا فیصلہ کر چکی ہو۔ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو سے کچھ کہنا چاہا مگر ملکہ حیرت جادو نے اشارے سے اسے خاموش رہنے کو کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر وہ دونوں وہاں سے غائب ہو کر اپنے شاہی کمرے میں واپس آ گئے۔

"تم کیا کرنے جا رہی ہو ملکہ حیرت جادو۔ عمرو عیار اگر ہماری بیٹی شہزادی ساسان جادو کو سیاہ معبد سے واپس لانے کے لئے جا رہا ہے تو تم اس کا راستہ روکنے کیوں جا رہی ہو۔ اسے ہلاک کیوں کرنا چاہتی ہو"۔ شاہی کمرے میں آتے ہی شہنشاہ افراسیاب نے غصیلی نظروں سے ملکہ حیرت جادو کو گھورتے

ہوئے کہا۔

"یہ سامری جادوگر کا حکم ہے شہنشاہ۔ عمرو عیار سیاہ معبد میں جا کر شہزادی ساسان جادو کو آزاد کرانے کے ساتھ ساتھ سرخ کھوپڑی اور سامری جادوگر کے بت کو بھی تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو سامری جادوگر کا سایہ ہم پر سے اٹھ جائے گا۔ ہماری آدھی طاقتیں سلب ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ ہمارا آدھا طلسم ہوشربا ختم ہو جائے گا اور ہزاروں لاکھوں جادوگر اور جادوگرنیاں بے موت مارے جائیں گے۔ کیا آپ یہ سب کچھ برداشت کر سکیں گے"۔ ملکہ حیرت جادو نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ مگر"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کچھ کہنا چاہا۔

"نہیں شہنشاہ آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ماں ہونے کے ساتھ ساتھ طلسم ہوشربا کی ملکہ بھی ہوں۔ اپنی بیٹی کو سیاہ معبد سے واپس لانے کی خوشی میں، میں آدھے طلسم ہوشربا کو ختم ہونے دوں یہ کیسے ممکن ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔



"تو کیا تم واقعی عمرو عیار کو ہلاک کر دو گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

"ہاں، طلسم ہوشربا اور سامری دیوتا کے بت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"سوچ لو ملکہ حیرت جادو۔ اس دنیا میں عمرو عیار ہی وہ انسان ہے جو شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لا سکتا ہے۔ اگر تم نے اسے ہلاک کر دیا تو تم اپنی بیٹی کو کبھی نہیں دیکھ سکو گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"میں جانتی ہوں۔ لیکن اگر میں عمرو عیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہوں تو آقا سامری جادوگر مجھ سے خوش ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے اس خوشی میں وہ ہماری بیٹی کو خود ہی سیاہ معبد سے آزاد کر کے ہمارے پاس واپس بھیج دے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"اوہ ہاں، یہ ممکن ہے۔ اس وقت عمرو عیار سامری جادوگر سے ٹکرانے کے لئے میدان میں اترا



ہے۔ سامری جادوگر کبھی نہیں چاہے گا کہ عمرو عیار اس کے سیاہ معبد میں پہنچ کر سرخ کھوپڑی اور اس کے بت کو تباہ کرے۔ اس دوران اگر واقعی عمرو عیار کو ہلاک کر دیا جائے تو سامری جادوگر کی روح ہم سے خوش ہو جائے گی اور وہ یقینی طور پر شہزادی ساسان جادو کو ہمارے پاس واپس بھیج دیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ میرے لئے عمرو عیار کو ہلاک کرنا بے حد ضروری ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ تم جاؤ اور عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی ساری قوتیں لگا دو۔ شہزادی ساسان جادو سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں ہے اس بار وہ عمرو عیار کو ہلاک ہونے سے کسی بھی طرح نہیں بچا سکے گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"ملکہ حیرت جادو کے ہاتھوں عمرو عیار کے لئے زندہ بچ نکلنا کسی بھی طرح ممکن نہیں ہوگا۔ اس بار میں



عمرو عیار پر اس وقت سخت اور خوفناک حملے کروں گی کہ وہ اپنی مقدس اور کراماتی چیزوں سے بھی کوئی مدد نہیں لے سکے گا اور یقینی طور پر میرے ہاتھ موت کا شکار ہو جائے گا"۔ ملکہ حیرت جادو نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جاؤ۔ دیر مت کرو۔ عمرو عیار جتنی جلدی ہلاک ہو جائے گا ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہوگا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"جو حکم آقا۔ میں بہت جلد واپس آؤں گی اور آپ کے لئے بڑی خوشخبری لاؤں گی"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"ہم تمہارا انتظار کریں گے ملکہ حیرت جادو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ملکہ حیرت جادو نے کوئی منتر پڑھا اور ہاتھ دائیں بائیں لہرائے۔ ایک جھماکہ ہوا اور ملکہ حیرت جادو اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔

کاتش جادوگر مسند پر بیٹھا کسی گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اچانک دھماکہ ہوا اور اس کے سامنے سے زمین پھٹ گئی اور پھٹی ہوئی زمین سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلنے لگا۔ دھویں کو دیکھ کر کاتش جادوگر بے اختیار چونک اٹھا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے سیاہ دھویں نے ایک جگہ سمٹ کر اچانک باجنگ بونے کا روپ دھار لیا۔

"باجنگ بونے تم۔ اب کیوں آئے ہو یہاں"۔ باجنگ بونے کو دیکھ کر کاتش جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔



"میں آپ کے لئے خوشخبری لایا ہوں آقا"۔ باجنگ بونے نے جھک کر ہنایت مؤدبانہ انداز میں کاتش جادوگر کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"خوشخبری۔ کیسی خوشخبری"۔ کاتش جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"عمرو عیار زندہ ہے آقا"۔ باجنگ بونے نے کہا۔

...ٹ تو کاتش جادوگر حیرت بھری نظروں سے باجنگ بونے کی طرف دیکھتا رہا جیسے اسے باجنگ بونے کے الفاظ سمجھ میں نہ آئے ہوں پھر اچانک وہ بری طرح سے چونک اٹھا اور ایک جھٹکے سے مسند سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عمرو عیار زندہ ہے۔ کیا مطلب۔ عمرو عیار زندہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم نے اسے آہنی پنجرے سمیت جہاں آگ کا کنواں بنا کر آگ کی دلدل میں پھینک دیا تھا"۔ کاتش جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ سے سچ کہا تھا آقا۔ میں نے عمرو عیار کو واقعی کنویں کی تہہ میں موجود آگ کی دلدل میں



پھینک دیا تھا۔ مگر اس کے باوجود عمرو عیار زندہ ہے"۔ باجنگ بونے نے کہا۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے تم نے یا تو نشے والی بوٹی کھا رکھی ہے یا پھر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ آگ کی دلدل میں گر کر فولادی چٹانیں بھی ایک لمحے میں گل جاتی ہیں۔ عمرو عیار جسے تم نے آہنی پنجرے سمیت اسے بے ہوشی کی حالت میں آگ کی دلدل میں پھینک دیا تھا پھر وہ کس طرح سے زندہ بچ سکتا ہے"۔ کاتش جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بات پر تو میں بھی حیران ہوں آقا"۔ باجنگ بونے نے کہا۔

"تم کس بات سے حیران ہو"۔ کاتش جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ عمرو عیار زندہ کیسے بچ سکتا ہے۔ میں نے اسے آگ کی جس دلدل میں پھینکا تھا وہاں تو عمرو عیار کی ہڈیوں تک کو جل کر راکھ ہو جانا چاہیے تھا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ پاتال میں جا کر میں نے آگ کی دلدل میں جھانکا تو مجھے وہاں آہنی پنجرے کے



ہوئے آثار دکھائی دیئے تھے۔ وہاں کسی انسان کے جسم اور اس کے کپڑوں کی راکھ تک مجھے نظر نہیں آئی تھی۔ پھر میں نے آنکھیں بند کر کے منتر پڑھا تو مجھے عمرو عیار اسی غار میں زندہ سلامت نظر آیا۔ جہاں سے آپ اسے اٹھا کر لائے تھے۔ عمرو عیار کو زندہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا اور فوراً آپ کو اطلاع دینے چلا آیا"۔ باجنگ بونا کہتا چلا گیا۔

"کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو باجنگ بونے۔ عمرو عیار اس غار میں موجود ہے۔ جہاں سے میں نے اسے بے ہوش کر کے جادوئی آہنی پنجرے میں بھیجا تھا"۔ کاتش جادوگر نے اور زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرانی نظر آ رہی تھی جیسے اسے باجنگ بونے کی باتوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ہاں آقا۔ عمرو عیار اسی غار میں موجود ہے"۔ باجنگ بونے نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ کاتش جادوگر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں آقا"۔ باجنگ بونے نے

کندھے اچکا کر کہا۔

"ہونہہ۔ عمرو عیار زندہ ہے تو کیا ہوا۔ اب وہ میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچے گا۔ اب میں اسے تڑپا تڑپا کر اور اذیتیں دے دے کر ہلاک کروں گا۔ آؤ میرے ساتھ"۔ کاتش جادوگر نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ان دونوں نے ایک ساتھ منتر پڑھے اور اچانک دونوں کمرے سے غائب ہو گئے۔ چند ہی لمحوں میں وہ دونوں دہانگ وادی میں جا نمودار ہوئے۔

"وہ پہاڑی۔ اس پہاڑی کے غار میں عمرو عیار موجود ہے آقا۔" ہانگ ہولے نے کاتش جادوگر کو ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

"ہونہہ۔ آؤ۔" کاتش جادوگر نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے فضا میں ہاتھ مارا اسی لمحے اس کے ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا آ گیا۔ اس ڈنڈے کے سرے پر دو کلہاڑے نما برچھیاں لگی ہوئی تھیں اور پھر وہ دونوں انتہائی جارحانہ انداز میں غار کے دہانے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔



انہیں غار میں داخل ہوئے ابھی چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اچانک اس پہاڑی کے سامنے ملکہ حیرت جادو نمودار ہوئی۔

"ہونہہ۔ تو عمرو عیار اس غار میں موجود ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے پہاڑی غار کے دہانے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔ اس نے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کئے اور آنکھیں بند کر کے جلدی جلدی کوئی منتر پڑھنے لگی۔ پھر اس نے یکدم آنکھیں کھولیں۔ اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ ملکہ حیرت جادو نے اپنے ہاتھ دائیں بائیں لہرائے اور پھر زور سے دونوں ہاتھ پہاڑی کی طرف جھٹک دیئے۔ یکبارگی زوردار کڑاکا ہوا۔ پہاڑی کی چوٹی پر آگ کا شعلہ سا چمکا اور تیزی سے پوری پہاڑی کے گرد پھیلتا چلا گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پہاڑی سنگی چٹانوں کی بجائے گھاس پھوس کی بنی ہوئی ہو۔ آن کی آن میں ساری پہاڑی پر آگ لگ گئی۔ پھر زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور پہاڑی خوفناک دھماکے کے ساتھ پھٹتی چلی گئی۔ غار



کا دہانہ وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ پوری کی پوری پہاڑی غار پر گر گئی تھی۔ آگ نے ابھی تک پہاڑی کو گھیر رکھا تھا اور سنگی چٹانیں جل کر کوئلوں کی طرح سے دہکنے لگی تھیں۔

ملکہ حیرت جادو غور سے جلتی ہوئی پہاڑی کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے ایک اور منتر پڑھ کر اپنا ہاتھ پہاڑی کی طرف جھٹکا تو ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور پہاڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ اب وہاں اس پہاڑی کا نام و نشان بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا جس میں عمرو عیار موجود تھا اور اس پہاڑی غار میں کاتش جادوگر ہانگ ہولے کے ساتھ عمرو عیار کو ہلاک کرنے گیا تھا۔

"خس کم جہاں پاک"۔ ملکہ حیرت جادو نے پہاڑی کے جلتے ہوئے ٹکڑے دیکھ کر دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر فتح مندانہ مسکراہٹ پھیل رہی تھی جیسے عمرو عیار کو ہلاک کر کے اس نے اس صدی کا بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے لیا ہو۔

"ارے ملکہ حیرت جادو۔ میری ہونے والی درجنوں بچوں کی نانی۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"



اچانک ملکہ حیرت جادو کو اپنے عقب سے ایک جانی پہچانی اور شوخ سی آواز سنائی دی۔ اس آواز کو سن کر ملکہ حیرت جادو زخمی ناگن کی طرح پلٹی تھی اور پھر وہ اس بری طرح سے اچھل پڑی جیسے کسی انتہائی زہریلے ناگ نے یکلخت اس کے پیر پر کاٹ لیا ہو۔ حیرت اور خوف کی شدت سے اس کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں یوں پھیل گئی تھیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔

"اب تم اپنی آنکھیں کھول سکتے ہو عمرو عیار"۔ جیسے ہی عمرو عیار کو اپنے قدموں کے نیچے ٹھوس زمین کا احساس ہوا اسی لمحے اسے شہزادی سورنگ پری کی آواز سنائی دی۔ عمرو نے آنکھیں کھولیں تو وہ اسی پہاڑی کے سامنے کھڑا تھا۔ جس کے غار میں بیٹھ کر وہ ماکا اژدہے کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔

"اس غار میں میرے لئے اب کوئی خطرہ تو نہیں ہے"۔ عمرو نے شہزادی سورنگ پری سے مخاطب ہو کر پوچھا لیکن جواب میں شہزادی سورنگ پری کی کوئی



آواز سنائی نہ دی۔

"شہزادی سورنگ پری، تم کہاں ہو"۔ عمرو نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا مگر اس بار بھی شہزادی سورنگ پری نے عمرو کی بات کا جواب نہ دیا تو عمرو سمجھ گیا کہ شہزادی سورنگ پری اس کے ساتھ وہاں نہیں آئی تھی۔

"ہونہہ، شہزادی سورنگ پری شاید اپنے پاتال محل میں ہی رہ گئی ہے"۔ عمرو نے کہا۔ پھر اس نے احتیاط کی خاطر زنبیل سے تلوار حیدری نکالی اور اسے لئے ہوئے غار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

غار اسی حالت میں تھا جس حالت میں عمرو عیار نے پہلی بار دیکھا تھا۔ غار میں شب چراغ ہیرے کی روشنی ہو رہی تھی۔ جو بدستور غار کی دیوار کے ابھرے ہوئے پتھر پر پڑا تھا۔ ایک جگہ زمین پر شیشے کی بوتل اور وہ دو شاخہ لکڑی بھی موجود تھی جس سے عمرو کھولا سانپ کو پکڑنا چاہتا تھا۔ غار میں ماکا اژدہا بھی موجود تھا جو ایک جگہ اپنا منہ زمین پر ڈالے بے حس و حرکت پڑا تھا۔ جیسے ہی عمرو غار میں داخل ہوا



اژدہے نے یکدم اپنا پھن اٹھا لیا۔

"تم یہاں موجود ہو۔ بہت خوب"۔ ماکا اژدہے کو دیکھ کر عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

عمرو نے آگے بڑھ کر شیشے کی بوتل اور لکڑی اٹھا لی۔ پھر عمرو نے زنبیل سے سلیمانی خنجر نکالا اور زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس نے خنجر کی نوک زمین سے لگائی اور زمین پر ایک دائرہ بنانے لگا۔ پھر اس نے خنجر زنبیل میں ڈال کر زنبیل سے ایک اور بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس میں موجود سبز رنگ کا محلول خنجر سے بنائے ہوئے دائرے کے نشان پر ڈالنے لگا۔ جیسے جیسے وہ محلول ڈالتا جا رہا تھا دائرے کے نشان میں سبز رنگ کی آگ بھڑکتی جا رہی تھی۔ دائرے کے سارے نشان پر عمرو نے سبز محلول ڈالا تو دائرہ آگ کا بن گیا۔ دائرے کا درمیانی حصہ خالی تھا۔ عمرو نے بوتل کا منہ بند کیا اور اس بوتل کو اس نے واپس زنبیل میں رکھ لیا۔

"ماکا اژدہے۔ تم نے جنگل سے جن ناگوں اور سانپوں کو نکالا تھا ان میں سے صرف ایک سانپ کو



اس آگ کے دائرے میں اگل دو جس کا رنگ سرخ ہے۔ اس سانپ کا سر نیلا اور دم سیاہ ہے۔ اس سانپ کا نام کھولا ہے"۔ عمرو نے ماکا اژدہے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اسی لمحے ماکا اژدہے نے ایک زوردار چیخ ماری اور اپنا منہ آگے کر دیا۔ اسی لمحے اس کا منہ کھلا اور ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا سانپ اس کے منہ سے نکل کر سبز آگ کے دائرے میں آ گرا۔ اس سرخ سانپ کا اوپری سر نیلے رنگ کا تھا اور اس کی دم سیاہ تھی۔

دائرے میں گرتے ہی کھولا سانپ نے پھن اٹھایا اور نہایت خوفناک انداز میں پھنکارتے ہوئے دائرے میں چکرانے لگا۔ سبز آگ کی وجہ سے وہ بے حد بوکھلا ہوا تھا۔ اس دائرے سے نکلنے کے لئے وہ زور زور سے پھنکار مار رہا تھا مگر اسے دائرے سے نکلنے کا راستہ ہی نہیں مل رہا تھا۔

"بہت خوب۔ یہی وہ سانپ ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ ماکا اژدہے تم دوبارہ جنگل میں جاؤ اور باقی تمام سانپوں اور ناگوں کو جنگل میں اگل آؤ۔

عمرو نے کہا تو ماگھر اژدہا تیزی سے غار سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"تو تم ہو کولا سانپ۔ سیاہ معبد کے محافظ خاص"۔ عمرو نے سبز آگ کے دائرے میں پھنکارتے اور جھکراتے ہوئے سرخ سانپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں کولا سانپ ہوں۔ تم کون ہو اور تم نے مجھے آگ کے دائرے میں کیوں قید کیا ہے"۔ اچانک کولا سانپ نے پھن اٹھا کر عمرو عیار کو گول اور سرخ سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے پھنکار کر انسانی آواز میں کہا۔ اسے انسانی آواز میں بولتے دیکھ کر عمرو عیار چونک اٹھا۔

"اوہ۔ تم تو انسانی آواز میں بولنا بھی جانتے ہو"۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بولنا بھی جانتا ہوں اور کاٹنا بھی۔ میرا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا سمجھے تم"۔ کولا سانپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ پھر تو مجھے تم سے ڈر کر رہنا



پڑے گا"۔ عمرو نے جان بوجھ کر ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے دوشاخہ لکڑی سے یکدم کولا سانپ کی گردن پکڑ لی۔ دوشاخہ لکڑی میں کولا سانپ بری طرح سے پھنکارنے لگا تھا۔ عمرو نے شیشے کی بوتل کا ڈھکن پہلے ہی ہٹا رکھا تھا اس نے کولا سانپ کو اس بوتل میں ڈالا اور جلدی سے اس بوتل کا ڈھکن بند کر دیا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو آدم زاد۔ تم مجھے قید کیوں کر رہے ہو"۔ بوتل میں قید ہو کر کولا سانپ نے بری طرح سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمرو کولا سانپ کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک عمرو عیار کی سماعت سے شہزادی سورنگ پری کی آواز ٹکرائی۔ شہزادی سورنگ پری کی آواز سن کر عمرو عیار بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"عمرو جلدی کرو۔ سلیمانی چادر اوڑھ کر اس غار سے باہر نکل جاؤ"۔ شہزادی سورنگ پری نے چیخ کر عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ شہزادی سورنگ پری تم۔ تم کہاں چلی گئی



تھیں۔ میں تو......" عمرو نے کہا۔

"عمرو۔ یہ باتوں میں ضائع کرنے کا وقت نہیں ہے۔ جلدی سے اس غار سے باہر نکل جاؤ۔ موت تمہارے سر پر آن پہنچی ہے"۔ شہزادی سورنگ پری کی چیختی ہوئی آواز آئی۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دوشاخہ لکڑی، شیشے کی بوتل جس میں اس نے کولا سانپ کو بند کیا تھا اسے زنبیل میں ڈالا اور غار کی دیوار سے شب چراغ ہیرا اٹھا کر زنبیل میں رکھتے ہوئے اس نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر کاندھوں پر ڈالی اور غائب ہو گیا۔ سلیمانی چادر کاندھوں پر ڈالتے ہی وہ تیزی سے غار کے دہانے کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے اس نے غار میں ایک بوڑھے اور ہتھوڑے جیسی ٹھوڑی والے جادوگر اور ایک سیاہ رنگ کے سینگوں والے موٹے بچے بونے کو اندر آتے دیکھا۔ اس جادوگر پر نظر پڑتے ہی عمرو عیار نے اسے پہچان لیا تھا۔ یہ وہی جادوگر تھا جس نے اچانک غار میں ظاہر ہو کر اسے بجلی کی لہروں سے بے ہوش کر دیا تھا۔



جادوگر کے ہاتھ میں دو برچھیوں والا کلہاڑا تھا۔ وہ بے حد غضبناک دکھائی دے رہا تھا۔

"اوہ تو یہ ہے کاتش جادوگر۔ سیاہ معبد کا دوسرا محافظ اور یہ بونا غالباً باجنگ بونا ہے جس نے مجھے آگ کی دلدل میں پھونک کر زندہ جلانے کی کوشش کی تھی۔ مگر یہ دونوں یہاں کیوں آئے ہیں۔ کیا یہ پھر یہاں مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے آئے ہیں"۔ کاتش جادوگر اور باجنگ بونے کو پہچان کر عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں جیسے ہی آگے بڑھے عمرو عیار نے اچانک زنبیل کا منہ کھول کر ان کی طرف کر دیا۔

"چل زنبیل میں"۔ عمرو نے کہا۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ اچانک کاتش جادوگر اور باجنگ بونے کو زوردار جھٹکے لگے۔ وہ اپنی جگہوں سے اچھلے اور ہوا میں قلابازیاں کھاتے اور بری طرح سے چیختے ہوئے عمرو کی زنبیل میں گھستے چلے گئے۔ جیسے ہی کاتش جادوگر اور باجنگ بونا زنبیل میں گئے عمرو نے جلدی سے زنبیل کا منہ بند کر دیا اور پھر تیزی سے غار سے باہر نکلتا

چلا گیا۔ جیسے ہی وہ غار سے باہر آیا اس کے سامنے
اچانک ملکہ حیرت جادو آ نمودار ہوئی۔ ملکہ حیرت جادو
اسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ سلیمانی چادر کا خیال آتے
ہی عمرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی وہ
بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ملکہ حیرت جادو کے قریب
آ کھڑا ہوا۔

ملکہ حیرت جادو اس پہاڑی کی طرف دیکھ رہی تھی
جس کے غار سے عمرو عیار بھی حالت سے باہر آیا تھا۔
"ہونہہ، تو عمرو عیار اس غار میں موجود ہے"۔ ملکہ
حیرت جادو نے پہاڑی کے غار کے دہانے کی جانب
دیکھتے ہوئے پھنکار کر کہا۔ اس نے دونوں ہاتھ بلند
کئے اور آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کوئی منتر
پڑھنے لگی۔ عمرو عیار غور سے ملکہ حیرت جادو کی شکل
دیکھ رہا تھا۔ ملکہ حیرت جادو نے دونوں ہاتھ دائیں
بائیں لہراتے ہوئے زور سے پہاڑی کی طرف جھٹک
دیئے۔ جیسے ہی اس نے ہاتھ جھٹکے اچانک پہاڑی کی
چوٹی پر زوردار کڑاکے کی آواز کے ساتھ ایک شعلہ سا
چمکا اور دیکھتے ہی دیکھتے آگ پہاڑوں پر تیزی سے

تی چلی گئی اور پہاڑی گھاس پھونس کے ڈھیر کی
جلنے لگی۔

"ارے باپ رے۔ ملکہ حیرت جادو تو مجھے زندہ
میں جلنے کی نیت سے یہاں آئی تھی"۔ عمرو نے
تے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ملکہ حیرت جادو نے ایک
بار پہاڑی کی طرف ہاتھ جھٹکے تو پہاڑی خوفناک
ہٹ کی آواز کے ساتھ غار پر گرتی چلی گئی۔ یہ
ور عمرو خوف سے بری طرح کانپ اٹھا تھا۔ اس
سوچا اگر شہزادی سورنگ پری نے اسے غار سے
جانے کو نہ کہا ہوتا تو اس کا کیا حشر ہوتا۔ پہاڑی
طرح سے آگ میں لپٹی ہوئی تھی اور جل کر
کی طرح سرخ ہوتی جا رہی تھی۔ تیسری بار ملکہ
ت جادو نے پہاڑی کی طرف ہاتھ جھٹکے تو پہاڑی
دھماکے سے پھٹ کر بکھر گئی تھی۔ اس
کے جلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے دور دور
پھیل گئے تھے۔

کم جہاں پاک۔ پہاڑی کے ٹکڑے بکھرتے
ملکہ حیرت جادو نے دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے



کہا۔ اس کا چہرہ فتح مندی سے جگمگا رہا تھا۔

ملکہ حیرت جادو کے چہرے پر فتح مندی
تاثرات دیکھ کر عمرو عیار کے تن بدن میں آگ
لگ گئی تھی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ زنبیل
تلوار حیدری نکال کر ایک ہی وار سے اس کی گردن
اڑا دے۔ مگر اس نے فوراً ہی اپنے غصے پر قابو پا
وہ ملکہ حیرت جادو کے عقب میں آ گیا اور اس
کاندھوں سے سلیمانی چادر اتار لی۔ عمرو نے زنبیل
ایک سرخ رنگ کا انڈا نکال کر اپنی مٹھی میں دبا
تھا اور اپنا ہاتھ کر کے پیچھے کر لیا تھا۔

"ارے ملکہ حیرت جادو۔ میرے جوتے
درجنوں بچوں کی نانی۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو"۔
نے بڑے شوخ انداز میں ملکہ حیرت جادو کو مخاطب
ہو کر کہا۔

اس کی آواز سن کر ملکہ حیرت جادو زخمی ناگن
طرح بل کھا گئی تھی اور پھر جیسے ہی اس کی نظر عمرو عیار
پڑی وہ اس بری طرح سے اچھل پڑی جیسے
کے جسم پر کسی انتہائی زہریلے ناگ نے ڈس لیا



ت اور خوف سے اس کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا اور
کی آنکھیں اس قدر پھیل گئی تھیں جیسے ابھی حلقے
کر باہر آ گریں گی۔

ت، ت، تم۔ تم زندہ ہو"۔ ملکہ حیرت جادو نے
میں پھاڑ پھاڑ کر عمرو عیار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں میں زندہ ہوں۔ ارے باپ رے۔ تمہیں
نے کہا ہے کہ میں زندہ ہوں۔ یہ خبر کسی دشمن
اڑائی ہوگی"۔ عمرو نے بوکھلانے کی اداکاری کرتے
کہا۔

تم اس پہاڑی کے غار میں تھے۔ پھر
تم باہر کیسے آ گئے"۔ ملکہ حیرت جادو نے عمرو
کی نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ میری ساس ملکہ حیرت
میرے استقبال کے لئے آنے والی ہے۔ میں نے
سوچا تھا کہ تم مجھ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرو گی
یہ کیا تم نے تو ہر طرف آگ کی بارش کر دی
عمرو نے بھولے پن سے کہا۔

ساس۔ ہونہہ۔ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خوش

فہمی میں مبتلا ہو عمرو عیار"۔ ملکہ حیرت جادو نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہے"۔ عمرو نے ڈھیٹ بن کر کہا۔

"ہونہہ۔ شہزادی ساسان جادو ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کے معبد میں جا چکی ہے۔ اس کا خیال دل سے نکال دو۔ وہ اب تمہاری کبھی نہیں ہو سکتی"۔ ملکہ حیرت جادو نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں نے شہزادی ساسان جادو کو سیاہ معبد سے واپس لانے اور اس سے شادی کرنے کا پورا پورا بندوبست کر لیا ہے۔ بلکہ میں نے تو ہوشربا کا سارا شاہی خزانہ لوٹ کر پورے بصرہ شہر میں اپنی اور شہزادی ساسان جادو کی شادی کے بجانے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ اچھا ہوا تم یہاں آ گئیں۔ اب مجھے بتاؤ کہ تمہارے بے سرے سرتاج میرے سسر بے بہادر شہنشاہ افراسیاب نے اپنا خزانہ کہاں چھپا رکھا ہے۔ تاکہ مجھے اسے لوٹنے میں وقت نہ ہو"۔ عمرو نے اطمینان لہجے میں کہا۔



"تمہارا یہ خواب تب ہی پورا ہو گا عمرو عیار جب تم میرے ہاتھوں زندہ بچو گے"۔ ملکہ حیرت جادو نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"ارے، تو کیا تم مجھے یہاں مارنے کے لئے آئی ہو"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں، میں نے اس پہاڑی کو اسی لئے تباہ کیا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم اس پہاڑی کے غار میں ہو۔ میں نے پہاڑی کو جلا کر راکھ بنا دیا تھا تاکہ اس کے ساتھ ہی تم بھی جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ مگر تم، تم جانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو کہ تم پھر بھی زندہ بچ نکلے۔ مگر اب، اب تم میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچ سکو گے عمرو عیار۔ میں تمہیں ایسی بھیانک موت ماروں گا کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"۔ ملکہ حیرت جادو نے غراتے ہوئے کہا۔

"تت۔ کیا کہہ رہی ہو ملکہ حیرت جادو۔ مجھے مار کر تم اپنی بیٹی کو شادی سے پہلے ہی بیوہ کر دو گی"۔ عمرو نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس نے غیر محسوس طریقے



سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔

"بس، تم بہت بکواس کر چکے ہو۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ ملکہ حیرت جادو نے غراتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو اچانک اس کے ہاتھ میں ایک گرز آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں گرز دیکھ کر عمرو عیار بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس گرز سے مجھے مارو گی"۔ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں، یہ جادوئی گرز ہے۔ میں اسے تمہاری طرف پھینکوں گی۔ تم چاہے لاکھ کراماتی چیزوں کا استعمال کر لو، غائب ہو جاؤ یا کچھ بھی کر لو اس گرز سے نہیں بچ سکو گے۔ یہ گرز تمہاری ہڈیوں کا بھی سرمہ بنا دے گا"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے گرز پوری قوت سے عمرو عیار کی طرف کھینچ مارا۔ جیسے ہی ملکہ حیرت جادو نے گرز عمرو عیار کی طرف پھینکا اسی لمحے عمرو عیار نے مٹھی میں پکڑا ہوا سرخ رنگ کا انڈا ملکہ حیرت جادو پر کھینچ مارا۔

سرخ انڈا ملکہ حیرت جادو کے پھینکے ہوئے گرز سے



ٹکرایا۔ ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا اور اچانک جیسے ہر طرف آگ کا طوفان سا اٹھ آیا تھا۔ آگ سے بڑے بڑے شعلے فضا میں بلند ہوئے اور پھر ان شعلوں میں سے ایک شعلہ عمرو عیار پر اور ایک ملکہ حیرت جادو پر جا پڑا اور فضا ملکہ حیرت جادو اور عمرو عیار کی انتہائی اذیت ناک چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھی تھی۔

شہنشاہ افراسیاب اپنے غیبی کرنے میں جہالت سے بچی ہے ملکہ حیرت جادو کا ارادہ کر رہا تھا جو عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے ویانگ پہاڑی علاقے میں گئی ہوئی تھی۔

شہزادی سامان جادو چونکہ سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں تھی اس لئے شہنشاہ افراسیاب کو یقین تھا کہ ملکہ حیرت جادو آسانی سے عمرو عیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ کتاب سامری نے ملکہ حیرت جادو کو بتا دیا تھا کہ عمرو عیار اس وقت ویانگ نامی پہاڑی علاقے میں ایک پہاڑی کے غار میں موجود



ہے۔ ملکہ حیرت جادو نے اس پہاڑی کو ہی تباہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا جس کے غار میں عمرو عیار موجود تھا۔ اگر ملکہ حیرت جادو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی تو عمرو عیار ہزاروں لاکھوں ٹن وزنی پہاڑی کے نیچے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو جاتا اور یہ کام ملکہ حیرت جادو کے لئے کچھ مشکل نہیں تھا۔

ملکہ حیرت جادو کو گئے ہوئے کافی وقت ہو چکا تھا اب تک اسے اس پہاڑی کو تباہ کر کے واپس لوٹ آنا چاہئے تھا مگر جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا اور ملکہ حیرت جادو واپس آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ اس سے شہنشاہ افراسیاب کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔

اوہ۔ کہیں ملکہ حیرت جادو الٹا اس عیار عمرو کی عیاری کا شکار نہ ہو گئی ہو۔ شہنشاہ افراسیاب کو اچانک جیسے کوئی خیال آیا تو اس نے چونک کر پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

عمرو عیار جیسے شیطان کو ہلاک کرنا اس قدر آسان ہوتا تو وہ اب تک میرے ہاتھوں سینکڑوں بار مر چکا ہوتا۔ ملکہ حیرت جادو یقیناً اس مکار عیار عمرو کی



عیاری کا شکار ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ ابھی تک واپس نہیں آئی ہے۔ اوہ۔ اوہ مجھے دیکھنا چاہئے ملکہ حیرت جادو کہاں ہے۔ بلکہ مجھے اسی وقت ملکہ حیرت جادو کی مدد کے لئے اس کے پاس پہنچ جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو عمرو عیار عیاری کے جال میں پھنسا کر ملکہ حیرت جادو کو ہی ہلاک کر دے۔ عمرو عیار کی وجہ سے میں پہلے ہی اپنی اکلوتی بیٹی کو کھو چکا ہوں۔ اگر ملکہ حیرت جادو کو کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گا۔ شہنشاہ افراسیاب پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتا چلا گیا۔

اس سے پہلے کہ شہنشاہ افراسیاب وہاں سے غائب ہو کر ملکہ حیرت جادو کی مدد کے لئے وادی ویانگ میں جاتا اچانک زمین پھٹی اور اس میں سے ایک طلسمی پتلا اچھل کر باہر آ گیا۔ اس پتلے کی شکل ملکہ حیرت جادو جیسی تھی۔

ملکہ حیرت جادو کے ہمشکل پتلے کو وہاں نمودار ہوتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کے پیروں تلے سے جیسے زمین ہی نکل گئی۔ ملکہ حیرت جادو کا ہمشکل طلسمی پتلا اصل میں اس کا محافظ پتلا تھا۔ ملکہ حیرت



جادو کی جان کو جب بھی کوئی خطرہ ہوتا تھا تو یہ ہمشکل پتلا فوراً ملکہ حیرت جادو کو اس خطرے سے نکال کر غائب ہو جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے ملکہ حیرت جادو یقینی موت کا شکار ہونے سے بچ جاتی تھی۔ ملکہ حیرت جادو کا یہ ہمشکل پتلا ہمیشہ غائب رہتا تھا اور کسی حالت میں ہی ملکہ حیرت جادو کی مدد کرتا تھا۔ مگر اب وہی ہمشکل پتلا زمین سے نکل کر شہنشاہ افراسیاب کے سامنے آ گیا تھا جس کا مطلب تھا کہ ملکہ حیرت جادو ہلاک ہو گئی ہے اور اس کا ہمشکل پتلا اکیلا ہی وہاں آ گیا تھا۔

ملکہ حیرت جادو کے پتلے تم۔ تم اکیلے کیوں آئے ہو۔ ملکہ حیرت جادو کہاں ہے۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت اور خوف سے ملکہ حیرت جادو کے طلسمی پتلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ملکہ حیرت جادو زرد آگ کا شکار ہو گئی ہے آقا۔ ملکہ حیرت جادو کے ہمشکل طلسمی پتلے نے ملکہ حیرت جادو کی آواز میں کہا۔ اس کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کے سر پر

کسی نے پوری قوت سے گرز دے مارا ہو۔ شہنشاہ افراسیاب کی آنکھوں میں شکست بے پناہ خوف ابھر آیا تھا اور اس کا رنگ اس قدر زرد ہو گیا تھا جیسے اس کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود نہ ہو۔

"ملکہ حیرت جادو زرد آگ کا شکار ہو گئی ہے۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو طلسمی پتلے۔" شہنشاہ افراسیاب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ ملکہ حیرت جادو نے عمرو عیار پر مہاشیطان کے گرز سے حملہ کیا تھا۔ ملکہ حیرت جادو مہاشیطان کے گرز سے عمرو عیار کو ہلاک کر کے اس کی ہڈیوں تک کا سرمہ بنا دینا چاہتی تھیں۔ مگر جیسے ہی ملکہ حیرت جادو نے عمرو عیار پر مہاشیطان کا گرز پھینکا اسی وقت عمرو عیار نے اندھے جنگل کی نیلی جھیل کی دلدل میں موجود سرخ ناگن کا سرخ انڈہ ملکہ حیرت جادو کو مار دیا۔ عمرو عیار سرخ انڈے سے ملکہ حیرت جادو کو مفلوج کرنا چاہتا تھا مگر اتفاقاً ملکہ حیرت جادو کا پھینکا ہوا گرز اور عمرو عیار کا پھینکا ہوا سرخ انڈہ فضا میں ہی ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ آپ اچھی طرح سے



جانتے ہیں کہ مہاشیطان اندھے جنگل کی نیلی جھیل کی دلدل کی سرخ ناگن سے کس قدر نفرت کرتے ہیں۔ اس طور پر وہ سرخ ناگن کے سرخ انڈے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے جیسے ہی سرخ انڈہ مہاشیطان کے گرز سے ٹکرایا اچانک ہر طرف خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ اس قدر شدید اور خوفناک تھی کہ اس کی زد سے نہ عمرو عیار بچ سکا اور نہ ہی ملکہ حیرت جادو کسی طرح اپنا بچاؤ کر سکی۔

اس شیطانی آگ نے آن کی آن میں عمرو عیار اور ملکہ حیرت جادو کو جلا کر سیاہ کر دیا۔ جتنی دیر میں میں ملکہ حیرت جادو کی مدد کو پہنچا اتنی دیر میں ملکہ حیرت جادو جل کر سیاہ ہو چکی تھی۔ ملکہ حیرت جادو کے ہمشکل پتلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کی باتیں سن کر شہنشاہ افراسیاب کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر پوری قوت سے نیچے پٹخ دیا ہو۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ملکہ حیرت جادو" شہنشاہ افراسیاب نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔



"نہیں آقا۔ ملکہ حیرت جادو ابھی ہلاک نہیں ہوئی ہیں۔ شیطانی آگ نے انہیں جلا کر سیاہ ضرور کر دیا ہے مگر اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سے جل کر راکھ ہو جاتیں۔ میں نے ان کو اسی وقت آگ سے نکال لیا تھا۔" طلسمی پتلے نے جلدی سے کہا۔

"اوہ۔ تو اب ملکہ حیرت جادو کہاں ہے۔" ملکہ حیرت جادو کے زندہ ہونے کا سن کر شہنشاہ افراسیاب نے قدرے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے ملکہ حیرت جادو کو سرخ دلدل کی تہہ میں پہنچا دیا ہے۔ ملکہ حیرت جادو کو ایک سال تک اس دلدل کی تہہ میں رہنا ہوگا تب ہی وہ پوری طرح سے صحت مند ہو سکیں گی۔ اگر انہیں وقت سے پہلے سرخ دلدل سے نکال لیا گیا تو وہ کسی بھی طرح زندہ نہیں بچ سکیں گی۔" طلسمی پتلے نے جلدی سے کہا۔

"ایک سال۔ اوہ۔ ملکہ حیرت جادو کو ایک سال تک سرخ دلدل کی تہہ میں رہنا پڑے گا۔ یہ تو برا ہوا ہے۔ بہت برا۔" شہنشاہ افراسیاب نے پریشان اور فکرمند لہجے میں کہا۔



"ملکہ حیرت جادو کی زندگی کے لئے یہ بہت ضروری ہے آقا۔" طلسمی پتلے نے کہا۔

"ہونہہ۔ اور اس بدبخت عمرو عیار کا کیا ہوا ہے۔" شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"جس وقت میں نے ملکہ حیرت جادو کو خوفناک آگ سے نکالا تھا اس وقت عمرو عیار پوری طرح سے آگ کی لپٹوں میں گھر چکا تھا۔ اب تک تو عمرو عیار کی ہڈیاں بھی جل کر راکھ ہو چکی ہوں گی۔" طلسمی پتلے نے جواب دیا۔

"کاش کہ ایسا ہو گیا ہو۔ ایک بار صرف ایک بار عمرو عیار کی موت کی تصدیق ہو جائے تو میں طلسم ہوشربا میں کئی روز تک جشن مناؤں گا۔" شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"اگر آپ حکم دیں تو میں عمرو عیار کی موت کی تصدیق کر لوں۔" طلسمی پتلے نے کہا۔

"ہاں۔ جاؤ جلدی کرو۔ معلوم کرو کہ عمرو عیار کیا واقعی اس شیطانی آگ کا شکار ہو کر ہمیشہ

کے لئے جہنم واصل ہو چکا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب
نے چونک کر کہا۔ طلسمی چیلے نے اثبات میں سر ہلایا
اور پھٹی ہوئی زمین میں اتر گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ
دوبارہ زمین سے نکل کر باہر آ گیا۔

"کیا ہوا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسے زمین سے
نکلتے دیکھ کر بے تابی سے پوچھا۔

"میں نے پوری تصدیق کر لی ہے آقا۔ شیطانی آگ
میں عمرو عیار پوری طرح سے جل کر بھسم ہو چکا
ہے"۔ طلسمی چیلے نے کہا اور شہنشاہ افراسیاب خوشی
کے مارے اچھل پڑا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی عمرو عیار جیسا
عیار، شیطانی آگ کا شکار ہو کر ہلاک ہو گیا ہے"۔
شہنشاہ افراسیاب نے خوشی سے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے عمرو عیار کی جلی
ہوئی ہڈیاں دیکھی ہیں۔ وہ اصلی انسانی ہڈیاں تھیں۔
اس وقت وادی دبانگ میں سوائے مکر حیرت جادو
اور عمرو عیار کے تیسرا کوئی انسان موجود نہیں تھا۔ مکر
حیرت جادو کو تو میں نے وہاں سے اٹھا کر سرخ دلدل



کی تہہ میں پہنچا دیا تھا۔ وہاں جلنے والی ہڈیاں عمرو عیار
کے سوا اور کسی کی نہیں ہو سکتیں"۔ طلسمی چیلے نے
ذوق سے کہا اور اس کی بات سن کر شہنشاہ
افراسیاب کا چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

"عمرو عیار ہلاک ہو گیا۔ عمرو عیار ہلاک ہو گیا۔ میرا
سب سے بڑا دشمن شیطانی آگ میں جل کر راکھ ہو گیا
ہے۔ ہا ہا ہا۔ میری زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری
ہے۔ آج میں بے حد خوش ہوں۔ جاؤ تم جاؤ"۔
شہنشاہ افراسیاب نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔
طلسمی چیلے نے شہنشاہ افراسیاب کو نہایت مودبانہ
انداز میں سلام کیا اور دوبارہ زمین میں سما گیا۔ اس
کے زمین میں سماتے ہی زمین برابر ہو گئی۔ جیسے ہی
طلسمی چیلا زمین میں غائب ہوا اور زمین برابر ہوئی
شہنشاہ افراسیاب نے زور سے تالی بجائی۔ اسی لمحے
ایک دربان اندر آ گیا۔ اس نے جھک کر شہنشاہ
افراسیاب کو سلام کیا۔

"جاؤ، وزیر اعظم کو بلاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے
تحکم لہجے میں کہا تو دربان مودبانہ انداز میں سر ہلا کر



الٹے قدموں واپس چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں
وزیر اعظم وہاں آ گیا تو شہنشاہ افراسیاب اسے عمرو عیار
کی ہلاکت کی خوشی میں سارے طلسم ہوشربا میں
چراغاں کرنے اور جشن منانے کا حکم دینے لگا۔
عمرو عیار کی ہلاکت کا سن کر شہنشاہ افراسیاب اس قدر
خوش ہو رہا تھا کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بے
اختیار ہو کر ناچنا شروع کر دے۔







"عمرو عیار، آنکھیں کھولو عمرو عیار"۔ عمرو عیار کو جیسے
دور کہیں سے ایک آواز آتی ہوئی محسوس ہوئی۔
اس کے جسم کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ذہن
ڈوبتے ہوئے اندھیرے میں روشنی کی کرن سی چمکی
اور پھر جیسے اس کے ذہن میں روشنی سی بھرتی چلی
گئی۔

"ہوش میں آؤ عمرو"۔ عمرو کو ایک بار پھر مانوس
سی آواز سنائی دی اور عمرو نے جلدی سے آنکھیں
کھول دیں۔ پھر وہ خود کو ایک پہاڑی غار میں پا کر
چونک اٹھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس

کے قریب اس کی زنبیل کا محافظ بونا موجود تھا۔ وہ
مانوس آواز اسی محافظ بونے کی تھی۔

"یہ۔ یہ میں یہاں کیسے آگیا۔ میں تو ملکہ حیرت
جادو کے ساتھ وادی دہانگ میں تھا اور۔ اور"۔ عمرو
نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں یہاں لایا ہوں آقا"۔ محافظ بونے نے
کہا۔

"اوہ۔ تم۔ مگر وہ آگ۔ اوہ۔ وہ کس قدر خوفناک
آگ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس خوفناک آگ میں جل
کر میرا سارا وجود بھسم ہو گیا ہو"۔ عمرو نے خوف سے
جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"وہ شیطانی آگ تھی آقا۔ اگر میں آپ کو بروقت
اس آگ سے نہ نکال لاتا تو واقعی وہ آگ آپ کو جلا
کر راکھ بنا چکی ہوتی"۔ محافظ بونے نے کہا۔ محافظ
بونے کی بات سن کر عمرو عیار کا چہرہ خوف سے پیلا پڑ
گیا تھا۔

"مگر وہ کیسی آگ تھی۔ ملکہ حیرت جادو نے مجھ پر
جادوئی گرز پھینکا تھا۔ میں نے جواباً اس پر جنگال



جادوگر سے حاصل کیا ہوا سرخ انڈا پھینکا تھا۔ جس
سے ملکہ حیرت جادو مفلوج ہو جاتی۔ میں اسے مفلوج
کر کے اپنی زنبیل میں قید کرنا چاہتا تھا۔ عمرو نے
کہا۔

"آپ نے جنگال جادوگر سے جو سرخ انڈا حاصل کیا
تو وہ اصل میں ایک سرخ ناگن کا انڈا تھا آقا۔ آپ
نے اس انڈے کو ملکہ حیرت جادو کو مفلوج کرنے اور
اس کا گرز روکنے کے لئے اس پر پھینکا تھا۔ آپ کا
خیال تھا کہ جیسے ہی سرخ انڈا پھٹے گا ملکہ حیرت جادو
ساکت ہو جائے گی اور اس کا کوئی بھی چلایا ہوا جادو
آپ پر اثر نہیں کر سکے گا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ ملکہ
حیرت جادو نے آپ پر جس گرز سے حملہ کیا تھا وہ
اہرشیطان کا گرز تھا جس سے سرخ انڈا ٹکرایا تو ہر
طرف خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ اس آگ سے نہ
آپ بچ سکتے تھے اور نہ ملکہ حیرت جادو۔ اس سے پہلے
کہ شیطانی آگ آپ کو جلا کر بھسم کر دیتی میں نے
فوری طور پر آپ کو اس آگ سے نکال لیا اور آپ کو
اٹھا کر یہاں لے آیا۔ اگر مجھے ایک لمحے کی بھی دیر ہو



جاتی تو شیطانی آگ آپ کو جلا کر راکھ کر دیتی۔ آپ کو
شیطانی آگ سے نکال کر یہاں لانے کے بعد میں نے
عین اس جگہ طلسم ہوشربا کے ایک جادوگر کو وہاں
پہنچا دیا تھا جو آپ کی جگہ اس شیطانی آگ میں جل
کر کوئلہ بن گیا تھا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو اس شیطانی
آگ کے اثرات آپ پر باقی رہتے اور آپ کا جسم اس
قدر جھلس جاتا کہ آپ مہینوں تک بستر سے نہ اٹھ
پاتے۔ میں نے یہ کام لمحوں میں کیا تھا"۔ محافظ بونے
نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے میں ایک بار پھر یقینی
اور خوفناک موت سے بچ گیا ہوں"۔ عمرو نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس بار آپ واقعی بال بال بچے ہیں آقا"۔
محافظ بونے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ہونہہ۔ ابھی میں نے پاتال کا سفر شروع بھی
نہیں کیا اور میں اس قدر مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔
پاتال میں جا کر میرا نجانے کیا حشر ہونے والا ہے۔
میں نے شہزادی ساماں جادو کو سیاہ معبد سے واپس



لانے کی مہم حاصل کر کے واقعی بہت بڑی غلطی کی
ہے"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اس بار آپ کا مقابلہ کسی جادوگر یا جادوگرنی سے
نہیں جادوگروں کے دیوتا سامری جادوگر سے ہے آقا۔
اس کا طلسمات کا بچھایا ہوا جال واقعی بے حد خوفناک
ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"تو پھر تم ہی بتاؤ محافظ بونے میں کیا کروں۔ کیا
میں اس مہم سے دستبردار ہو جاؤں"۔ عمرو نے تنگ
ہوتے ہوئے کہا۔

"اب یہ آپ کے لئے ممکن نہیں ہے آقا۔ آپ
عملی طور پر اس مہم میں داخل ہو چکے ہیں۔ کاشی
جادوگر اور باجنگ بونا جو سیاہ معبد کے محافظ ہونے
تھے انہیں آپ اپنی زنبیل میں قید کر چکے ہیں۔ اگر
آپ اس مہم سے دستبردار ہونے کی کوشش کریں گے
تو وہ دونوں خود بخود زنبیل سے آزاد ہو جائیں گے اور
اس وقت تک وہ دونوں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے
جب تک وہ آپ کو ہلاک نہ کر دیں"۔ محافظ بونے
نے کہا۔

"اگر میں ان دونوں کو زنبیل سے نکال کر ہلاک کر دوں تو"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں آقا۔ ان دونوں کو آپ کسی بھی صورت میں ہلاک نہیں کر سکتے۔ کاتش جادوگر اور باجنگ بونا اس وقت ہلاک ہوں گے جب آپ سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں اس کے بت اور سرخ شیطانی کھوپڑی کو تباہ کریں گے"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے بے اختیار اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ اس بار میں واقعی شدید مشکلات میں پھنس گیا ہوں"۔ عمرو نے سر جھٹک کر کہا۔

"ان مشکلات سے نکلنے کے لئے آپ کو اپنی مہم ہر حال میں پوری کرنا پڑے گی"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں تم نے بتایا تھا کہ سرخ انڈے اور مہاشیطان کے گرز کے آپس میں ٹکرانے کی وجہ سے جو شیطانی آگ پیدا ہوئی تھی اس سے ملکہ حیرت جادو بھی نہیں بچ سکی تھی۔ اس کا کیا ہوا ہے۔ کیا وہ اس شیطانی آگ میں جل کر بھسم ہو گئی ہے"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔



"ملکہ حیرت جادو آگ میں جل کر ہلاک ہونے سے تو بچ گئی ہے آقا۔ البتہ اس کا رنگ اس آگ کی وجہ سے سیاہ ہو چکا ہے۔ ملکہ حیرت جادو کا ہمشکل پتلا اسے سرخ دلدل کی تہہ میں لے گیا ہے۔ ملکہ حیرت جادو کو پورا ایک سال اس دلدل کی تہہ میں گزارنا ہوگا تب کہیں جا کر وہ تندرست ہو گی۔ اگر ایک سال سے پہلے ملکہ حیرت جادو نے سرخ دلدل سے باہر نکلنے کی کوشش کی یا اسے کسی نے باہر نکال لیا تو اس کا جسم اسی وقت گل سڑ جائے گا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے اب میرے لئے میدان صاف ہے۔ مجھے فوری طور پر پاتال کے سفر کے لئے روانہ ہو جانا چاہئے"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔

"اس وقت یہی آپ کے لئے بہتر ہے آقا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے بتاؤ کاتش جادوگر کا محل کہاں ہے۔ مجھے شہزادی سورنگ پری کے کہنے کے



مطابق سب سے پہلے کاتش جادوگر بن کر اس کے محل پر قبضہ کرنا ہے۔ جب تک میں کاتش جادوگر نہیں بنوں گا اس وقت تک میں پاتال کے ساتوں دروازوں کی چابیاں جادوگر بونوں سے حاصل نہیں کر سکوں گا"۔ عمرو نے کہا۔

"آقا۔ آپ اس وقت وادی کالاخ میں ہیں۔ یہ جو غار ہے یہ سیدھا کاتش جادوگر کے محل کی طرف جاتا ہے۔ آپ جلد سے جلد کاتش جادوگر کا روپ بدل لیں اور غار کے اندر چلتے جائیں۔ غار کے آخری سرے پر جہاں غار بند ہو جاتا ہے۔ وہاں آپ کو ایک بڑی اور گول چٹان نظر آئے گی۔ اس چٹان پر ایک نیلے رنگ کی مکڑی کا نشان بنا ہوا ہے۔ آپ کاتش جادوگر کے روپ میں اس نیلی مکڑی کے نشان پر اپنا دایاں ہاتھ رکھیں گے تو گول چٹان وہاں سے غائب ہو جائے گی اور آپ کو کاتش جادوگر کا محل دکھائی دے جائے گا۔

کاتش جادوگر کا محل سونے چاندی اور ہیروں کا بنا ہوا ہے اور اس کا سارا محل انتہائی قیمتی ساز و سامان سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کو جگہ جگہ ہیرے جواہرات



اور سونا چاندی دکھائی دیں گے۔ لیکن آقا آپ بھول کر بھی وہاں موجود کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگائیں گے۔ کاتش جادوگر کے محل کی ہر چیز صرف نظروں کا فریب ہے۔ اگر آپ نے وہاں موجود کسی بھی چیز کو چھونے کی کوشش کی تو آپ فوری طور پر اپنی اصلی شکل و صورت میں آ جائیں گے۔ جیسے ہی آپ اپنی اصل حالت میں آئیں گے محل میں موجود کاتش جادوگر کے خفیہ محافظ اسی لمحے آپ کو ہلاک کر دیں گے۔ ان محافظوں سے بچنے کے لئے نہ میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں گا اور نہ زنبیل کی کوئی کراماتی چیز آپ کا ساتھ دے سکے گی اور نہ ہی ان غیبی محافظوں سے بچانے کے لئے شہزادی سورنگ پری اس محل میں آ سکے گی۔

"شہزادی سورنگ پری نے آپ کو جو ہدایات دی تھیں وہ میں ایک بار پھر آپ کے سامنے (دہرا) رہا ہوں تاکہ کاتش جادوگر کے محل میں آپ کوئی معمولی سی بھی غلطی نہ کر سکیں"۔ یہ سب کہہ کر محافظ بونا ایک لمحے کے لئے خاموش ہوا پھر اس نے عمرو عیار

سے مخاطب ہو کر دوبارہ کہنا شروع کر دیا۔

"آقا، آپ کاتش جادوگر کے محل میں جا کر وہاں نہ کسی چیز کو ہاتھ لگائیں گے اور نہ کسی سے کوئی بات کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کو سامری جادوگر کا ساتھی بھی پکارے آپ اس سے بھی کوئی بات نہیں کریں گے۔ محل میں جا کر آپ کو ان سات کمروں کو تلاش کرنا ہوگا جن کے رنگ الگ الگ ہیں۔ ہر کمرے کے فرش پر آپ کو ایک جادوگر بونے کی تصویر بنی ہوئی ملے گی۔ آپ اس جادوگر بونے کی تصویر کے دونوں پیروں پر اپنے پاؤں رکھیں گے۔ جیسے ہی آپ بونے کے پیروں پر پاؤں رکھیں گے جادوگر بونے کی آنکھیں زندہ ہو جائیں گی۔ وہ آپ کو کسی غلط جادوگر کے نام سے پکارے گا مگر آپ اس سے کہیں گے کہ آپ اس کے آقا کاتش جادوگر ہیں۔ پھر آپ اس جادوگر بونے کا نام لے کر اسے حکم دیں گے کہ وہ سامنے آ جائے۔ جب آپ جادوگر بونے کو اس کے اصلی نام سے پکاریں گے تو جادوگر بونا اسی وقت آپ کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔ جیسے ہی جادوگر بونا



آپ کے سامنے ظاہر ہو آپ اس کو حکم دیں گے کہ وہ پاتال کے دروازے کی چابی آپ کو دے دے۔ وہاں آپ کو دو باتوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ جس جادوگر بونے کو آپ اس کے اصلی نام سے پکار کر سامنے لائیں گے آپ اس سے پاتال کے اسی دروازے کی چابی طلب کریں گے جس کی چابی اس جادوگر بونے کے پاس ہوگی۔ مثلاً ایک جادوگر بونے کا نام بالو بونا ہے۔ اس کے پاس پاتال کے تیسرے دروازے کی چابی ہے جو لکڑی کی ہے۔ اگر آپ نے اس سے پتھر کی یا لوہے کی چابی مانگ لی تو آپ اسی لمحے جل کر ہلاک ہو جائیں گے۔ دوسری بات جس کا آپ کو خیال رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ وہ بونا چابی آپ کے حوالے کر کے فوراً وہاں سے غائب ہو جائے گا۔ مگر آپ کو وہاں اس وقت تک کھڑے رہنا ہوگا جب تک جادوگر بونا دوبارہ آپ کے سامنے ظاہر نہ ہو جائے۔ جادوگر بونا آپ کے سامنے دوبارہ ظاہر ہو کر آپ کو دوسری چابی دیتے ہوئے کہے گا کہ اس نے پہلے جو چابی دی تھی وہ غلط تھی اصلی چابی اب میں آپ کو



دے رہا ہوں۔ آپ اس سے دوسری چابی لے کر اسی وقت اسے واپس لوٹا دیں گے اور اس سے کہیں گے کہ یہ نقلی چابی ہے۔ پہلی چابی ہی اصلی چابی تھی۔ جیسے ہی آپ یہ کہیں گے اسی لمحے جادوگر بونا جل کر راکھ بن جائے گا تب آپ اس کمرے سے نکلیں۔ اسی طرح ساتوں کمروں میں آپ کے ساتھ یہی عمل دوہرایا جائے گا۔

جب آپ ساتوں چابیاں حاصل کر لیں گے تب آپ کاتش جادوگر کے شاہی کمرے میں چلے جانا۔ کاتش جادوگر کے شاہی کمرے میں جا کر آپ تین بار تالی بجائیں گے تو آپ کے سامنے ایک خوبصورت پری آ جائے گی۔ آپ اس پری سے کہنا کہ وہ اس کمرے کو پلٹ دے۔ پری جس کا نام پالکا پری ہے اسی وقت کمرے کی دیواریں، چھت اور فرش پلٹ دے گی اور آپ کے سامنے مٹی کا فرش آ جائے گا۔ فرش کے عین وسط میں آپ کو ایک دروازے کا چوکھا دکھائی دے گا جس پر مٹی کا تالا لگا ہوگا۔ آپ اس تالے کو مٹی کی چابی سے کھول لینا۔ تالا کھلتے ہی مٹی کا دروازہ خود بخود



کھل جائے گا۔ آپ کو وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں گی۔ وہ ایک ہزار سیڑھیوں کا زینہ ہوگا۔ اس زینے سے اتر کر آپ جب نیچے جائیں گے تو آپ پاتال کی پہلی تہہ میں پہنچ جائیں گے۔ جیسے ہی آپ آخری سیڑھی سے نیچے اتریں گے اسی وقت پاتال کے طلسم آپ کے سامنے کھل جائیں گے۔ آخری سیڑھی اترنے سے پہلے آپ کوالا سانپ والی بوتل زنبیل سے نکال لینا۔

کوالا سانپ آپ کو نہ صرف ان طلسمات کے بارے میں بتا دے گا بلکہ ان طلسمات کو فنا کرنے کے طریقے سے بھی آپ کو آگاہ کر دے گا۔" یہ سب بتا کر زنبیل کا محافظ بونا خاموش ہو گیا۔

"مجھے یہ ساری باتیں شہزادی سورنگ پری نے پہلے ہی بتا دی تھیں۔ تم نے اچھا کیا محافظ بونے کہ ان باتوں کو دوبارہ دوہرا دیا۔ میں نے ان ساری باتوں کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیا ہے۔ انشاء اللہ مجھے یقین ہے کہ کسی معاملے میں مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ تم مجھے ان جادوگر بونوں کے نام

سے مخاطب ہو کر دوبارہ کہنا شروع کر دیا۔
"آقا، آپ کاتش جادوگر کے محل میں جا کر وہاں
نہ کسی چیز کو ہاتھ لگائیں گے اور نہ کسی سے کوئی بات
کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کو سامری جادوگر کا
سایہ بھی پکارے آپ اس سے بھی کوئی بات نہیں
کریں گے۔ محل میں جا کر آپ کو ان سات کمروں کو
تلاش کرنا ہو گا جن کے رنگ الگ الگ ہیں۔ ہر
کمرے کے فرش پر آپ کو ایک جادوگر بونے کی تصویر
بنی ہوئی ملے گی۔ آپ اس جادوگر بونے کی تصویر کے
دونوں پیروں پر اپنے پاؤں رکھیں گے۔ جیسے ہی آپ
بونے کے پیروں پر پاؤں رکھیں گے جادوگر بونے کی
آنکھیں زندہ ہو جائیں گی۔ وہ آپ کو کسی غلط جادوگر
کے نام سے پکارے گا مگر آپ اس سے کہیں گے کہ
آپ اس کے آقا کاتش جادوگر ہیں۔ پھر آپ اس
جادوگر بونے کا نام لے کر اسے حکم دیں گے کہ وہ
سامنے آ جائے۔ جب آپ جادوگر بونے کو اس کے
اصلی نام سے پکاریں گے تو جادوگر بونا اسی وقت
آپ کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔ جیسے ہی جادوگر بونا



آپ کے سامنے ظاہر ہو آپ اس کو حکم دیں گے کہ
وہ پاتال کے دروازے کی چابی آپ کو دے دے۔
یہاں آپ کو دو باتوں کا خیال رکھنا ہو گا۔ جس جادوگر
بونے کو آپ اس کے اصلی نام سے پکار کر سامنے
لائیں گے آپ اس سے پاتال کے اسی دروازے کی
چابی طلب کریں گے جس کی چابی اس جادوگر بونے
کے پاس ہو گی۔ مثلاً ایک جادوگر بونے کا نام باٹو بونا
ہے۔ اس کے پاس پاتال کے تیسرے دروازے کی
چابی ہے جو لکڑی کی ہے۔ اگر آپ نے اس سے پتھر
یا فولاد کی چابی مانگ لی تو آپ اسی لمحے جل کر
خاک ہو جائیں گے۔ دوسری بات جس کا آپ کو
خیال رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ وہ بونا چابی آپ کے
حوالے کر کے فوراً وہاں سے غائب ہو جائے گا۔ مگر
آپ کو وہاں اس وقت تک کھڑے رہنا ہو گا جب تک
جادوگر بونا دوبارہ آپ کے سامنے ظاہر نہ ہو جائے۔
جادوگر بونا آپ کے سامنے دوبارہ ظاہر ہو کر آپ کو
دوسری چابی دیتے ہوئے کہے گا کہ اس نے پہلے جو
چابی دی تھی وہ غلط تھی اصلی چابی اب میں آپ کو



دے رہا ہوں۔ آپ اس سے دوسری چابی لے کر اسی
وقت اسے واپس لوٹا دیں گے اور اس سے کہیں گے
کہ یہ نقلی چابی ہے۔ پہلی چابی ہی اصلی چابی تھی۔
جیسے ہی آپ یہ کہیں گے اسی لمحے جادوگر بونا جل کر
راکھ بن جائے گا تب آپ اس کمرے سے نکلیں۔ اسی
طرح ساتوں کمروں میں آپ کے ساتھ یہی عمل
دوہرایا جائے گا۔

جب آپ ساتوں چابیاں حاصل کر لیں گے تب
آپ کاتش جادوگر کے شاہی کمرے میں چلے جانا۔ کاتش
جادوگر کے شاہی کمرے میں جا کر آپ تین بار تالی
بجائیں گے تو آپ کے سامنے ایک خوبصورت پری آ
جائے گی۔ آپ اس پری سے کہنا کہ وہ اس کمرے کو
پلٹ دے۔ پری جس کا نام پالارا پری ہے اسی وقت
کمرے کی دیواریں، چھت اور فرش پلٹ دے گی اور
آپ کے سامنے مٹی کا فرش آ جائے گا۔ فرش کے عین
وسط میں آپ کو ایک دروازے کا چوکھٹا دکھائی دے گا
جس پر مٹی کا تالا لگا ہو گا۔ آپ اس تالے کو مٹی کی
چابی سے کھول لینا۔ تالا کھلتے ہی مٹی کا دروازہ خود بخود



کھل جائے گا۔ آپ کو وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی
دیں گی۔ وہ ایک ہزار سیڑھیوں کا زینہ ہو گا۔ اس
زینے سے اتر کر آپ جب نیچے جائیں گے تو آپ پاتال
کی پہلی تہہ میں پہنچ جائیں گے۔ جیسے ہی آپ آخری
سیڑھی سے نیچے اتریں گے اسی وقت پاتال کے طلسم
آپ کے سامنے کھل جائیں گے۔ آخری سیڑھی اترنے
سے پہلے آپ کوبرا سانپ والی بوتل زنبیل سے نکال
لینا۔

کوبرا سانپ آپ کو نہ صرف ان طلسمات کے
بارے میں بتا دے گا بلکہ ان طلسمات کو فنا کرنے
کے طریقے سے بھی آپ کو آگاہ کر دے گا۔" یہ سب
بتا کر زنبیل کا محافظ بونا خاموش ہو گیا۔

"مجھے یہ ساری باتیں شہزادی سورنگ پری نے
پہلے ہی بتا دی تھیں۔ تم نے اچھا کیا محافظ بونے کہ
ان باتوں کو دوبارہ دوہرا دیا۔ میں نے ان ساری
باتوں کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیا ہے۔ انشاء
اللہ مجھے یقین ہے کہ کسی معاملے میں مجھ سے کوئی
غلطی نہیں ہو گی۔ تم مجھے ان جادوگر بونوں کے نام

بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ کس نام کے کس بونے کے
پاس کون سی چابی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے سب سے
پہلے کس جادوگر بونے کے پاس جا کر اس سے چابی
حاصل کرنی ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"سب سے پہلے آپ کو مٹی کے دروازے کی چابی
حاصل کرنی ہے۔ اس کمرے کا رنگ مٹیالا ہے اور اس
کمرے میں موجود جادوگر بونے کا نام زیونا بونا ہے۔
دوسری چابی پانی یعنی برف کی بنی ہوئی ہے۔ برف
کے بنے ہوئے اس کمرے میں جس جادوگر بونے کے
پاس برف کی چابی ہے اس کا نام سالونا بونا ہے۔
تیسری چابی لکڑی کی ہے جو پلو بونے کے پاس ہے
وہ کمرہ لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ اسی طرح چوتھا کمرہ پتھر کا
بنا ہوا ہوگا اس کمرے کے بونے کا نام شبلونا بونا
ہے۔ پانچویں چابی لوہے کی ہے جو لوہے کے کمرے
میں کلونا بونے کے پاس ہے۔ چھٹی چابی جو کہ
دھوئیں کی ہے دھوئیں کے کمرے میں نکونا بونے کے
پاس ہے اور آخری چابی آگ کی چابی ہے۔ آگ کے
بنے ہوئے اس کمرے کے بونے کا نام رابونا بونا



ہے"۔ محافظ بونے نے عمرو کو ترتیب سے ان جادوگر
بونوں کے نام بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نے سب کچھ خوب اچھی طرح سے
ذہن نشین کر لیا ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ طلسمات میں
مگر اگر کولا ساپ نے مجھے طلسمات کے بارے میں
بتانے سے انکار کر دیا تو میں کیا کروں گا"۔ عمرو
نے کہا۔

"کولا ساپ کو آپ نے شیشے کی جس بوتل میں
قید کر رکھا ہے اگر آپ اس بوتل کو گرم کریں گے تو
کولا ساپ ہر حال میں آپ کی مدد کے لئے آمادہ ہو
جائے گا"۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"بوتل گرم کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے"۔
عمرو عیار نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کی زنبیل میں سیاہ رنگ کی ایک لکڑی ہے
جسے آپ مشعل لکڑی کہتے ہیں۔ اس لکڑی کو جلا کر
اگر بوتل کے پیندے کے نیچے کریں گے تو بوتل
گرم ہو جائے گی۔ جب کولا ساپ جلنے لگے گا تو وہ
آپ کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہو جائے گا۔



محافظ بونے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں اس مہم کو سر کرنے کے
لئے پوری طرح سے تیار ہوں"۔ عمرو نے ایک طویل
سانس لے کر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ زنبیل
کے محافظ بونے نے چونکہ اس کے ذہن کی تمام
خلشوں کو دور کر دیا تھا اس لئے عمرو عیار واقعی اب
اس مہم کو سر کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا ورنہ جن
حالات سے وہ گزر کر آیا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ
وہ اس مہم سے دستبردار ہو جائے۔

"ہاں محافظ بونے ایک اور بات میں تم سے پوچھنا
بھول ہی گیا تھا۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ
شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی بیٹی کو سامری
جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لانے کے لئے جا رہا
ہوں۔ اس سے تو ملکہ حیرت جادو کو خوش ہونا چاہئے
تھا۔ مگر بجائے خوش ہونے کے ملکہ حیرت جادو
ہلاک کرنے آ گئی تھی۔ کیا ملکہ حیرت جادو اور
افراسیاب نہیں چاہتے کہ ان کی بیٹی سیاہ معبد سے
واپس آئے یا یہ بات انہیں معلوم ہی نہیں ہے



کہ میں ان کی بیٹی کو سیاہ معبد سے واپس لانے جا رہا
ہوں"۔ عمرو عیار نے خیال آنے پر زنبیل کے محافظ
بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب کو اس بات
کا پتہ ہے آقا کہ آپ ان کی بیٹی کو سیاہ معبد سے
واپس لانا چاہتے ہیں۔ مگر آپ کو ہلاک کرنے کا حکم
ملکہ حیرت جادو کو سامری جادوگر کے سائے نے دیا
تھا۔ سامری جادوگر کی روح جو اپنے ہی بت میں
محصور ہے۔ بت کے ٹوٹتے ہی آزاد ہو جائے گی اور
اسے انتہائی اذیت ناک عذاب بھگتنے پڑیں گے۔
شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو یہ غلط فہمی ہو
گئی تھی کہ اگر وہ آپ کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو
جاتے ہیں تو سامری جادوگر کی روح ان سے خوش ہو
جائے گی اور ہو سکتا ہے آپ کی ہلاکت کی خوشی میں
سامری جادوگر کی روح خود ہی شہزادی ساسان کو سیاہ
معبد سے آزاد کر کے ان کے پاس واپس بھیج دے"۔
محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے"۔ عمرو نے سمجھ جانے والے

انداز میں سر ہلا کر کہا۔

"آقا۔ شہنشاہ افراسیاب سمجھ رہا ہے کہ شیطانی آگ سے ملکہ حیرت جادو تو بچ نکلی ہے مگر اس آگ کی زد سے آپ نہیں بچ پائے تھے اور اس آگ نے آپ کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اصل میں۔ میں نے آپ کی جگہ جس جادوگر کو اس آگ میں پھینک کر جلایا تو شہنشاہ افراسیاب کو اس جادوگر کی وہاں جلی ہوئی ہڈیاں ملی تھیں۔ جنہیں وہ آپ کی ہڈیاں سمجھ رہا ہے۔ ان ہڈیوں کو دیکھ کر اسے یقین ہو گیا ہے کہ شیطانی آگ میں آپ جل کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس لئے وہ بے حد خوش ہے اور اسی خوشی میں اس نے طلسم ہوشربا میں چراغاں کرنے اور جشن منانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ اسے معلوم ہو کہ آپ زندہ ہیں اور وہ آپ کے لئے پھر کسی پریشانی کا باعث بنے آپ شہزادی سورنگ پری کی دی ہوئی سرخ نگینے والی انگوٹھی کی مدد سے کاتش جادوگر کا روپ دھار لیں۔ کاتش جادوگر کا روپ دھار کر اس کے محل میں چلے جائیں"۔ محافظ بونے نے کہا اور اس سے یہ سن کر



شہنشاہ افراسیاب اس کی موت کی خوشی میں طلسم ہوشربا میں جشن منا رہا ہے عمرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"جشن۔ ہونہہ۔ میں ایک بار شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لے آؤں پھر میں خود شہنشاہ افراسیاب سے کہوں گا کہ وہ میری اور شہزادی ساسان جادو کی شادی کے اہتمام میں طلسم ہوشربا میں چراغاں کرے اور جشن منائے"۔ عمرو نے کہا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے آقا"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے عمرو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تم زنبیل میں واپس چلے جاؤ"۔ عمرو نے کہا۔ اسی لمحے محافظ بونا اچھلا اور عمرو کی زنبیل میں چلا گیا۔ عمرو کچھ لمحے سوچتا رہا پھر وہ ہاتھ اٹھا کر شہزادی سورنگ پری کی دی ہوئی سرخ نگینے والی انگوٹھی کو دیکھنے لگا۔

"طلسمی انگوٹھی۔ مجھے کاتش جادوگر بنا دو"۔ عمرو عیار نے سرخ نگینے والی انگوٹھی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سرخ نگینہ چمکا اور عمرو عیار کی آنکھوں کے سامنے



اندھیرا چھا گیا۔

"ارے۔ میری آنکھیں"۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے عمرو عیار کو اپنے خدوخال تبدیل ہوتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ وہ اپنی جگہ ساکت ہو گیا اور سمجھ گیا کہ سرخ نگینے والی انگوٹھی نے اپنا عمل شروع کر دیا ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس کی آنکھوں کے سامنے پردہ ڈال دیا گیا تھا۔ اب اس پردے کی آڑ میں اس کے خدوخال بدل رہے تھے اور وہ عمرو عیار سے کاتش جادوگر کا روپ دھار رہا تھا۔ چند لمحوں تک عمرو عیار کو اپنے جسم میں تبدیلی ہوتی ہوئی معلوم ہوتی رہی پھر جس طرح اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آیا تھا اسی طرح اچانک دور بھی ہو گیا۔ عمرو نے چونک کر دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ واقعی حیران رہ گیا کہ اس کی شکل و صورت اور اس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ اس کا سارا جسم کاتش جادوگر جیسا بن چکا تھا۔ یہاں تک کہ عمرو عیار نے جس کاتش جادوگر کو اپنی زنبیل میں قید کیا تھا اس وقت اس نے جو لباس پہن رکھا تھا بالکل ویسا ہی لباس عمرو عیار کے جسم پر



آ گیا تھا۔

"زبردست۔ یہ ہوئی ناں بات۔ یہ انگوٹھی تو بڑے کام کی چیز ہے"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

عمرو نے مڑ کر دیکھا۔ غار کا دہانہ اس سے کچھ ہی دور تھا جبکہ دوسری طرف غار دور تک اندر ہی اندر جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمرو نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور غار کے اندرونی حصے کی طرف قدم اٹھانے لگا۔

غار آگے جا کر مڑ گیا تھا۔ عمرو عیار جوں جوں آگے بڑھتا جا رہا تھا غار تنگ اور تاریک ہوتا جا رہا تھا۔

عمرو نے زنبیل سے ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی لکڑی نکال لی تھی۔ اس لکڑی کا نام مشعل لکڑی تھا۔ لکڑی کے سرے پر آگ جل رہی تھی جس کی روشنی میں عمرو کو غار میں چلنے میں کوئی دشواری نہیں ہو رہی تھی۔ غار شیطان کی آنت کی طرح لمبا تھا مگر عمرو نے ہمت ہارنا سیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ مسلسل آگے بڑھتا رہا۔ مسلسل اور کافی دیر تک چلتے رہنے کے بعد آخرکار عمرو عیار غار کے آخری سرے تک پہنچ گیا۔



غار کے سرے پر واقعی ایک گول اور بہت بڑا پتھر دکھائی دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے غار کے اس دہانے پر خاص طور پر اس گول پتھر کو رکھ کر غار بند کیا گیا ہو۔

عمرو مشعل لکڑی لئے ہوئے اس گول پتھر کے قریب آ گیا۔ پتھر پر ایک جگہ نیلے رنگ کی لکڑی بنی ہوئی تھی۔ عمرو نے اپنا دایاں ہاتھ اس لکڑی کے نشان پر رکھ دیا۔ جیسے ہی عمرو نے نیلی لکڑی کے نشان پر ہاتھ رکھا اچانک ایک دھماکا ہوا اور گول پتھر جس نے غار کے دہانے کو بند کر رکھا تھا دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا۔

دہانے سے جیسے ہی گول پتھر غائب ہوا غار اچانک تیز روشنی سے بھر گیا تھا۔ غار کے دوسری طرف ایک وسیع و عریض اور نہایت خوبصورت وادی تھی۔ جہاں ہر طرف سرسبز درخت، پھول اور بیل بوٹے دکھائی دے رہے تھے۔ ان بیل پھولوں کے بوٹوں کے وسط میں عمرو عیار کو ایک بہت بڑا اور انتہائی عالیشان محل دکھائی دینے لگا جس کے بڑے بڑے گنبد



اور کلس دور سے ہی چمکتے دکھائی دے رہے تھے۔ محل سنہری رنگ کا تھا۔ سامنے محل کی طرف جانے کے لئے سنگ مرمر کا ایک نہایت خوبصورت راستہ بنا ہوا تھا جس کے دائیں بائیں خوبصورت اور رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے۔ ان پھولوں کے دوسری طرف خوبصورت فوارے تھے جن سے رنگ برنگا پانی اچھل رہا تھا۔

وہ منظر اس قدر حسین تھا کہ عمرو عیار اس منظر میں کھو سا گیا تھا۔ سنگ مرمر کے راستے پر دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے چبوترے بنے ہوئے تھے جن پر دور تک طلسمی محافظ چپ چاپ کھڑے نظر آ رہے تھے۔ ان طلسمی پتلوں کے ہاتھوں میں بڑے بڑے نیزے تھے۔ ان کے علاوہ اس راستے پر اور محل کے ارد گرد بے شمار جادوئی چیتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔

بہت خوب۔ کاتش جادوگر نے رہنے کے لئے اپنے لئے یہاں واقعی جنت بنا رکھی ہے۔ عمرو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ وہ حیرت سے سر اٹھا کر چاروں طرف دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ آیا۔ جیسے ہی عمرو آگے



بڑھا ایک بار پھر دھماکا ہوا اور اس غار کے دہانے پر پھر وہی گول پتھر آ نمودار ہوا جو عمرو عیار کا ہاتھ لگتے ہی غائب ہو گیا تھا۔

عمرو عیار نہایت شان سے چلتا ہوا سنگ مرمر کے بنے ہوئے راستے کی طرف آیا تو اس راستے پر موجود طلسمی چیتے اسے کاتش جادوگر سمجھ کر جھک جھک کر سلام کرنے لگے۔ عمرو ان پر توجہ دیئے بغیر محل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ محل کے قریب پہنچا تو وہاں موجود طلسمی چیتے اس کے احترام میں دائیں بائیں ہو گئے اور انہوں نے بھی کاتش جادوگر کو جھک جھک کر سلام کرنا شروع کر دیا۔

محل کا دروازہ سونے کا تھا اور اس پر بڑے بڑے اور نہایت خوبصورت ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ جن سے رنگ برنگی اور نہایت خوبصورت روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔ اتنے بڑے بڑے اور رنگ برنگی روشنیاں بکھیرنے والے ہیروں کو دیکھ کر عمرو عیار کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ان ہیروں پر جھپٹ پڑے اور انہیں نوچ نوچ کر اپنی

سدا کی بھوک زنبیل میں ڈال لے مگر وہ دل پر جبر
کئے رہا کیونکہ شہزادی سورنگ پری اور زنبیل کے
محافظ ہونے نے بڑی سختی سے اسے کاتش جادوگر کے
محل کی کسی چیز کو ہاتھ لگانے سے منع کیا تھا۔ محافظ
ہونے نے عمرو عیار کو بتا دیا تھا کہ یہ سب کچھ صرف
نظروں کا فریب تھا۔ محل اور محل کی ہر چیز جادوئی
تھی۔ جن کو حاصل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اور
اس سے عمرو عیار جل کر بھسم ہو سکتا تھا۔

عمرو جیسے ہی سونے کے بنے ہوئے محل کے بڑے
پھاٹک نما دروازے کے قریب پہنچا اس کے لئے دروازہ
خود بخود کھلتا چلا گیا۔ جونہی دروازہ کھلا اور عمرو کی نظر
محل پر پڑی اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔
محل کے اندر جانے والے راستے میں پھولوں کی پتیوں
کی طرح خوبصورت اور انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات
بکھرے ہوئے تھے۔ محل میں موجود سارا سامان
سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کا تھا۔ عمرو عیار ان
سب چیزوں کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

محل میں انتہائی خوبصورت پریاں موجود تھیں۔



عمرو آگے بڑھا تو ان پریوں نے جھک جھک کر
عمرو عیار کو کاتش جادوگر سمجھ کر سلام کرنا شروع کر
دیا۔ پھر ان میں سے ایک نہایت خوبصورت پری
آگے بڑھی اور عمرو عیار کے قریب آ گئی۔ اس نے گلابی
رنگ کا نہایت خوبصورت لباس پہن رکھا تھا جس پر
سونے کی تاریں اور چھوٹے چھوٹے ہیرے موتی ٹکے
ہوئے تھے۔ پری انتہائی نفیس اور قیمتی زیورات سے
آراستہ تھی۔ اس کے سر پر ہیروں کا بنا ہوا ایک
نہایت خوبصورت تاج بھی تھا۔ یہی نہیں محل میں
نظر آنے والی ہر کنیز اور ہر پری سونے، چاندی اور
ہیرے جواہرات کے زیورات سے آراستہ تھی۔ یوں
لگ رہا تھا جیسے کاتش جادوگر ساری دنیا کے خزانے
اکٹھے کر کے اس محل میں لے آیا ہو۔

محل کے در و دیوار، ستون اور استعمال کی ہر چیز
سونے چاندی کی تھی۔ اگر وہ ساری چیزیں اصلی
ہوتیں اور عمرو عیار ان کو اکٹھا کر کے اپنی زنبیل میں
ڈال لیتا تو اس کی آنے والی سینکڑوں نسلیں ہزاروں
سال تک عیش و آرام کی زندگی بسر کر سکتی تھیں۔



"اے کاش، یہ سب کچھ اصلی ہوتا"۔ عمرو نے دل
ہی دل میں تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

گلابی لباس والی خوبصورت پری کے ہاتھوں پر
پھولوں کا ایک گلدستہ تھا۔ وہ عمرو عیار کے سامنے آ کر
رکوع کے بل جھک گئی تھی۔

"نتھاکی پری آقا کاتش جادوگر کی خدمت میں سلام
پیش کرتی ہے اور پھولوں کا یہ گلدستہ کنیز آقا کی
خدمت میں حقیر نذرانے کے طور پر لائی ہے"۔ گلابی
لباس والی پری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے اور انتہائی
شیریں انداز میں کہا۔ اس پری کی بات سن کر
عمرو عیار پریشان ہو گیا تھا۔ پری اسے پھولوں کا گلدستہ
پیش کر رہی تھی اور عمرو کو شہزادی سورنگ پری اور
زنبیل کے محافظ ہونے نے محل کی کسی بھی چیز کو
ہاتھ لگانے سے منع کر رکھا تھا۔ نہ ہی عمرو کو اس
بات کی اجازت تھی کہ وہ محل کے کسی باسی کی کسی
بات کا جواب دے۔ مگر اب گلابی لباس والی
خوبصورت پری جس نے اپنا نام نتھاکی پری بتایا تھا
اس کے عین سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔ پری نے



پھولوں کا گلدستہ دونوں ہاتھوں پر رکھ کر عمرو عیار کی
جانب بڑھا دیا تھا۔

عمرو سوچ رہا تھا کہ اگر اس نے نتھاکی پری سے
پھولوں کا گلدستہ نہ لیا تو وہ اسے اپنی توہین ہی نہ
سمجھے۔ ویسے بھی عمرو عیار کو ان پریوں کے بارے میں
نہ شہزادی سورنگ پری نے کچھ بتایا تھا اور نہ زنبیل
کے محافظ ہونے نے۔ جس طرح نتھاکی پری عمرو عیار
کے سامنے آئی تھی اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کاتش
جادوگر کے لئے کوئی خاص حیثیت رکھتی تھی۔

"اب میں کیا کروں۔ اس پری سے گلدستہ لوں یا
نہ لوں"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں سوچا۔ پھر
اس نے کچھ سوچ کر نتھاکی پری سے گلدستہ لینے کے
لئے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر دیئے۔ نتھاکی پری نے
جیسے ہی نہایت ادب سے پھولوں کا گلدستہ رکھنا چاہا
عمرو نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کر لئے۔ نتھاکی پری
اپنی طرف سے گلدستہ عمرو کے ہاتھوں پر رکھ چکی
تھی۔ عمرو نے جیسے ہی ہاتھ پیچھے کئے پھولوں کا گلدستہ
نیچے جا پڑا اور جیسے ہی گلدستہ زمین پر گرا ایک

شعلہ سا چمکا اور پھولوں کا گلدستہ جل کر راکھ بن گیا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ آقا۔ مم۔ میں۔ میں ——"

پھولوں کے گلدستے کو اس طرح زمین پر گرتے اور جل کر راکھ ہوتے دیکھ کر تماشائی پری بوکھلا گئی اور سہمی ہوئی نظروں سے کاتش جادوگر کی جانب دیکھنے لگی۔

عمرو عیار جان بوجھ کر تماشائی پری کی جانب غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا جیسے پھولوں کا گلدستہ زمین پر گرنے میں اسی کا قصور ہو۔

"آقا۔ مم۔ میں۔ میں ——" تماشائی پری نے پھر ہکلا کر کہا۔ عمرو نے اسے غضبناک نظروں سے دیکھتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے ایک طرف ہٹنے کو کہا تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں دائیں طرف ہو گئی۔ عمرو نے غصے سے سر جھٹکا اور آگے بڑھ گیا۔ تماشائی پری اپنی جگہ کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی اور خوفزدہ نظروں سے کاتش جادوگر کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کی بھی واضح جھلکیاں نظر آ رہی تھیں کیونکہ کاتش جادوگر اس کی غلطی پر



اسے کچھ کہے بغیر خاموشی سے آگے بڑھا جا رہا تھا۔ ورنہ کاتش جادوگر کسی کی غلطی اس آسانی سے بخش دیتا یہ ممکن ہی نہیں تھا۔ تماشائی پری کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کاتش جادوگر کی بجائے کسی اور کو دیکھ رہی ہو۔ مگر یہ کیسے ممکن تھا۔ کاتش جادوگر کی شکل و صورت۔ اس کا قد کاٹھ۔ اس کی چال ڈھال کاتش جادوگر ہی کی تھی اور پھر وہ کوئی اور کیسے ہو سکتا تھا۔

تماشائی پری نے سر جھٹکا اور پھر ادھر ادھر دیکھ کر اپنی جان بچ جانے کی خوشی میں تیزی سے ایک کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جیسے اسے ڈر ہو کہ اگر وہ یہاں رکی رہی تو کاتش جادوگر واپس آ کر اسے جلا کر بھسم ہی کر دے گا۔





محل کی شان اور محل میں بکھرے ہوئے خزانوں کو دیکھ کر عمرو عیار پاگل ہوا جا رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ اس سارے محل کو ہی اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈال کر وہاں سے بھاگ جاتا۔ اس نے گھوم پھر کر سارے محل کو دیکھ لیا تھا مگر وہ سات کمرے کہیں دکھائی نہیں دیئے تھے جن میں جادوگر بونوں کی تصویریں تھیں۔ محل کے تہہ خانے بھی خزانوں سے بھرے ہوئے تھے۔ جنہیں دیکھ کر عمرو عیار کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔



"ہونہہ۔ کیا یہ ضروری ہے کہ یہ خزانے بھی جادوئی ہوں"۔ تہہ خانے کے خزانے دیکھ کر عمرو عیار نے سوچا۔ پھر اس نے جھک کر ہیروں کے ڈھیر سے ایک ہیرے کو اٹھانا چاہا کہ اسی وقت زنبیل کے محافظ بونے کی کڑکتی ہوئی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"خبردار عمرو عیار۔ کیوں بے موت مرنا چاہتے ہو"۔

"ہونہہ۔ تو میں کیا کروں۔ جہاں ہر طرف خزانے ہی خزانے بکھرے ہوئے ہیں۔ میری زنبیل میں ان خزانوں کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ کم از کم ایک آدھ خزانے کو اٹھانے کی تو مجھے اجازت دی جائے"۔ عمرو نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمرو عیار۔ یہ سب جادوئی خزانے ہیں۔ ان کو ہاتھ لگاتے ہی تم اصل حالت میں آ جاؤ گے۔ پھر تمہیں محل کے تمام خوفناک محافظوں سے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکے گی"۔ محافظ بونے کی کڑکدار آواز سنائی دی اور عمرو عیار نے منہ بنا لیا۔

"لگتا ہے تم اور شہزادی سورنگ پری میرے صبر

کا امتحان لے رہے ہو۔ اتنے بڑے بڑے خزانوں کو
میں یہیں چھوڑ دوں یہ کیسے ممکن ہے۔" عمرو نے
غصیلے لہجے میں کہا۔
"بے موت مرنے کو اتنا ہی دل چاہ رہا ہے تو جو
مرضی کرو۔ میں تمہیں نہیں روکوں گا۔" محافظ بونے
نے غصے سے کہا۔
"ہونہہ، کیوں غصہ کر رہے ہو محافظ بونے۔ یہیں
امتحان میں کوئی خزانہ۔ یہ بتاؤ وہ سات کمرے کہاں
ہیں جن میں جادوگر بونوں کی تصویریں ہیں۔ میں نے
تو سارا محل چھان مارا ہے مجھے تو وہ کمرے کہیں دکھائی
نہیں دیئے۔" عمرو نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"آقا آپ نے محل اور محل کے تہہ خانے دیکھے
ہیں۔ ابھی تک آپ محل کی چھت پر نہیں گئے۔"
اس بار محافظ بونے نے عمرو کو مانتے دیکھ کر
عزت و تکریم سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔
"چھت پر۔ اوہ تو کیا وہ کمرے محل کی چھت پر
ہیں۔" عمرو نے چونک کر کہا۔ پھر عمرو اثبات میں سر
ہلا کر خزانوں کو حسرت زدہ نظروں سے دیکھتا ہوا



کمروں سے باہر آ گیا۔ پھر وہ محل کے اس حصے کی
طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے چاندی کی سیڑھیاں محل
کی چھت پر جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں چڑھ کر عمرو محل
کی چھت پر آیا تو اسے چھت کی شمالی سمت میں سات
کمروں کے دروازے دکھائی دیئے۔ چھت پر بھی کئی
محافظ چیتے اور پریاں موجود تھیں۔ عمرو نے اشارے
سے ان سب کو وہاں سے جانے کا حکم دیا تو وہ اسے
سلام کرتے ہوئے چھت سے اترتے چلے گئے۔
ساتوں کمرے ایک قطار میں تھے اور ان کے
دروازے بند تھے۔
"محافظ بونے، ان کمروں کے دروازے تو بند ہیں۔
مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ ان میں سے مٹی کا کمرہ کون سا
ہے۔ پتھر کا کون سا اور لوہے کا کون سا۔" عمرو نے
زنبیل کے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ لیکن
اس بار محافظ بونے نے عمرو کی بات کا کوئی جواب
نہیں دیا تھا۔ عمرو نے ایک دو بار محافظ بونے کو پھر
پکارا مگر زنبیل کا محافظ بونا بالکل خاموش تھا وہ شاید
اب عمرو عیار کو مزید کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا۔



"ہونہہ۔ مجھے خود ہی دیکھنا پڑے گا مٹی کا بنا ہوا
کمرہ کون سا ہے۔ لکڑی کا کون سا ہے اور لوہے کا کون
سا ہے۔" عمرو عیار نے سر جھٹک کر کہا۔ اس نے
زنبیل سے سرمہ دانی نکالی۔ سرمہ دانی سے سرمچو نکال
کر اس نے آنکھوں میں سرمہ لگایا اور سرمے دانی کو
بند کر کے اس نے دوبارہ زنبیل میں رکھ لیا۔
عمرو نے ایک دو بار آنکھیں جھپکیں اور پھر ایک
کمرے کے دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے آنکھوں
میں جو سرمہ لگایا تھا وہ سلیمانی سرمہ تھا جس کے
لگانے سے عمرو عیار کی نظریں بے حد تیز ہو گئی تھیں۔
اب وہ دیواروں کے آر پار بھی آسانی سے دیکھ سکتا
تھا۔
کمرے کے دروازے کے قریب آ کر اس نے کمرے
میں جھانکا۔ وہ کمرہ لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ عمرو دوسرے
کمرے کے دروازے کے قریب چلا گیا۔ وہ کمرہ لوہے کا
تھا۔ تیسرے کمرے کے قریب آ کر عمرو نے اندر جھانکا
تو اسے اس کمرے کی دیواریں، چھت اور فرش مٹی کا
بنا نظر آیا۔



"یہ مٹی کا کمرہ ہے۔ مجھے سب سے پہلے اسی کمرے
میں جانا ہے۔" عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے
آگے بڑھ کر دروازے کے کنڈے کو ہاتھ لگانا چاہا مگر
اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ کنڈے پر پڑتا کمرے کا
دروازہ زوردار چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ خود بخود کھلتا
چلا گیا۔ دروازے کو خود بخود کھلتے دیکھ کر عمرو نے
جلدی سے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔
عمرو چند لمحے کھلے ہوئے دروازے سے مٹی کے بنے
ہوئے کمرے کو دیکھتا رہا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کو دل
ہی دل میں یاد کیا اور اس کمرے میں داخل ہو گیا۔
اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرے کا دروازہ
خود بخود بند ہو گیا۔ جیسے ہی کمرے کا دروازہ بند ہوا
کمرے میں یکلخت گھپ اندھیرا چھا گیا۔ کمرے میں اس
طرح اچانک اندھیرا چھاتے دیکھ کر عمرو عیار بے اختیار
اچھل پڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ گھبراہٹ
دوڑنے لگی تھی۔

جس طرح رات کے اندھیرے کے بعد صبح کی روشنی پھیلتی ہے بالکل اسی طرح عمرو عیار کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا دور ہوتا جا رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں عمرو اس اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو گیا تھا۔ اس قدر اندھیرے میں عمرو کو سلیمانی سرمے کی وجہ سے دکھائی دے رہا تھا۔ اگر اس نے آنکھوں میں سلیمانی سرمہ نہ لگایا ہوتا تو اس قدر اندھیرے میں وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اچانک عمرو عیار کی نظر زمین پر پڑی جہاں اسے



ایک عجیب و غریب اور انتہائی بدشکل بونے کی تصویر بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے خنجر کی نوک سے نہایت صفائی کے ساتھ زمین پر بونے کی تصویر بنائی ہو۔ بونے کی آنکھیں کھلی تھیں مگر وہ بالکل بے جان تھیں۔ عمرو چند لمحے غور سے بونے کی تصویر کو دیکھتا رہا پھر اس نے آگے بڑھ کر اس جادوگر بونے کی تصویر کے دائیں پیر پر اپنا بایاں پیر اور اس کے بائیں پیر پر اپنا دایاں پیر رکھ دیا۔ جیسے ہی عمرو نے بونے کے پیروں پر اپنے پیر رکھے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اور ان میں جیسے زندگی کے آثار نمودار ہو گئے۔ اس کی آنکھیں یکلخت خون کی طرح سرخ ہو گئی تھیں۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر عمرو عیار کو گھورنا شروع ہو گیا تھا۔

"سانگو جادوگر، کیوں آئے ہو یہاں"۔ اچانک کمرے میں ایک کڑکتی ہوئی آواز ابھری۔

"میں سانگو جادوگر نہیں، کاش جادوگر ہوں زونا بونے۔ میرے سامنے آؤ"۔ عمرو نے بونے کی سرخ سرخ آنکھوں کی طرف گھورتے ہوئے جواباً انتہائی



سخت لہجے میں کہا۔ جیسے ہی عمرو نے اس بونے کا اصل نام لیا اچانک زمین پر بنی ہوئی بونے کی تصویر غائب ہو گئی اور اچانک وہاں ایک دھماکا سا ہوا اور عمرو کے سامنے ایک بونا نمودار ہوا۔ اس بونے کی شکل و صورت اس تصویر جیسی تھی جو چند لمحے قبل زمین پر بنی ہوئی تھی۔

"زونا بونا حاضر ہے آقا۔ حکم"۔ زونا بونے نے جھک کر عمرو کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"زونا بونے پاتال کے مٹی کے دروازے کی چابی لاؤ جلدی"۔ عمرو نے جادوگر بونے زونا کو گھورتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا"۔ زونا بونے نے کہا اس نے اپنے پیٹ کو زور زور سے دباتے ہوئے عجیب عجیب سے انداز میں منہ بنانا شروع کر دیا۔ پھر اچانک اس نے منہ میں ہاتھ ڈال کر ایک مٹی کی چابی نکالی اور عمرو عیار کی طرف بڑھا دی۔

"لیں آقا مٹی کی چابی"۔ زونا بونے نے مٹی کی



چابی عمرو عیار کو دیتے ہوئے کہا۔ عمرو نے اس سے جلدی سے چابی لے کر اپنی زنبیل میں ڈال لی۔ اسی لمحے زونا بونا وہاں سے غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد زونا بونا دوبارہ وہاں نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک اور مٹی کی چابی دکھائی دے رہی تھی۔

"معاف کریں آقا، میں نے آپ کو پہلے جو چابی دی تھی وہ نقلی تھی۔ یہ لیں اصلی چابی اور پہلے والی چابی مجھے واپس دے دیں"۔ زونا بونے نے کہا۔ عمرو نے اس سے دوسری چابی پکڑی اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔

"نہیں زونا بونے، پہلے والی چابی اصلی تھی۔ یہ چابی نقلی ہے"۔ عمرو نے دوسری چابی زونا بونے کو واپس کرتے ہوئے کہا۔ زونا بونے نے منہ بناتے ہوئے عمرو سے چابی واپس پکڑ لی۔ اسی لمحے ایک کڑاکا سا ہوا اور زونا بونا جل کر راکھ بنتا چلا گیا۔

جیسے ہی زونا بونا جل کر راکھ ہوا اسی لمحے چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر عمرو عیار ایک لمحہ بھی ضائع

کے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر عمرو جیسے ہی
کمرے سے باہر نکلا یکلخت تیز روشنی سی چمکی اور سات
کمروں میں سے وہ کمرہ اچانک وہاں سے غائب ہو گیا
جس میں سے عمرو نے زونا بونے سے مٹی کی چابی
حاصل کی تھی۔

مٹی کی چابی حاصل کرنے کے بعد عمرو عیار دوسرے
کمروں میں جھانکنے لگا۔ ایک کمرہ شیشے جیسا تھا۔ عمرو
سمجھ گیا کہ اسے پانی یعنی برف کی چابی اس کمرے سے
حاصل ہو گی۔ چنانچہ وہ آگے بڑھا تو کمرے کا دروازہ
خود بخود کھل گیا۔ عمرو اس کمرے میں داخل ہوا تو اس
کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا اور کمرے میں پہلے کی طرح
گھپ اندھیرا پھیل گیا۔ لیکن یہ اندھیرا چند لمحوں تک
ہی طاری رہا تھا۔ سلیمانی سرمے کی وجہ سے عمرو کی
آنکھیں جلد ہی اس اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو
گئی تھیں۔

زمین پر پہلے کمرے کی طرح ایک بونے کی تصویر
بنی ہوئی تھی۔ وہ بونا ہوبہو زونا بونے جیسا ہی تھا۔
عمرو نے اس کے پیروں پر اپنے پیر رکھے تو اس بونے



کی آنکھیں بھی روشن ہو گئیں اور وہ عمرو عیار کو
خونخوار نظروں سے گھورنے لگا۔

"ہاکو جادوگر، کیوں آئے ہو یہاں"۔ کمرے میں
ایک تیز اور خوفناک آواز ابھری۔

"میں ہاکو جادوگر نہیں کاتش جادوگر ہوں سالونا
بونے۔ میرے سامنے آؤ جلدی"۔ عمرو نے جواباً کڑکدار
لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے پیروں کے نیچے سے
سالونا بونے کی تصویر غائب ہو گئی اور اس تصویر جیسا
ایک بونا جھماکے سے عمرو عیار کے سامنے آ گیا۔

"سالونا بونا حاضر ہے آقا۔ حکم"۔ سالونا بونے نے
زونا بونے کی طرح جھک کر عمرو عیار کو سلام کرتے
ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سالونا بونے۔ پاتال کے دوسرے دروازے کو
کھولنے والی برف کی چابی لاؤ"۔ عمرو نے کہا۔

"ابھی لیجیے آقا"۔ سالونا بونے نے کہا اور اس نے
بھی زونا بونے کی طرح منہ سے ایک شیشے کی طرح
چمکتی ہوئی برف کی چابی نکال کر عمرو عیار کو دے دی۔
جسے عمرو نے زنبیل میں رکھنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔



جب تک برف کی چابی زنبیل میں رہتی اس وقت
تک وہ پگھل کر پانی نہیں بن سکتی تھی۔ اگر عمرو عیار
اسے زیادہ دیر ہاتھ میں رکھتا تو شاید برف پگھل کر
پانی بن جاتی اور عمرو عیار کی دوسری چابی ضائع ہو
جاتی۔

سالونا بونا برف کی چابی عمرو عیار کو دے کر اچانک
غائب ہو گیا تھا مگر اس نے دوبارہ وہاں ظاہر ہونے
میں دیر نہیں لگائی تھی اس کے ہاتھ میں ایک اور
برف کی چابی تھی۔

"معاف کریں آقا۔ یہ اصلی چابی ہے۔ میں نے
پہلے آپ کو جو چابی دی تھی وہ نقلی تھی۔ آپ یہ
اصلی چابی لے کر نقلی چابی مجھے دے دیں"۔ سالونا
بونے نے کہا۔

عمرو نے پہلے کی طرح اس سے چابی لی اسے الٹ
پلٹ کر دیکھا اور پھر وہ چابی واپس سالونا بونے کو
دے دی۔

"نہیں سالونا بونے۔ یہ نقلی چابی ہے۔ پہلے والی
چابی ہی اصلی چابی تھی"۔ عمرو نے کہا۔ عمرو کی بات



سن کر سالونا بونے نے برا سا منہ بنا لیا۔ اسی لمحے
ایک کڑاکا سا ہوا اور زونا بونے کی طرح سالونا بونا
بھی جل کر راکھ ہو گیا۔

سالونا بونے کے راکھ بنتے ہی کمرے کا دروازہ
چرچراہٹ کی آواز پیدا کرتے ہوئے خود بخود کھل گیا
تھا۔ دروازہ کھلتے ہی عمرو عیار تیزی سے کمرے سے باہر
نکل آیا۔ اس کا کمرے سے باہر نکلنا تھا کہ یکبارگی تیز
روشنی چمکی اور دوسرا کمرہ بھی وہاں سے غائب ہو گیا۔

مٹی اور برف کی چابی حاصل کرکے عمرو لکڑی کے
بنے ہوئے تیسرے کمرے میں چلا گیا۔ اس کمرے میں
اسے ہالو نامی بونے سے لکڑی کی چابی حاصل کرنا
تھی۔ اس کمرے میں بھی ہالو بونے نے پہلے دو بونوں
کی طرح عمرو کا غلط نام پکارا تھا۔ عمرو نے اسے بتایا
کہ وہ کاتش جادوگر ہے تو ہالو بونا عمرو کے سامنے آ
گیا۔ عمرو نے اس سے لکڑی کی چابی مانگی تو ہالو بونے
نے منہ سے لکڑی کی چابی نکال کر بغیر چوں چرا کیے
عمرو کو دے دی۔ پھر وہ بھی پہلے دونوں بونوں کی
طرح غائب ہوا اور دوبارہ عمرو کے سامنے نمودار ہو

کر ایک اور لکڑی کی چابی لے آیا۔ اس نے ...
اس نے کاتش جادوگر کو پہلے جو چابی دی تھی وہ ...
تھی، اصلی چابی وہ اب لایا ہے۔ عمرو نے اس سے
چابی لی اور اسے یہ کہتے ہوئے واپس لوٹا دی کہ ...
چابی ہی اصلی تھی۔ یہ دوسری چابی نقلی ہے تو بونا
بھی برے برے منہ بنانے لگا اور پھر ایک کڑاکا ...
اور بونا بھی جل کر راکھ ہو گیا۔
اسی طرح عمرو نے چوتھے کمرے میں جا کر ...
بونے سے پتھر کی چابی، پانچویں کمرے میں موجود ...
بونے سے لوہے کی چابی اور چھٹے کمرے سے ...
چابی جو تانبا بونے کے پاس تھی وہاں سے حاصل کی
اور کمرے سے باہر آگیا۔ ان تمام جادوگر بونوں نے
پہلے بونوں کی طرح عمرو کو پہلے اصلی چابیاں دی تھیں
پھر غائب ہو کر وہ عمرو کو نقلی چابیاں دینے کے لئے
آگئے تھے۔ عمرو نے جب نقلی چابیاں ان کو واپس
لوٹا دیں تو وہ اسی وقت جل کر راکھ بن گئے تھے۔
اب وہاں صرف ایک کمرہ باقی رہ گیا تھا۔ جن چھ
کمروں سے عمرو نے پاتال کے دروازوں کی چابیاں



حاصل کر لی تھیں وہ کمرے وہاں سے غائب ہو گئے
تھے۔ عمرو عیار بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔ چھ چابیاں
اسے واقعی بے حد آسانی سے حاصل ہو گئی تھیں جن
کے لئے اسے زیادہ تگ و دو نہ کرنا پڑی تھی۔
اب ایک آخری کمرہ باقی تھا جو آگ کا بنا ہوا تھا۔
سلیمانی سرمے کی وجہ سے عمرو نے اس کمرے میں
بھڑکتی ہوئی بہت خوفناک آگ دیکھی تھی۔ اس
کمرے میں جانے سے پہلے عمرو نے ایک چاندی کی
ٹھنڈی گولی منہ میں رکھ لی تھی۔ جس کی وجہ سے اس
پر آگ کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اس کمرے سے آگ
کی چابی لے کر عمرو باہر نکلا تو وہ کمرہ بھی اچانک
غائب ہو گیا تھا۔ اب عمرو عیار کے پاس پاتال کے
ساتوں دروازوں کی ساتوں چابیاں آگئی تھیں۔ عمرو کو
اب کاتش جادوگر کے شاہی کمرے میں جانا تھا۔ جہاں
اسے باکارا پری سے کہہ کر اس کمرے کو پلٹنا تھا۔ اسی
کمرے سے عمرو عیار نے پاتال کا پہلا دروازہ جو کہ مٹی
کا تھا کو کھول کر پاتال کا سفر شروع کرنا تھا۔ چنانچہ
عمرو عیار چھت سے اتر کر محل میں آگیا۔ وہ چونکہ پہلے



ہی سارا محل گھوم چکا تھا اس لئے اسے شاہی کمرے کو
ڈھونڈنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوئی تھی۔
کاتش جادوگر کے شاہی کمرے میں داخل ہو کر اس
نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ کمرے میں آ کر
عمرو نے تین بار تالی بجائی تو اچانک ایک جھماکا ہوا
اور عمرو کے سامنے ایک جنات حسین و جمیل پری
نمودار ہوئی۔ یہ پری نٹھاکی پری سے زیادہ حسین
تھی۔ اس کے لباس کا رنگ نیلا تھا اور اس پری نے
نٹھاکی پری سے زیادہ ہیرے جواہرات کے زیورات
پہن رکھے تھے۔
"باکارا پری حاضر ہے آقا۔ حکم"۔ نیلے لباس والی
خوبصورت پری نے عمرو کے سامنے جھکتے ہوئے
انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔
"باکارا پری۔ اس کمرے کو پلٹ دو"۔ عمرو نے
کاتش جادوگر کے انداز میں کہا۔ اس کا لہجہ بے حد
تحکمانہ تھا۔
"کمرہ پلٹ دوں۔ مگر کیوں آقا۔ کیا آپ پاتال میں
جانا چاہتے ہیں"۔ باکارا پری نے چونک کر پوچھا۔



"ہاں۔ جلدی کرو۔ مجھے فوری طور پر سامری جادوگر
کے سیاہ معبد میں جانا ہے۔ آقا سامری جادوگر کی
روح نے مجھے بلایا ہے"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔
"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی کمرے کی دیواریں اور
فرش پلٹ دیتی ہوں آقا۔ لیکن کمرہ پلٹنے سے پہلے مجھے
کمرے کی تمام چیزوں کو یہاں سے ہٹانا ہو گا"۔ باکارا
پری نے کہا۔
"تو ہٹا دو۔ میں نے کب منع کیا ہے"۔ عمرو نے
جھلا کر کہا۔
"ابھی لیجئے آقا"۔ باکارا پری نے کہا۔ اس نے اپنے
دونوں ہاتھ دائیں بائیں لہرائے۔ اسی لمحے جھماکا ہوا
اور کمرے میں موجود کاتش جادوگر کی ہر چیز وہاں سے
غائب ہو گئی اور کمرہ بالکل خالی ہو گیا۔ باکارا پری نے
کمرے کے دروازے اور کھڑکیوں کے پردے تک
غائب کر دیئے تھے۔
"آقا۔ اب آپ اپنی آنکھیں بند کر لیں تاکہ میں کمرہ
پلٹنے کا عمل کر سکوں"۔ باکارا پری نے کہا۔ اس کا
انداز بے حد مؤدبانہ تھا۔ عمرو نے اثبات میں سر

ہلاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور عمرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی ہو۔ دوسرے ہی لمحے اس کے پیر دوبارہ ٹھوس زمین پر لگے۔ اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز ختم ہو گئی اور زمین نے ہلنا بند کر دیا۔

"میں کمرہ پلٹ چکی ہوں آقا۔ اب آپ آنکھیں کھول سکتے ہیں۔" باکارا پری کی آواز عمرو کی سماعت سے ٹکرائی تو عمرو نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ کاتش جادوگر کا کمرہ سنگ مرمر اور سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ لیکن اب جب عمرو نے آنکھیں کھولیں تو کمرے کی سونے چاندی اور سنگ مرمر کی اینٹیں غائب ہو چکی تھیں۔ اب یوں لگ رہا تھا جیسے سارے کا سارا کمرہ مٹی کا بنا ہوا ہو۔ کمرے کی چھت، زمین اور دیواریں مٹی کی نظر آ رہی تھیں۔ کمرے کے فرش پر ایک دروازے کا ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔ دروازے پر ایک کنڈا لگا ہوا تھا جس پر مٹی کا ہی بنا ہوا ایک بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔



"میرے لئے کیا حکم ہے آقا۔" باکارا پری نے پوچھا۔

"تم جا سکتی ہو باکارا پری۔" عمرو نے کہا۔ باکارا پری نے عمرو کو کاتش جادوگر سمجھ کر جنات مؤدبانہ انداز میں جھک کر سلام کیا۔ پھر اس نے دائیں بائیں دونوں سے ہاتھ ہلائے اور اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔

عمرو عیار کی نظریں دروازے اور اس پر لگے تالے پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحے عمرو تالے کو دیکھتا رہا پھر اس نے لباس کے نیچے موجود اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈال کر مٹی کی بنی ہوئی چابی نکالی اور اسے لئے ہوئے تالے کے قریب آ گیا۔ وہ دروازے کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔ عمرو نے تالے کو ہاتھ لگائے بغیر تالے کے سوراخ میں چابی لگا دی۔ اس نے چابی کو تالے میں لگا کر گھمایا تو چابی آسانی سے تالے میں گھوم گئی اور تالا کھل گیا۔ عمرو نے تالے کو کنڈے سے نکالا تو دروازے پر لگا ہوا کنڈا خود بخود کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور



دروازہ خود بخود صندوق کے کسی ڈھکنے کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا۔ دروازے کو کھلتے دیکھ کر عمرو جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔





اردو بکس اپلوڈڈ بائے احمد
ای میل: urdubooks.net@gmail.com

دروازہ پوری طرح سے کھل کر دوسری طرف زمین سے جا لگا تھا اور دروازے کی جگہ جو خلا نظر آ رہا تھا وہاں نیچے گہرائی میں ایک طویل زینہ جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"آقا۔ جلدی کریں اور نیچے اتر جائیں۔ اگر آپ نے دیر کی تو سارا زینہ غائب ہو جائے گا اور آپ پاتال میں کبھی نہیں جا سکیں گے۔" اچانک عمرو عیار کو زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو چونک اٹھا۔

"اوہ۔ نہیں۔ میں پاتال میں ضرور جاؤں گا۔" عمرو

نے جلدی سے کہا۔ اس نے زنبیل سے مشعل لکڑی
نکالی اور جلدی سے آگے بڑھ کر زینے اترتا چلا گیا۔
ابھی عمرو چند ہی زینے اتر کر نیچے گیا ہوگا کہ اسے
عقب میں دروازہ بند ہونے کی زوردار آواز سنائی دی۔
اس نے پلٹ کر دیکھا واقعی دروازہ پوری طرح سے
بند ہو چکا تھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ہر طرف گھپ
اندھیرا چھا گیا تھا مگر عمرو عیار نے چونکہ آنکھوں میں
سلیمانی سرمہ لگا رکھا تھا اس لئے اسے اندھیرے میں
دیکھنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو رہا تھا۔

"عمرو رکو نہیں زینے اترتے رہو"۔ عمرو کو ایک بار
پھر زنبیل کے محافظ ہونے کی آواز سنائی دی تو عمرو
پھر زینے اترنے لگا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی
مشعل لکڑی کو جھٹکا تو اچانک لکڑی کے سرے پر
شعلہ سا چمکا اور لکڑی کسی مشعل کی طرح جلنے لگی۔
مشعل کی لکڑی سے وہاں اچھی خاصی روشنی پھیل
گئی تھی۔ زینے دور تک نیچے جاتے ہوئے دکھائی دے
رہے تھے۔ اچانک عمرو کو نیچے ایک سیڑھی پر ایک
سیاہ رنگ کا ناگ دکھائی دیا۔ وہ پھن اٹھائے سرخ



سرخ آنکھوں سے عمرو کو گھور رہا تھا۔ جیسے ہی عمرو نے
اگلے زینے پر قدم رکھا ناگ نے زور زور سے پھنکارنا
شروع کر دیا۔

"رکنا نہیں آقا۔ مشعل کا رخ اس ناگ کی طرف
کریں۔ ناگ غائب ہو جائے گا"۔ محافظ ہونے کی آواز
عمرو کو سنائی دی تو عمرو سر ہلا کر رکے بغیر زینے اترتا
چلا گیا۔ اس نے مشعل لکڑی کا رخ ناگ کی طرف کیا
تو مشعل لکڑی کے سرے سے آگ کا ایک شعلہ سا
نکل کر اس ناگ پر جا پڑا۔ جیسے ہی آگ کا شعلہ ناگ
پر پڑا اسی لمحے ناگ وہیں جل کر راکھ بن گیا۔ یہ دیکھ
کر عمرو کے چہرے پر سکون آ گیا۔

عمرو جیسے جیسے سیڑھیاں اترتا جا رہا تھا اس کے
سامنے سیڑھیوں پر خوفناک سانپ آ رہے تھے مگر عمرو
ان سانپوں کی طرف مشعل لکڑی کا رخ کرتا تو
مشعل لکڑی سے ایک شعلہ سا نکلتا اور عمرو کے
سامنے آنے والے سانپ اسی لمحے جل کر راکھ ہو
جاتے۔

مسلسل سیڑھیاں اترتے ہوئے عمرو بری طرح سے



تھک گیا تھا مگر زنبیل کے محافظ ہونے نے اسے چونکہ
رکے بغیر زینے اترنے کو کہا ہوا تھا اس لئے عمرو
مسلسل نیچے اترتا جا رہا تھا۔ اسے پہلے ہی بتا دیا گیا تھا
کہ ان زینوں کی تعداد ایک ہزار ہے۔

آخر خدا خدا کر کے زینہ ختم ہو گیا۔ نیچے عمرو عیار کو
صاف ستھری زمین دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ایک
بہت بڑا میدان تھا جو دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔
میدان بالکل خالی تھا۔ وہاں دور دور تک کوئی دکھائی
نہیں دے رہا تھا۔ عمرو عیار آخری زینے پر آ کر رک گیا
تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ آخری زینے سے
اترے گا اس کے سامنے پاتال کے طلسمات کھل
جائیں گے۔ وہ طلسمات کیا تھے اور ان کو کیسے ختم کیا
جا سکتا تھا۔ اس کا راز کھولا سانپ جانتا تھا جسے
عمرو عیار نے شیشے کی ایک بوتل میں بند کر رکھا تھا۔

عمرو نے زنبیل سے کھولا سانپ والی بوتل باہر
نکال لی۔ بوتل میں کھولا سانپ مسلسل مچل رہا تھا۔
وہ شدید غصے میں تھا اور نہایت خوفناک آواز میں
پھنکار رہا تھا۔



"مجھے اس قید سے نکالو۔ کون ہو تم اور تم نے مجھے
اس طرح سے کیوں قید کر رکھا ہے"۔ عمرو نے شیشے
کی بوتل زنبیل سے نکالی تو کھولا سانپ نے بری طرح
سے مچلتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں عمرو عیار کے
چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم مجھے نہیں پہچانتے کھولا سانپ۔ میں کاتش
جادوگر ہوں"۔ عمرو نے کاتش جادوگر کی آواز میں کہا۔

"کاتش جادوگر۔ ہونہہ۔ تم نے کاتش جادوگر کا
روپ ضرور اختیار کر رکھا ہے مگر تم کاتش جادوگر نہیں
ہو۔ تم عمرو عیار ہو۔ تم نے جب مجھے اپنے تاریک
تھیلے میں بند کیا تھا تو مجھے اسی وقت تمہاری ساری
حقیقت معلوم ہو گئی تھی۔ میں کھولا سانپ ہوں۔ مجھ
سے کوئی حقیقت زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہ سکتی"۔
کھولا سانپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم مجھے پہچان گئے ہو"۔ عمرو نے ہونٹ
سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے نہ صرف تمہیں پہچان لیا ہے بلکہ
یہ بھی جان لیا ہے کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"۔ کھولا

سانپ نے کہا۔

" بتاؤ کیا چاہتا ہوں میں تم سے"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

" تم سیاہ معبد میں جا کر سامری جادوگر آقا کے بت اور سرخ کھوپڑی کو تباہ کر کے وہاں سے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی بیٹی شہزادی ساسان جادو کو آزاد کرانا چاہتے ہو۔ اسی لئے تم اس پاتال میں آئے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے پاتال کے دروازوں کے تالے کھولنے والی چابیاں بھی حاصل کر لی ہیں۔ اب تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں پاتال کی ساتوں تہوں کے طلسمات کا راز بتاؤں تاکہ تم آسانی سے ان طلسمات کو فتح کر کے پاتال کی آخری تہہ تک پہنچ جاؤ"۔ کولا سانپ نے کہا۔

" تو کیا تم مجھے ان طلسمات کے بارے میں اور ان کا راز نہیں بتاؤ گے"۔ عمرو نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں عمرو عیار۔ میں سیاہ معبد کا محافظ اور سامری جادوگر کا غلام ہوں۔ میں تمہیں کسی بھی



صورت میں ان طلسمات کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ تم جیسے ہی آخری لپیٹے سے اترو گے پاتال کے طلسمات تمہارے سامنے کھل جائیں گے جو انتہائی سخت اور انتہائی خوفناک ہیں۔ ان طلسمات کا شکار ہو کر تم ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاؤ گے"۔ کولا سانپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا"۔ عمرو نے اس کا مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

" ہاں، اب تم یہاں سے واپس نہیں جا سکتے۔ پلٹ کر اوپر دیکھو"۔ کولا سانپ نے کہا تو عمرو نے پلٹ کر دیکھا اور پھر چونکے بغیر نہ رہ سکا وہ جن زینوں سے نیچے آیا تھا وہ اب غائب ہو چکے تھے۔ عمرو جس آخری لپیٹے پر کھڑا تھا وہاں اس کے سوا اب کوئی زینہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

" کیوں، اب آیا میری بات پر یقین"۔ کولا سانپ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے کولا سانپ۔ میں یہاں واپس جانے کے لئے آیا ہوں"۔ عمرو نے شیشے کی بوتل میں



قید کولا سانپ کی طرف دیکھتے ہوئے جواباً طنزیہ لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ میں جانتا ہوں تم یہاں صرف اور صرف مرنے کے لئے آئے ہو"۔ کولا سانپ نے زہریلے لہجے میں کہا اور اس بار کولا سانپ کی بات سن کر عمرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" کولا سانپ، مجھے پاتال کے طلسمات کے بارے میں بتاؤ"۔ عمرو نے اپنی ہنسی روک کر سنجیدگی سے کولا سانپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں بتاؤں گا"۔ کولا سانپ پھنکارا۔

" تمہارا کوئی باپ ہے"۔ عمرو نے کولا سانپ سے کسی خیال کے تحت پھر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں، میرے باپ کا نام سنگلا سانپ ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ کولا سانپ نے حیران ہو کر پوچھا۔

" تو سن لو۔ ان طلسمات کے بارے میں تمہارا باپ بھی بتائے گا۔ تم کیا چیز ہو"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کولا سانپ سے باتیں صرف وقت



گزارنے کے لئے کر رہا تھا۔ چونکہ عمرو عیار ایک ہزار سیڑھیاں اتر کر بہت تھک چکا تھا۔ اس لئے کولا سانپ سے باتیں کرتے ہوئے وہ سستانا چاہتا تھا۔ تاکہ اس کی تھکان کچھ اتر جائے اور وہ اگلے مرحلے کے لئے تازہ دم ہو جائے۔

" تو جاؤ جا کر میرے باپ سے پوچھ لو"۔ کولا سانپ نے جواباً غصیلے لہجے میں کہا۔

" کولا سانپ میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ تم مجھے پاتال کے طلسمات کے بارے میں بتاؤ گے یا نہیں"۔ عمرو نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم ہزاروں بار بھی پوچھو گے تو میرا جواب انکار میں ہی ہوگا۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم مجھے اس بوتل سے آزاد کر دو۔ اگر تم مجھے اس بوتل سے آزاد کر دو گے تو میں تمہیں پاتال سے واپس جانے کا راستہ ضرور بتا دوں گا۔ تم خاموشی سے یہاں سے واپس چلے جانا اور پھر کبھی بھول کر بھی اس پاتال میں آنے کے بارے میں مت سوچنا ورنہ تمہیں بھیانک اور خوفناک موت سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

کھولا سانپ نے کہا۔

یہ تم مجھے مشورہ دے رہے ہو یا دھمکا رہے ہو۔ عمرو نے کھولا سانپ کو گھورتے ہوئے کہا۔

جو بھی تم سمجھو۔ کھولا سانپ نے لاپرواہی سے کہا۔

ہونہہ۔ تم مجھے ان طلسمات کے بارے میں اور ان کے خاتمے کا راز ضرور بتاؤ گے کھولا سانپ۔ دیکھتا ہوں تم ان طلسمات کے راز مجھے کیسے نہیں بتاتے۔ عمرو نے کہا۔ اس نے جلتی ہوئی مشعل لکڑی کو بوتل کے نیچے پیندے کے ساتھ لگا دیا۔ بوتل کو عمرو نے اس کے منہ سے پکڑ لیا تھا۔

یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کھولا سانپ نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

دیکھتے جاؤ۔ میں کیا کرتا ہوں۔ عمرو نے ہنس کر کہا۔ آگ کا شعلہ بوتل کے پیندے سے ٹکرا رہا تھا۔ بوتل آہستہ آہستہ گرم ہوتی جا رہی تھی۔ بوتل میں بند کھولا سانپ نے ادھر ادھر اچھلتے ہوئے بری طرح سے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔



مجھے مت جلاؤ۔ مجھے مت جلاؤ عمرو عیار۔ اس آگ کو پرے ہٹا لو ورنہ میں جل کر ہلاک ہو جاؤں گا۔ کھولا سانپ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

تو ہو جاؤ ہلاک۔ مجھے کیا۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ، اوہ میرا وجود جل رہا ہے۔ عمرو عیار۔ عمرو عیار۔ کھولا سانپ ہذیانی انداز میں چیخنے لگا۔

اب بولو، تم مجھے طلسمات کے بارے میں بتاؤ گے یا نہیں۔ عمرو نے کہا۔

نہیں، نہیں۔ میں آقا سامری جادوگر سے غداری نہیں کر سکتا۔ کھولا سانپ نے کہا۔

تو پھر جل کر راکھ بن جاؤ۔ میں اس آگ کو بوتل کے نیچے سے نہیں ہٹاؤں گا۔ تھوڑی ہی دیر میں بوتل سرخ ہو جائے گی اور تم اس بوتل میں بھنگے کی طرح چرمر ہو کر رہ جاؤ گے۔ عمرو نے کہا۔

عمرو عیار۔ میں۔ میں ——— کھولا سانپ نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا۔ عمرو نے اس بار کچھ نہیں کہا تھا۔ بوتل خاصی گرم ہو گئی تھی۔ اب بوتل میں



موجود کھولا سانپ کا وجود جلنے لگا تھا جس کی وجہ سے اس کی چیخوں میں شدت آ گئی تھی۔

بس کرو عمرو عیار۔ آگ کو پیچھے ہٹا لو۔ میں تمہیں طلسمات کے راز بتانے کے لئے تیار ہوں۔ کھولا سانپ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ کھولا سانپ کی بات سن کر عمرو عیار کے چہرے پر سکون آ گیا ورنہ جس طرح کھولا سانپ جل رہا تھا اور عمرو عیار کو کچھ بتانے پر تیار نہ ہو رہا تھا عمرو کو محسوس ہونے لگا تھا کہ وہ جل جائے گا مگر اس کے سامنے زبان نہیں کھولے گا۔

ایسے نہیں، ناگ دیوتا کی قسم کھا کر کہو کہ تم تمام طلسمات کے بارے میں مجھے سچ سچ بتاؤ گے اور ان طلسمات کو فنا کرنے میں میری مدد بھی کرو گے۔ عمرو نے کہا۔

ہاں، ہاں میں ناگ دیوتا کی قسم کھاتا ہوں۔ میں تمہیں تمام طلسمات کے راز بتا دوں گا اور ان طلسمات کو فنا کرنے کے طریقے بھی بتا دوں گا۔ کھولا سانپ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمرو نے



ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشعل لکڑی بوتل کے نیچے سے ہٹا لی۔ کھولا سانپ چند لمحوں تک بوتل میں تڑپتا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ اعتدال پر آ گیا۔

اب بتاؤ۔ اس پاتال میں کون سے طلسمات ہیں اور میں ان طلسمات کو کیسے فنا کر سکتا ہوں۔ عمرو نے کھولا سانپ کو اعتدال پر آتے دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

تم بے حد عیار ہو عمرو۔ تم نے مجھے آگ کی وجہ سے مجبور کر دیا ہے۔ اگر میں نے ناگ دیوتا کی قسم نہ کھائی ہوتی تو میں تمہیں طلسمات کے بارے میں تو ضرور بتا دیتا مگر ان کو فنا کرنے کے راز نہ بتاتا۔ تم ان طلسمات کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے مگر۔ کھولا سانپ نے عمرو کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے پاتال کے پہلے تین طلسمات کے بارے میں عمرو کو بتانا شروع کر دیا۔ ان طلسمات کے بارے میں جان کر عمرو عیار خوف سے کانپ اٹھا تھا۔ اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ سامری جادوگر کے طلسمات اس قدر سخت اور خوفناک

ہوں گے۔

"تم نے جو کچھ بتایا ہے کیا وہ بالکل سچ ہے۔ کیا ان طلسمات کو فنا کرنے کے لئے وہی کچھ کرنا ہوگا جو تم نے بتایا ہے"۔ عمرو نے کھولا سانپ کی جانب شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے ناگ دیوتا کی قسم کھائی تھی عمرو عیار۔ اگر میں نے تمہیں کوئی غلط بات بتائی ہوتی تو میں اسی وقت جل کر راکھ ہو جاتا"۔ کھولا سانپ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اگر تم مجھ سے جھوٹ بولتے تو تم اسی لمحے جل کر خاکستر ہو جاتے۔ ٹھیک ہے کھولا سانپ اب تم آرام کرو۔ میں ان طلسمات کو فنا کر دوں۔ پھر اگلے طلسمات میں تم سے ملاقات ہو گی"۔ عمرو نے کہا اور بوتل کو اس نے زنبیل میں ڈال لیا۔ ساتھ ہی عمرو نے مشعل لکڑی کو پھونک مار کر بجھایا اور اسے بھی زنبیل میں رکھ لیا۔

پھر عمرو نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے آخری زینے سے اتر کر زمین پر پاؤں رکھ دیئے۔ جیسے ہی عمرو نے زمین پر پاؤں رکھے



اچانک وہاں جیسے تیز اور انتہائی خوفناک چیخوں کا طوفان آ گیا۔ چیخیں تیز سے تیز تر اور خوفناک سے خوفناک تر ہوتی جا رہی تھیں۔ کانوں پر ہاتھ رکھنے کے باوجود عمرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان چیخوں کی وجہ سے اس کے کانوں کے پردوں کے ساتھ اس کا جسم بھی پھٹ جائے گا۔





گریہ اور خوفناک چیخوں نے عمرو عیار کو بری طرح سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس نے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس رکھی تھی۔ لیکن اس کے باوجود خوفناک چیخیں تیزوں کی انیوں کی طرح اس کے دماغ میں اترتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ ان چیخوں کو برداشت کرنے کے لئے عمرو دوہرا ہوا جا رہا تھا۔ وہ زمین پر اکڑوں بیٹھ گیا تھا اور اس نے سر گھٹنوں میں دبا لیا تھا۔ مگر چیخوں کا طوفان کسی طرح رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور اب عمرو کے منہ سے بھی بے اختیار چیخیں نکلنے لگی تھیں۔



"قاطورا ان چیخوں کو روکو۔ قاطورا"۔ عمرو نے آنکھیں اور کان بند رکھ کر حلق کے بل زور زور سے چیختے ہوئے کہا۔

کھولا سانپ کے کہنے کے مطابق بلے پاتال کے بلے طلسم میں بدروحوں کے چیخنے کی خوفناک آوازیں تھیں۔ اس طلسم میں بدروحیں اس قدر ہولناک آواز میں چیخیں مارتی تھیں کہ کانوں کے پردوں کے ساتھ انسانی دماغ بھی پھٹ جاتا تھا۔

کھولا سانپ نے عمرو کو بتایا تھا کہ ان چیخوں سے بچنے کے لئے وہ کچھ بھی کر لے۔ کانوں میں چاہے روئی ٹھونس لے لیکن وہ ان چیخوں سے نہیں بچ سکے گا۔ اسے نہ صرف ان چیخوں کو برداشت کرنا پڑے گا بلکہ اسے ایک سو مرتبہ، قاطورا ان چیخوں کو روکو کے الفاظ کہنے ہوں گے۔ جب تک وہ اس جملے کو سو مرتبہ نہیں دوہرائے گا چیخیں نہیں رکیں گی۔ اس لئے عمرو عیار چیخ چیخ کر قاطورا ان چیخوں کو روکو کے الفاظ دوہرا رہا تھا۔

کھولا سانپ نے عمرو کو یہ بھی بتایا تھا کہ اگر وہ

زمین پر اکڑوں بیٹھ کر اپنا سر گھٹنوں میں دبا لے کہ شاید
ان خوفناک قہقہوں سے اس کے کان کے پردے اور
دماغ پھٹنے سے بچ جائے گا۔ اسے بس ان قہقہوں کو
کسی بھی طرح برداشت کرنا تھا۔ مگر قہقہے ناقابل
برداشت تھے۔ عمرو نے پورے زور سے گھٹنوں سے
کان دبا رکھے تھے اور زور زور سے قلورا ان قہقہوں کو
روکو کے الفاظ کہتا جا رہا تھا۔ تیز اور انتہائی کریہہ
قہقہوں کی آواز اس کے برداشت سے باہر ہوتی جا رہی
تھی۔ یہاں تک کہ عمرو کا سارا جسم لرزنا شروع ہو
گیا تھا۔ اس کے باوجود عمرو عیار چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔
قلورا ان قہقہوں کو روکو۔ قلورا ان قہقہوں کو
روکو۔ پھر جیسے ہی اس نے سو بار یہ جملہ کہا تو
اچانک قہقہوں کی آوازیں رک گئیں۔

قہقہوں کی آوازیں رک گئی تھیں لیکن ان قہقہوں کی
آوازیں بازگشت کی طرح عمرو کے کانوں میں گونج رہی
تھیں۔ اس کا جسم بدستور لرز رہا تھا اور اس نے
ابھی تک اپنے سر کو گھٹنوں میں چھپا رکھا تھا۔ پھر
آہستہ آہستہ عمرو کا ذہن اعتدال پر آنے لگا۔



عمرو نے سر اٹھایا تو ہر طرف پہلے کی طرح گہری
خاموشی چھا چکی تھی۔ سارے کا سارا میدان خالی تھا۔
عمرو عیار کے کان ابھی تک سائیں سائیں کر رہے تھے
اور اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔

یہ عمرو عیار ہی تھا جس نے اس قدر خوفناک اور
لرزا دینے والے قہقہوں کی برداشت کر لیا تھا۔ اس کی
جگہ کوئی اور ہوتا تو ان قہقہوں سے اس کے کانوں کے
پردوں کے ساتھ یقینی طور پر اس کے دماغ کی رگیں
بھی پھٹ گئی ہوتیں۔

عمرو تیار ہو جاؤ۔ تمہارے سامنے دوسرا طلسم کھلنے
والا ہے۔ اچانک عمرو کو زنبیل کے محافظ بونے کی
چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے عمرو عیار کے نیچے
زمین یکدم نرم ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے دلدل بنتی
چلی گئی۔ عمرو عیار اس دلدل میں یکلخت ناف تک
دھنس گیا تھا۔ اس دلدل میں سیاہ رنگ کی خوفناک
جونکیں تھیں۔ جیسے ہی عمرو کا جسم دلدل میں دھنسا
اسی لمحے اس کے جسم سے بے شمار جونکیں چمٹ
گئیں۔ عمرو عیار کے حلق سے دلدوز چیخ نکلی اور اس



نے دونوں ہاتھوں سے اپنے جسم پر چمٹی ہوئی جونکوں
کو کھینچنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ جس قدر جونکوں کو
نوچ کر پھینکتا اسی قدر اور جونکیں اس سے چمٹ
جاتیں۔ یہاں تک کہ کئی جونکیں رینگتی ہوئیں عمرو کی
گردن اور اس کے چہرے پر بھی آ گئی تھیں اور
انہوں نے کاٹتے جھوم کر عمرو عیار کا خون چوسنا شروع
کر دیا تھا۔ شدید اذیت اور تکلیف سے عمرو عیار حلق
پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہا تھا۔ اس کا جسم آہستہ آہستہ دلدل
میں اترتا جا رہا تھا۔ عمرو عیار کے ہاتھ تیزی سے چل
رہے تھے۔ وہ پاگلوں کی طرح چیختا ہوا اپنے جسم سے
چمٹی ہوئی جونکوں کو اتار رہا تھا۔ تیزی سے ہاتھ
چلانے کی وجہ سے عمرو کی دلدل میں اترنے کی رفتار
تیز ہو گئی تھی۔ اب وہ سینے تک دلدل میں اتر گیا
تھا۔

پھر اچانک عمرو کو کوبرا سانپ کی کہی ہوئی بات یاد
آ گئی۔ کوبرا سانپ نے عمرو کو اس دلدل کے بارے
میں بتاتے ہوئے کہا تھا کہ اس دلدل اور دلدل کی
خون آشام جونکوں سے بچنے کے لئے عمرو کو اذیت



برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا سانس روکنا ہوگا۔
اس کے سانس روکنے کی وجہ سے اس کے جسم سے
ساری جونکیں خود بخود جھڑ جاتیں اور اس کا جسم اس
قدر گرم ہو جاتا کہ وہ جس دلدل میں تھا وہ دلدل بھی
خشک ہو جاتی۔ جیسے جیسے دلدل خشک ہوتی جاتی اس
کا دلدل میں دھنسا ہوا جسم دلدل سے باہر آ جاتا۔
سانس کو مسلسل روکے رکھنے کا عمل بے حد مشکل اور
سخت تھا۔ وہ بھی اس حالت میں جب سینکڑوں
جونکیں عمرو کے جسم میں اپنے پنجے گاڑے اس کا خون
پی رہی تھیں۔ لیکن اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی
تھا اس لئے عمرو کو خوفناک اور یقینی موت سے بچنے
کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ عمرو نے ایک
دو بار زور زور سے سانس لیا اور پھر دانتوں پر دانت
جما کر اس نے اپنا سانس روک لیا۔ سانس روکتے
ہوئے عمرو نے اپنے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔
جسم ڈھیلا چھوڑنے کی وجہ سے عمرو کا دلدل میں دھنسنے
کا عمل رک گیا تھا۔ پھر چند لمحے عمرو نے اسی طرح
سانس روکے رکھا تو واقعی حیرت انگیز طور پر اس کا

جسم گرم ہونا شروع ہو گیا۔ جیسے جیسے اس کا جسم
گرم ہوتا جا رہا تھا اس کے جسم سے چمٹی ہوئی جونکیں
گرتی جا رہی تھیں۔

مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے عمرو عیار کا برا
حال ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح
سرخ ہو گیا تھا اور عمرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ
اگر اس نے اسی طرح کچھ دیر اور سانس روکے رکھا تو
اس کا سینہ پھٹ جائے گا۔ مگر عمرو ایک بہادر
انسان تھا۔ اس میں برداشت کی قوت بھی بدرجہ
اتم موجود تھی اور پھر دلدل اور جونکوں کا طلسم کسی
دوسری صورت میں ختم نہیں ہو سکتا تھا اس لئے عمرو
کا سانس اسی طرح روکے رکھنا بے حد ضروری تھا۔
اس کا جسم تو گرم ہو رہا تھا مگر اس کے جسم سے
ابھی تک پسینے کی ایک بوند بھی نہیں نکلی تھی۔ اس
کے جسم سے ساری جونکیں جھڑ چکی تھیں۔ طلسمی
دلدل عمرو کے جسم کے گرم ہونے کی وجہ سے واقعی
اس کے اردگرد سے خشک ہونا شروع ہو گئی تھی۔
دلدل سے ہلکی ہلکی بھاپ اٹھ رہی تھی اور اس کے



ساتھ ہی حیرت انگیز طور پر عمرو کا جسم دلدل سے باہر
آتا جا رہا تھا۔

چند ہی لمحوں میں عمرو کا جسم ناف تک باہر آ گیا۔
سانس روکے رکھنے کی وجہ سے عمرو عیار کی آنکھیں پھٹنے
کے قریب ہو رہی تھیں اور اس کی آنکھوں میں نمی آ
گئی تھی۔ اس کا سینہ پھٹ رہا تھا اور اس کے دل کی
دھڑکن اس قدر تیز ہو گئی تھی جیسے دل ابھی سینہ توڑ
کر باہر آ گرے گا۔ عمرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے
دلدل آہستہ آہستہ اسے باہر دھکیل رہی ہو۔ عمرو کے
دلدل سے باہر آنے کی رفتار بے حد سست تھی جس
کی وجہ سے عمرو کو سانس روکنا مشکل ہو گیا تھا۔

اب عمرو عیار کا جسم بری طرح سے لرزنے لگا تھا۔
اس کی پنڈلیاں دلدل سے باہر آ گئی تھیں اور اس کے
اردگرد کافی حد تک دلدل خشک ہو گئی تھی۔

عمرو عیار کے ذہن میں بھونچال آیا ہوا تھا۔ اس
کے سارے جسم کا خون سمٹ کر جیسے اس کے
چہرے اور آنکھوں میں آ گیا تھا۔ اب عمرو عیار کو لگ
رہا تھا کہ اس نے سانس نہ لیا تو یقیناً اس کا سینہ



پھٹ جائے گا۔ اس کے علاوہ عمرو کا جسم اس حد
تک گرم ہو گیا تھا کہ عمرو کو یوں معلوم ہو رہا تھا
جیسے وہ دلدل کی بجائے کسی جلتے ہوئے تنور میں ہو۔
عمرو عیار کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔ اس
قدر سخت اور کٹھن مرحلے سے وہ آج تک نہیں گزرا
تھا۔ اس طلسم سے بچنے کے لئے عمرو عیار کی زنبیل
میں بھی کوئی ایسی کراماتی چیز موجود نہیں تھی جس کی
وہ مدد لے کر اس دلدل سے باہر آ جاتا۔

عمرو نے آنکھیں بھی سختی سے بند کر لی تھیں۔ جب
اس نے سانس روکے رکھنا جب ناقابل برداشت ہو گیا
تو اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے اچانک سانس
چھوڑ دیا۔ اچانک سانس چھوڑنے کی وجہ سے اس کے
منہ اور نتھنوں سے جنگلی سانڈ کے سانس لینے کے
انداز میں آواز نکلی تھی اور پھر عمرو عیار کا سینہ لوہار
کی دھونکنی کی طرح چلنے لگا۔

عمرو عیار کی قسمت ہی تھی کہ اس نے جس
وقت سانس چھوڑا تھا اس وقت تک طلسمی دلدل
پوری طرح سے خشک ہو چکی تھی اور اس کے دونوں



پیر بھی دلدل سے باہر آ گئے تھے۔ عمرو نے سانس
چھوڑا تو وہ جیسے بے دم ہو کر زمین پر گر گیا تھا اور
زور زور سے سانس لے رہا تھا۔

اپنے سانسوں کو بحال کرنے میں اسے کافی وقت لگا
تھا۔ مگر جب اس کا سانس بحال ہوا تو وہ خود کو
دلدل سے باہر اور دلدل کو خشک دیکھ کر خوش ہو
گیا۔ خود کو صحیح سلامت اور دلدل سے باہر دیکھ کر
عمرو بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے لگا۔ اس
خوفناک مرحلے میں واقعی عمرو کی اللہ تعالیٰ نے مدد
فرمائی تھی ورنہ جس وقت عمرو نے سانس چھوڑا تھا
اسے یوں لگ رہا تھا کہ اب اسے موت کے پنجوں
سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی۔ مگر ایسا نہ
ہوا تھا۔ عمرو نے عین اس وقت سانس چھوڑا تھا جب
اس کے پیر تک دلدل سے نکل آئے تھے اور دلدل
پوری طرح سے خشک ہو گئی تھی۔ دلدل سے باہر
نکلنے اور سانس لیتے ہی عمرو کا گرم جسم دوبارہ اصلی
حالت میں آ گیا تھا۔

بہت خوب آقا۔ اس مرحلے میں آپ کو سخت

اذیت کا سامنا کرنا پڑا تھا آقا لیکن بہرحال آپ نے جس ہمت اور حوصلے کا ثبوت دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے اپنی ہمت اور حوصلے سے اس پاتال کے دوسرے مرحلے کو بھی شکست دے دی ہے۔ آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید اس قدر سخت اور کڑے امتحان سے گزرنا اس کے بس میں نہ ہوتا۔ عمرو کو زنبیل کے محافظ ہونے کی آواز سنائی دی۔

پاتال کا تیسرا مرحلہ ان دونوں مرحلوں سے زیادہ سخت اور خوفناک ہے محافظ ہونے۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آقا۔ تیسرا مرحلہ واقعی پہلے دو مرحلوں سے زیادہ خوفناک اور سخت ہے۔ لیکن اس مرحلے میں آپ کو تکلیف اور اذیت نہیں سہنا پڑے گی۔ اس مرحلے سے بچنے کے لئے کوبرا سانپ آپ کو بتا چکا ہے کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ آپ اس کے کہنے پر عمل کریں تو تیسرا مرحلہ بھی ختم ہو جائے گا اور آپ بخیروعافیت پاتال کی دوسری تہہ کے

...تک پہنچ جائیں گے۔ محافظ ہونے نے ...ب دیتے ہوئے کہا۔

...اس مرحلے میں ہر طرف گہری تاریکی چھا جائے ...اس تاریکی میں میں سلیمانی سرمے کی مدد سے بھی ...نہیں دیکھ سکوں گا۔ پھر اندھیرے ہی مجھ پر ...طرف سے تیر برسائے جائیں گے۔ مجھے ہر حال ...ان تیروں سے بچنا ہوگا۔ اگر ان میں سے ایک ...بھی مجھے چھو گیا تو اس کے زہر کی وجہ سے میرا ...اسی وقت پانی بن کر بہہ جائے گا۔ کوبرا سانپ ...کہا تھا کہ میں ان تیروں سے بچنے کے لئے فوری ...کر کے بل زمین پر لیٹ جاؤں۔ زمین پر لیٹنے ...وقتی طور پر ان تیروں کا شکار ہونے سے بچ ...گا مگر ان تیروں کو روکنے کے لئے مجھے اپنے اوپر ...گرتے ہوئے کسی ایک تیر کو پکڑنا ہوگا۔ کسی ...تیر کو پکڑ کر میں اس کو توڑ کر اس کے دو ...کروں گا تو تیروں کا سلسلہ رک جائے گا اور ...مرحلہ بھی فتح ہو جائے گا۔ کوبرا سانپ نے یہ ...کہا تھا کہ اگر میں تین کوششوں میں کسی تیر کو



پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو ان تیروں کا رخ میری طرف ہو جائے گا اور سارے کے سارے میرے جسم میں گھس جائیں گے۔ اس کے بعد کیا ہو گا وہ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ عمرو نے سانپ کی باتیں دوہراتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ زنبیل کا محافظ ہونا عمرو کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک وہاں گہرا اندھیرا چھا گیا۔ اندھیرا اس قدر گہرا تھا کہ اس بار عمرو کو سلیمانی سرمے کی وجہ سے بھی کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اچانک اندھیرا چھا جانے کی وجہ سے عمرو بوکھلا گیا تھا۔ اسی لمحے سائیں سائیں کی آواز کے ساتھ عمرو عیار کے سر کے قریب سے کوئی چیز گزرتی چلی گئی اور پھر اچانک وہاں سائیں سائیں کی آوازیں پیدا ہوئیں اور عمرو عیار کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔







...اندھیرا ہوتے ہی اچانک ہر طرف سے سنسناتے ...تیروں کی بارش ہونا شروع ہو گئی تھی۔ دو تین ...سنسناتے ہوئے عمرو کے اردگرد سے گزرے تو عمرو ...کی طرح اپنے حلق سے نکلنے والی چیخ کو نہ روک ...عمرو نے جلدی سے خود کو زمین پر گرا لیا اور ...ایسے یوں چپک گیا جیسے زمین نے اسے جکڑ لیا

...عمرو نے خود کو زمین پر کمر کے بل گرا دیا تھا۔ اس ...اس طرح گرنے کی وجہ سے اسے چوٹ تو ضرور ...لگی مگر غنیمت گزری تھی کہ اسے ابھی تک کوئی

بھی زہریلا تیر چھو کر نہیں گزرا تھا۔ تیر سن...
ہوئے اس کے اوپر سے گزر رہے تھے۔ گھپ اندھیرا...
ہونے کی وجہ سے عمرو کو تیر دکھائی بھی نہیں دے...
رہے تھے۔ تیر عمرو کے دائیں بائیں سے گزر رہے...
ان کی سائیں سائیں کی آوازوں سے عمرو کو اندازہ...
رہا تھا کہ تیر اس کے جسم سے کچھ ہی اوپر سے...
رہے تھے۔ عمرو چند لمحے اسی طرح زمین پر پڑا رہا...
اس نے اچانک اپنا دایاں ہاتھ آہستہ آہستہ اوپر...
لیا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان تیروں کو دیکھنے...
کوشش کر رہا تھا جو برق رفتاری سے اس کے...
سے گزرتے جا رہے تھے۔

عمرو نے اچانک جھپٹا مار کر اوپر سے گزرنے...
تیر کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ تیر... پکڑ...
عمرو نے جلدی سے ہاتھ نیچے کر لیا تھا ورنہ کوئی...
تیر اس کے ہاتھ میں پیوست ہو جاتا اور عمرو عیار...
گے زہر کا شکار ہو کر اسی لمحے پانی بن کر بہ...
عمرو نے چند لمحے انتظار کیا اور ایک بار پھر...
نے ہوا میں جھپٹا مارا کہ شاید کوئی تیر اچانک اس...



...ز میں آ جائے مگر اس کی دوسری کوشش بھی ناکام
...رہی تھی۔ اب تو عمرو عیار کا دل بے اختیار دھڑکنے
...لگا۔ اس کے پاس صرف ایک موقع تھا۔ اگر تیسری
...بار بھی وہ کسی تیر کو دبوچنے میں ناکام ہو جاتا تو اس
...کے اوپر سے گزرنے والے تیروں کا رخ اس کی طرف
...ہو جاتا اور عمرو کے جسم میں ان گنت تیر گھس جاتے
...جن سے عمرو کو ہلاک ہونے سے کوئی طاقت نہیں بچا
...سکتی تھی۔

عمرو کچھ دیر سوچتا رہا کہ اسے اب کیا کرنا چاہئے کہ
...اچانک اسے اسم اعظم کا خیال آ گیا۔ اسم اعظم کا
...خیال آتے ہی اس نے دل ہی دل میں اسم اعظم کا
...ورد کیا۔ اور آنکھیں بند کر کے اس بار اس نے دونوں
...ہاتھ اوپر اٹھائے اور پھر اس نے دونوں ہاتھ اس
...انداز میں ہوا میں مارے جیسے وہ اڑتی ہوئی مکھیوں کو
...پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس بار عمرو عیار کے ہاتھ
...میں ایک تیر آ گیا۔ جیسے ہی عمرو نے ہوا میں اڑتے ہوئے
...تیر کو دبوچا اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ نیچے کر لئے



تیر کو اپنے ہاتھ میں محسوس کر کے عمرو کے جسم...
میں سرشاری کی لہریں دوڑتی چلی گئی تھیں۔ اندھیرے...
میں اسی طرح بے شمار تیروں میں سے کسی ایک تیر کو...
دبوچنا ناممکنات میں سے تھا مگر عمرو نے اسم اعظم کی...
بدولت اس ناممکن کو بھی ممکن کر دیا تھا۔ جو اس...
کی بہت بڑی کامیابی تھی۔

عمرو کے چہرے پر بے پناہ خوشی جھلک رہی تھی...
اس نے تیر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اسے ایک
جھٹکے سے توڑ دیا۔ جیسے ہی اس نے تیر کو توڑا اسی لمحے
سائیں سائیں کی آوازیں آنا بند ہو گئیں۔ جس...
مطلب تھا کہ اندھیرے میں جو زہریلے تیر چل رہے
تھے وہ چلنا بند ہو گئے تھے۔ عمرو بدستور اسی جگہ...
رہا۔ اندھیرے میں تیروں کی سنسناہٹ کی آوازیں...
نہیں آ رہی تھی مگر عمرو عیار کو جیسے ابھی تک اس...
بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ تیروں کی بارش رک...
چکی ہے۔ مگر پھر اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے
سے اندھیرا دور ہونے لگا۔ عمرو کو اب واضح...
نظر آنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ ایک ہال نما بہت...



...میں لیٹا ہوا تھا۔ اس ہلکی روشنی میں عمرو کو
...دیواروں میں سیکڑوں تیر گڑے ہوئے دکھائی دے
...رہے تھے مگر ہوا میں کوئی تیر نہیں اڑ رہا تھا۔ یہ دیکھ
...کر وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ٹھیک اسی لمحے
...ایک تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

عمرو عیار نے پاتال کی پہلی تہہ کے تینوں
...طلسمات کا خاتمہ کر دیا ہے۔ افسوس۔ عمرو عیار کے
...سامنے سامری جادوگر کے طلسمات بھی قائم نہ رہ
...سکے۔ یہ آواز ختم ہوئی تو ایک اور چیختی ہوئی آواز
...ابھری۔

...پاتال کی خونی تہہ کے طلسمات کے ٹوٹنے کے
...بعد اب عمرو عیار کو پاتال کی دوسری تہہ میں جانا
...ہوگا۔ اس کے لئے عمرو عیار کے سامنے برف کا دروازہ
...کھل رہا ہے۔ اس آواز کے ساتھ ہی کوندا سا لپکا
...اور دوسرے ہی لمحے عمرو کے سامنے روشنی پھیل گئی۔
اس بار عمرو پھر ایک کمرے میں آ گیا تھا۔ کمرے
...کی چھت اور دیواریں جیسے شیشے کی بنی ہوئی
...جن سے آر پار آسانی کے ساتھ دیکھا جا سکتا

تھا۔ شیشے کی وہ دیواریں اور زمین اصل میں برف کی تھیں۔ جن کے نیچے ہر طرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا۔ عمرو جیسے ہی اس کمرے میں نمودار ہوا اسے شدید سردی کا احساس ہونے لگا۔

"آقا، اس سردی سے بچنے کے لئے آپ سرخ گولی منہ میں رکھ لیں۔ اس گولی سے آپ کے جسم میں گرمی آ جائے گی اور آپ کو سردی نہیں لگے گی"۔ زنبیل سے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے زنبیل سے ایک سرخ گولی نکالی اور اسے منہ میں رکھ لیا۔ جیسے ہی اس نے سرخ گولی منہ میں رکھی اسے اپنے جسم میں حرارت سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

برف کے بنے ہوئے فرش پر ایک دروازے کا نشان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس دروازے پر برف کا بنا ہوا بڑا سا تالا لگا تھا۔ دوسرے پاتال میں آتے ہی عمرو عیار کی ساری طاقتیں جیسے پھر سے بحال ہو گئی تھیں۔ اسے ذرا بھی تھکاوٹ کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ عمرو عیار چونکہ پاتال میں سفر کر رہا تھا جس کی



وجہ سے اسے دن اور رات کا بھی پتہ نہیں تھا۔ اسے نہ ہی تھکاوٹ کا احساس ہو رہا تھا اور نہ ہی اس پر نیند نے غلبہ پایا تھا اور نہ ہی اسے بھوک پیاس کی طلب محسوس ہو رہی تھی۔ وہ بالکل ہشاش بشاش تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو آقا، زمین کی تہہ کا دوسرا دروازہ کھولو اور زینے اتر جاؤ"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر زنبیل سے برف کی چابی نکالی اور زمین پر دروازے کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس نے برف کی چابی سے برف کا بنا ہوا تالا کھولا تو دروازے کا کنڈا خودبخود کھل گیا اور برف کا بنا ہوا دروازہ پہلے دروازے کی طرح خودبخود صندوق کے کسی ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا۔ اس دروازے کے کھلتے ہی یہاں بھی گول زینہ جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ مگر سارے کا سارا زینہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔

"اوہ، اس تہہ میں تو پانی ہی پانی ہے۔ کیا مجھے اس پانی میں اترنا ہوگا"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔



"ہاں آقا، یہ سرد پانی ہے۔ آپ بے فکر ہو کر زینے اتر جائیں۔ آپ نے منہ میں جو سرخ گولی رکھی ہوئی ہے اس کی وجہ سے آپ کو سردی کا احساس تک نہ ہوگا۔ اس گولی کی وجہ سے آپ پانی میں آسانی سے سانس لے سکتے ہیں"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا۔

"کیا ان زینوں کی تعداد بھی ایک ہزار ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہاں آقا، پاتال کی ہر تہہ میں اسی طرح کے زینے ہیں اور ہر تہہ کے زینوں کی تعداد ایک ہزار ہے"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے پہلے زینوں کی طرح نیچے اتر کر مجھے آخری زینے پر پھر رکنا ہوگا۔ کولا سانپ ہی اس پاتال کے طلسمات کے بارے میں بتائے گا"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں، آقا پاتال کی ہر تہہ میں اتر کر آپ کو آخری زینے پر رک کر کولا سانپ سے طلسمات کے راز جاننا ہوں گے"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا۔



"کیا اس زمین کے طلسمات بھی پہلے طلسمات کی طرح سخت اور خوفناک ہوں گے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں آقا۔ اس کا جواب تو آپ کو کولا سانپ ہی دے سکتا ہے"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر عمرو نے زنبیل سے وہی مشعل نکالی اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر زینوں کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے ہی وہ چند زینے اتر کر نیچے گیا اس کے اوپر برف کا دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔ عمرو عیار اس وقت پوری طرح سے پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ لیکن نہ ہی اسے سردی کا احساس ہو رہا تھا اور نہ پانی میں اسے سانس لینے میں کوئی مشکل پیش آ رہی تھی۔

پانی میں موجود زینہ برف کا بنا ہوا تھا۔ عمرو جس
زینے سے نیچے اترتا پچھلا زینہ پانی بن کر پانی میں مل
جاتا۔

ان زینوں کو بھی اترتے ہوئے عمرو عیار کا برا حال
ہو گیا تھا۔ آخرکار وہ آخری زینے پر آ کر رک گیا۔

ان زینوں پر عمرو کے سامنے کوئی سانپ وغیرہ
نمودار نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہاں اندھیرا چھایا ہوا
تھا جس کی وجہ سے عمرو کو مشعل لکڑی جلانے کی
ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔



آخری زینے پر آتے ہی عمرو نے زنبیل سے کولا
سانپ والی بوتل نکال لی۔

"اوہ، تو تم نے پاتال کی پہلی تہہ کے تینوں
طلسمات عبور کر لیے ہیں"۔ عمرو نے جیسے ہی زنبیل
سے بوتل نکالی کولا سانپ نے بری طرح سے چونکتے
ہوئے کہا۔

"ہاں، وہ طلسمات بے حد سخت اور خوفناک تھے
مگر میرا نام عیار زماں، موت جادوگراں، شعلہ رواں
عمرو عیار ہے۔ میرے سامنے بھلا وہ طلسمات کیا حیثیت
رکھتے"۔ عمرو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ان طلسمات کو تم نے پہلی بار فتح کیا ہے
عمرو عیار۔ واقعی تم بے پناہ خوبیوں کے مالک ہو"۔
کولا سانپ نے عمرو کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو
عمرو عیار کا پہری جتنا سینہ فخر سے کئی انچ پھول گیا۔

"مجھے پاتال کی دوسری تہہ کے طلسمات کے
بارے میں بتاؤ۔ میں ان کو بھی فتح کر لوں گا"۔ عمرو
نے کہا۔

"ان طلسمات میں تمہارے سامنے تین بونے آئیں



گے عمرو عیار۔ وہ تم سے ایک ایک سوال پوچھیں
گے۔ تم جس بونے کے سوال کا جواب دو گے وہ بونا
اسی وقت جل کر راکھ بن جائے گا۔ اگر تم نے تینوں
بونوں کے سوالوں کے جواب دے دیئے تو تم پاتال
کی دوسری تہہ کے طلسمات پر بھی فتح پا لو گے اور
اگر تم ان میں سے کسی ایک بونے کے سوال کا
جواب نہ دے پائے تو اس بونے کی جگہ تم جل کر
بھسم ہو جاؤ گے"۔ کولا سانپ نے کہا۔

"اوہ، ان بونوں کے سوال کیا ہوں گے۔ کیا تم
مجھے وہ سوال اور ان کے جواب نہیں بتاؤ گے"۔ عمرو
نے چونک کر کہا۔

"نہیں عمرو عیار، میں ان بونوں کے سوالوں کے
بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ وہ بونے اپنی مرضی اور
اپنی سوچ کے مطابق تم سے سوال کریں گے اور تم
کو بھی ان کے سوالوں کے جواب اپنی عقل اور
ذہانت سے دینے ہوں گے"۔ کولا سانپ نے جواب
دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ تم پاتال



کے طلسمات کا ہر راز جانتے ہو۔ پھر تمہیں ان بونوں
کے سوالوں کا کیوں نہیں پتہ"۔ عمرو نے حیران ہو کر
کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں عمرو عیار۔ ان طلسمات کو
بناتے ہوئے سامری جادوگر نے ان بونوں کو ہی اختیار
دیا تھا کہ اگر کوئی پہلے طلسمات کا خاتمہ کر کے ان
طلسمات میں آ جائے گا تو وہ اس سے اپنی مرضی سے
سوال کریں گے اور وہ ایسے سوال کریں گے کہ کوئی
بھی ان سوالوں کا جواب نہ دے سکے"۔ کولا سانپ
نے کہا۔ اس کی بات سن کر عمرو کی پیشانی پر لاتعداد
شکنیں پھیل گئیں۔

"اوہ۔ پھر تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔ اگر میں
ان بونوں کے سوالوں کا صحیح جواب نہ دے پایا تو"۔
عمرو نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم جل کر اسی وقت ہلاک ہو جاؤ گے"۔
کولا سانپ نے لاپرواہی سے کہا۔

"ہونہہ، کہیں تم میرے ساتھ دھوکہ تو نہیں کر
رہے"۔ عمرو نے کولا سانپ کو غصیلی نظروں سے

گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں عمرو عیار۔ اگر میں تم سے
دھوکہ کروں گا تو میں اسی وقت جل کر راکھ نہ بن
جاؤں گا۔ کولا سانپ نے جھلا کر کہا تو عمرو نے اس
کی بات سن کر جبڑے بھینچ لئے۔

"تم ناگ دیوتا کی قسم کھا کر کہو کہ تم جھوٹ
نہیں بول رہے اور تمہیں واقعی ان بونوں کے سوالوں
کے بارے میں کچھ نہیں معلوم"۔ عمرو نے شک
بھرے لہجے میں کہا۔ اسے نجانے کیوں محسوس ہو رہا
تھا کہ اس بار کولا سانپ اس سے جھوٹ بول رہا
ہے۔ کولا سانپ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ناگ دیوتا
کی قسم کھا کر کہا کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہا تو عمرو عیار
اور زیادہ پریشان ہو گیا۔

"اب میں کیا کروں۔ نجانے ان بونوں کے سوال
کیا ہوں گے"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔ اس نے کچھ سوچ کر کولا سانپ کو زنبیل
میں ڈال دیا۔

"زنبیل کے محافظ بونے۔ کیا اس معاملے میں تم



کوئی مدد کر سکتے ہو"۔ عمرو نے کسی خیال کے
زنبیل کے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔
نہیں آقا۔ جب کولا سانپ آپ کو ان سوالوں
میں کچھ نہیں بتا سکا تو میں بھلا آپ کو کیا
ہوں"۔ زنبیل سے محافظ بونے کی آواز سنائی

کیا سنہری تختی یا بولنے والی گڑیا بھی مجھے کچھ
بتا سکتیں"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں
چباتے ہوئے کہا۔
پاتال کے طلسمات کے بارے میں سوائے کولا
کے اور کوئی آپ کی مدد نہیں کر سکتا آقا"۔
کے محافظ بونے نے کہا۔
ہونہہ، پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ عمرو نے سر
کر کہا۔ ساتھ ہی اس نے زینے سے نیچے قدم رکھ
جیسے ہی وہ زینے سے اترا اسی لمحے زینہ پانی
ہو گیا اور ساتھ ہی عمرو کے اردگرد سے پانی
ہو گیا۔ عمرو جس جگہ کھڑا تھا اس حصے میں اور
کے اردگرد کچھ فاصلے پر روشنی ہو رہی تھی۔ باقی ہر



طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ جیسے ہی عمرو نے زمین
پر قدم رکھا اسی لمحے ایک جھماکا ہوا اور عمرو کے
سامنے ایک بالشت بھر کا بونا آ گیا۔ بونا سیاہ رنگ کا
تھا۔ اس کا سر گنجا اور اس کی داڑھیں مونچھیں بے حد
بڑھی ہوئی تھیں۔ اس بونے نے زریں جسے پر
رنگ کا جانگیہ پہن رکھا تھا۔

بونے کی آنکھیں گول اور خون آلود تھیں۔ وہ
شیطان بونا معلوم ہو رہا تھا۔

"تو تم پاتال کی پہلی تہہ کے طلسمات کو فنا
کر کے یہاں پہنچ گئے ہو"۔ شیطان بونے نے عمرو کی
جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں پہلے طلسمات کی طرح پاتال کی اس
تہہ کے بھی طلسمات کو ختم کر دوں گا۔ میرا نام
عمرو عیار ہے۔ خواجہ عمرو عیار"۔ عمرو نے سنجیدگی سے
کہا۔

"ان طلسمات کو فنا کرنے کے لئے تمہیں میرے
شاگو بونے اور زگو بونے کے سوالوں کے جواب
دینے ہوں گے عمرو عیار"۔ شیطان بونے نے کہا۔



تیرا کیا نام ہے"۔ عمرو نے شیطان بونے کی
دیکھتے ہوئے پوچھا۔
ماشو بونا"۔ شیطان بونے نے عمرو کو اپنا نام

تیرا سوال کیا ہے"۔ عمرو نے اس کی جانب
نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔
سوچ لو عمرو عیار۔ اگر تم میرے سوال کا درست
دے پائے تو تم اسی لمحے جل کر راکھ ہو
ماشو بونے نے عمرو کو خونی نظروں سے
ہوئے کہا۔
اگر میں نے تمہارے سوال کا درست جواب
تو تم جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔ عمرو نے
انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔
ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ ماشو بونے کے سوال کا
جواب دینا تم جیسے معمولی انسان کے بس کی
گیا ہے"۔ ماشو بونے نے جواباً زہر بھرے لہجے

پوچھو سوال۔ باتوں میں اپنا اور میرا وقت

ضائع مت کرو"۔ عمرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تو پھر سنو میرا سوال اور مجھے اس کا فوراً جواب دو"۔ ماشو بونے نے کہا۔ اسی لمحے اچانک آگ کا ایک شعلہ سا چمکا اور وہ عمرو اور ماشو بونے کے سروں کے اوپر معلق ہو گیا۔

"آگ کا شعلہ نمودار ہو گیا ہے عمرو عیار۔ اگر تم نے میرے سوال کا درست جواب دے دیا تو یہ شعلہ مجھ پر آ گرے گا اور میں اسی لمحے جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ اگر تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا یا سوال کا جواب غلط ہوا تو یہ شعلہ تم پر گر جائے گا"۔ ماشو بونے نے کہا۔

"اپنا سوال بتاؤ"۔ عمرو نے بے خوفی سے کہا۔

"یہ بتاؤ عمرو کہ تمہاری دنیا کے آسمان پر ستاروں کی تعداد کتنی ہے"۔ ماشو بونے نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس سوال کا جواب معلوم ہے"۔ عمرو نے ماشو بونے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں معلوم ہے۔ کیوں"۔ ماشو بونے نے



کہا۔

"نہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ تم خود بھی اس سوال کا جواب نہیں جانتے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے عمرو عیار۔ مجھے اس سوال کا جواب معلوم ہے"۔ ماشو بونے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم نہیں جانتے کہ آسمان پر ستاروں کی تعداد کتنی ہے"۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا۔

"میں نے جب کہا ہے کہ میں جانتا ہوں تو یقیناً جانتا ہوں"۔ ماشو بونے نے اور زیادہ غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ مت بولو ماشو بونے۔ تم نہیں جانتے"۔ عمرو نے ماشو بونے کو اور زیادہ غصہ دلاتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ۔ میں جھوٹ بول رہا ہوں"۔ ماشو بونا غرایا۔

"ہاں۔ یہ جھوٹ ہے سراسر جھوٹ"۔ عمرو نے کہا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے عمرو عیار۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ آسمان پر ستاروں کی تعداد کتنی ہے"۔ ماشو بونے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔



"تو بتاؤ کتنی تعداد ہے آسمان پر ستاروں کی"۔ عمرو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"زمین پر جس قدر ریت کے ذرات ہیں آسمان پر اتنی ہی ستاروں کی تعداد ہے"۔ ماشو بونے نے غصیلے لہجے میں کہا۔ دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ جبکہ عمرو عیار اس کی طرف دیکھ کر نہایت زہریلے انداز میں مسکرا رہا تھا۔ عمرو نے ماشو بونے کو اپنی عیاری کے جال میں اس بری طرح سے پھنسا لیا تھا کہ اس نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دے دیا تھا۔ جب ماشو بونے کو احساس ہوا کہ عمرو عیار اس کے ساتھ عیاری سے اس کے سوال کا جواب پوچھ چکا ہے تو اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔

"تت۔ تم۔ تم عمرو عیار۔ تم نے عیاری سے مجھ سے میرے ہی سوال کا جواب پوچھ لیا تھا"۔ ماشو بونے نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو لوگ مجھے عمرو عیار کہتے ہیں۔ تمہارے سوال کا جواب تمہیں مل چکا ہے۔ لیکن



چونکہ تمہیں جل کر مرنا ہے اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ آسمان پر ستاروں کی تعداد زمین پر ریت کے ذرات کے برابر ہے"۔ عمرو نے کہا۔ جیسے ہی عمرو نے یہ الفاظ کہے اسی لمحے ان کے سروں پر معلق آگ کا شعلہ ماشو بونے پر جا پڑا۔ ماشو بونے کے حلق سے ایک ہولناک اور انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ آگ کا شعلہ بن کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے ماشو بونے کو جلا کر راکھ بنا دیا۔

جیسے ہی ماشو بونا جل کر راکھ بنا اسی لمحے روشنی سی چمکی اور ماشو بونے کی جگہ وہاں ایک اور بونا آ نمودار ہوا۔ اس بونے کی شکل و صورت اور قد کاٹھ ماشو بونے جیسا ہی تھا مگر وہ ماشو بونے سے قدرے موٹا تھا اور اس کی ناک بھی چپٹی ہوئی تھی۔ اس بونے کا بھی رنگ کالا تھا۔

"اوہ۔ تو تم نے ماشو بونے کو ہلاک کر دیا ہے"۔ نئے بونے نے وہاں نمودار ہو کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب تمہاری باری ہے"۔ عمرو نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"تم مجھے ہلاک نہیں کر پاؤ گے عمرو عیار۔ میرا نام شانگو ہوتا ہے۔ ماشو ہوئے نے تم سے جو سوال کیا ہوگا وہ عام اور سادہ سا سوال ہوگا جس کا جواب تمہیں پہلے سے ہی معلوم ہوگا۔ مگر میرا سوال ایسا ہے جس کا جواب تم مر کر بھی نہیں دے سکو گے۔" شانگو ہوئے نے عمرو کو نفرت زدہ نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تمہارے سوال میں ایسی کیا خاص بات ہے جس کا میں جواب نہیں دے سکتا۔" عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

"خاص بات۔ ہونہہ۔ میرے سوال کا جواب تمہارے فرشتوں کو بھی نہیں معلوم۔" شانگو ہوئے نے کہا۔

"تو پھر کسے معلوم ہوگا۔" عمرو نے کہا۔

"میں تمہاری عیاری میں نہیں آؤں گا عمرو عیار۔ میں تمہیں کسی صورت میں نہیں بتاؤں گا کہ میرے سوال کا جواب کون جانتا ہے۔" شانگو ہوئے نے



لہجے میں کہا۔

"تو مت بتاؤ۔ میں نے کونسا تمہاری دم پہ پاؤں رکھ دیا ہے۔" عمرو نے سر جھٹک کر کہا۔ یہ بونا ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ہوشیار معلوم ہوتا تھا جس نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ عمرو کی عیاری میں نہیں آئے گا۔ اسی لمحے شعلہ سا چمکا اور ان دونوں کے سروں پر آ کر معلق ہو گیا۔

"میرے سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہو۔" شانگو ہوئے نے شعلے کو فضا میں معلق ہوتے دیکھ کر کہا۔

"ہاں، پوچھو۔" عمرو نے دھڑکتے دل سے کہا۔

"بتاؤ کہ میری عمر کتنی ہے۔" شانگو ہوئے نے مسکرا کر عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد زہریلا تھا۔

"عمر۔ تم نے اپنی عمر کا سوال پوچھا ہے۔" عمرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں، تمہیں بتانا ہوگا کہ میں کتنے سال اور کتنے ہ کا ہوں۔" شانگو ہوئے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔



"میں تمہارے سوال کا جواب بعد میں دوں گا۔ پہلے تم بتاؤ تم پیدائشی گنجے ہو یا کسی جنی بوتی نے تمہارے سر پر جوتیاں مار مار کر تمہارا سر گنجا کیا ہے۔" عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کسی بوتی کی کیا جرأت کہ وہ شانگو ہوئے کے سر پر جوتیاں مار کر اسے گنجا کر سکے۔" شانگو ہوئے نے منہ بنا کر غصے سے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے تم پیدائشی ہی گنجے ہو۔" عمرو نے یوں سر ہلا کر کہا جیسے وہ سمجھ گیا ہو۔

"ہاں۔ میں پیدائشی گنجا ہوں۔ تمہیں اس سے مطلب۔" شانگو ہوئے نے کہا۔ وہ بھلا عمرو کی عیاری کو کہاں سمجھ سکتا تھا۔ عمرو نے بڑی عیاری سے اس پر اپنی عیاری کا جال ڈالا تھا۔

"شانگو ہوئے میں جانتا ہوں کہ میں تمہارے سوال کا جواب نہیں دے سکوں گا۔ آگ کا یہ شعلہ مجھے اسی وقت جلا کر بھسم کر دے گا مگر میں مرنے سے پہلے ایک نیکی کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم مجھے اس کی اجازت دے سکتے ہو۔" عمرو نے کہا۔



"کیسی نیکی۔" شانگو ہوئے نے پوچھا۔

"میرے پاس ایک ایسی دوا ہے۔ جس سے تمہارے سر کے بال اُگ سکتے ہیں۔ اگر تمہارے سر پر بال آ جائیں گے تو تم دنیا کے حسین ترین بونوں میں شمار ہو سکتے ہو۔" عمرو نے کہا۔

"مجھے اپنے سر پر بال اگانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں ایسے گنجا ہی اچھا ہوں۔" شانگو ہوئے نے منہ بنا کر کہا۔ اسے اپنی عیاری کے جال میں نہ پھنستے دیکھ کر عمرو دل ہی دل میں اس پر پیچ و تاب کھانے لگا۔

"لیکن میری نیکی کے لئے تو تم ایسا کر سکتے ہو۔ دیکھو مرنا تو میں نے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد میں سیدھا جنت میں جاؤں۔ اصل میں میں نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ مجھے ایک بزرگ بونے نے بتایا تھا کہ اگر میں نے شادی نہ کی اور ایسے ہی مر گیا تو مجھے جنت میں بھی شادی کے لئے کوئی حور نہیں ملے گی۔ ہاں اگر میں کسی گنجے بونے کے ساتھ نیکی کرکے اس کے سر پر بال اگا

دوں تب مرنے کے بعد کم از کم جنت میں مجھے شادی کے لئے دو حوریں ضرور مل جائیں گی۔ اب میرا مرنے کا وقت قریب آ ہی گیا ہے تو کم از کم مجھے ایک نیکی تو کر لینے دو تاکہ جنت میں مجھے کوئی حور مل جائے اور جنت میں مجھے کنوارہ نہ رہنا پڑے"۔ عمرو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

شاگو بونا بڑے غور سے عمرو کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے شک ہو کہ عمرو اس سے کوئی عیاری تو نہیں کر رہا۔ مگر عمرو بے حد کائیاں انسان تھا اس نے اپنے چہرے پر ایسی مایوسی اور معصومیت طاری کر رکھی تھی کہ شاگو بونا تو کیا اس کا باپ بھی نہیں سمجھ سکتا تھا کہ عمرو اس سے کیا عیاری کر رہا ہے۔

"ہونہہ اگر ایسی بات ہے تو کر لو نیکی۔ لگاؤ دوا میرے سر پر بال"۔ شاگو بونے نے سر جھٹک کر کہا تو عمرو کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"شاگو بونے۔ میرے پاس جو دوا ہے اس سے تمہاری عمر کے دنوں کے حساب سے تمہارے سر پر بال اگ سکتے ہیں۔ مثلاً تمہاری عمر اگر سو دن ہے



...سر پر سو بال اگیں گے۔ اگر تمہاری عمر کے ...ایک ہزار ہیں تو تمہارے سر پر اس دوا کے ...سے ایک ہزار بال آ جائیں گے۔ بہرحال تم ...پیدائش سے لے کر آج تک کے دن بتاؤ۔ میں ...ان دنوں کے حساب سے دم کروں گا تو اتنے ...بال تمہارے سر پر آ جائیں گے۔ یاد رکھنا تمہیں ...ان کی صحیح صحیح تعداد بتانی ہے۔ اگر تم نے کم یا ...دن بتائے تو دوا کا اثر الٹ جائے گا اور تمہاری ...مونچھوں کے بال بھی جھڑ جائیں گے۔ اس کے ...ساتھ تمہارا ایک ہاتھ۔ ایک ٹانگ اور ایک ...بھی غائب ہو جائے گی اور تم بجائے خوبصورت ...کے دنیا کے بدصورت ترین بونے بن جاؤ ...۔ عمرو نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"...پہلے دن سے لے کر آج کے دن تک پورے ...ہزار دنوں سے گنتا ہوں"۔ شاگو بونے نے عمرو ...عیاری کو نہ سمجھتے ہوئے جلدی سے دنوں کی تعداد ...۔ شاید اسے بدصورت ہونا بننے کا خوف محسوس ...تھا جس کی وجہ سے اس نے عمرو کو فوراً دنوں



کی تعداد بتا دی۔ عمرو کا مقصد حل ہو چکا تھا۔ اس نے جلدی جلدی دل میں دنوں کا حساب لگانا شروع کر دیا۔

"کیا سوچ رہے ہو عمرو عیار۔ لگاؤ میرے سر پر دوا تاکہ میرے سر پر سات ہزار بال اگ آئیں"۔ عمرو کو خاموش دیکھ شاگو بونے نے جلدی سے کہا۔

عمرو نے اپنی زنبیل میں ہاتھ مارنا شروع کر دیا۔ وہ اصل میں دنوں کی گنتی کر رہا تھا جس کے لئے اسے کچھ وقت چاہئے تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے تھیلے میں دوا تلاش کر رہا ہو۔

"اوہ۔ معاف کرنا شاگو بونے میں وہ دوا اپنے ساتھ لانا بھول گیا ہوں۔ اگر کہو تو میں اپنی دنیا میں واپس جا کر وہ دوا لے آؤں"۔ عمرو نے پریشان ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا اپنی دنیا میں واپس جانا ممکن نہیں ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو تمہارے پاس ایسی کوئی دوا ہے ہی نہیں۔ تم جان بوجھ کر وقت ضائع کر رہے ہو تاکہ تم کچھ دیر اور زندہ رہ سکو"۔ شاگو بونے نے



...بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں شاگو بونے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ عمرو ...نے کہا۔

"بس رہنے دو۔ میرے سوال کا جواب دو"۔ شاگو ...بونے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو سنو۔ تمہاری عمر انیس سال دو ماہ اور ...پانچ دن ہے"۔ عمرو نے دنوں کے حساب سے دل ہی ...دل میں سالوں، مہینوں اور دنوں کا حساب لگا کر ...بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن ...کر شاگو بونا بری طرح سے اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ تت۔ تم۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ...میری عمر انیس سال دو ماہ اور پانچ دن ہے"۔ شاگو ...بونے نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے شعلہ شاگو بونے پر ...گرا اور شاگو بونا آگ میں گھر کر بری طرح سے چیخنے ...لگا۔ وہ آگ کا شعلہ بنا بری طرح سے تڑپتا پھر رہا ...تھا۔ پھر وہ دھپ سے زمین پر گرا اور دیکھتے ہی ...دیکھتے جل کر راکھ بن گیا۔ شاگو بونے پر شعلے کو گرا ...کر اسے راکھ بناتے دیکھ کر عمرو کے چہرے پر سکون آ

گیا تھا گویا اس نے دنوں کے حساب سے سالوں، مہینوں اور دنوں کا جو حساب لگایا تھا وہ غلط نہیں تھا۔ اس نے چونکہ شاگو بونے کو درست جواب دے دیا تھا اس لئے شعلہ شاگو بونے پر جا گرا تھا اور اسے جلا کر راکھ بنا دیا تھا۔

دوسرے بونے کے جل کر راکھ ہوتے ہی وہاں دھماکے سے تیسرا بونا نمودار ہوا تھا۔ اس بونے کی ہیئت بھی ماشو اور شاگو بونے جیسی ہی تھی مگر اس کا رنگ ان دونوں بونوں سے کہیں زیادہ سیاہ تھا۔

"میرا نام زنگو ہے"۔ اس بونے نے عمرو کو خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اور میرا نام عمرو عیار ہے۔ خواجہ عمرو عیار"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ دو بونوں کو بے وقوف بنا کر اس نے دوسرے طلسم کے دو مرحلے ختم کر دیئے تھے جس کی وجہ سے اس کی ہمت اور حوصلہ بے حد بڑھ گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ دوسرے بونوں کی طرح وہ اس بونے کو بھی آسانی سے بے وقوف بنا لے گا۔



طرح وہ پاتال کی دوسری تہہ کے بھی طلسمات
ختم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

میرے سوال کا جواب دو"۔ زنگو بونے نے تیز
میں کہا۔ وہ شاید دوسرے بونوں کی طرح باتوں
وقت ضائع کرنے کا عادی نہ تھا۔ اسی لمحے ایک
شعلہ ان کے سروں پر آ نمودار ہوا۔

پوچھو"۔ عمرو نے فوراً کہا۔

یہ بتاؤ تم نے لکڑی کے کمرے سے جو لکڑی کی
حاصل کی تھی وہ کس جادوگر بونے کے پاس تھی
اس لکڑی کی چابی سے تم نے پاتال کے جس
دروازے کو کھولا ہے اس پاتال میں سب سے پہلے
تمہارے سامنے کونسا طلسم کھلے گا"۔ زنگو بونے نے عمرو
کا جواب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یہ تمہارا ایک سوال ہے یا دو"۔ عمرو نے پوچھا۔

سوال ایک ہے یا دو اس کو چھوڑو۔ تم جواب
دو"۔ زنگو بونے نے درشت لہجے میں کہا۔

کیا تمہیں ان سوالوں کے جواب معلوم ہے"۔
عمرو نے کہا۔ لکڑی کی چابی اس نے جس جادوگر بونے



سے حاصل کی تھی اس کا نام تو اسے معلوم تھا مگر اس پاتال میں اس کے سامنے کونسا طلسم کھلے گا اس کے بارے میں بھلا عمرو عیار کو کیسے معلوم ہو سکتا تھا اس لئے عمرو نے زنگو بونے کو بھی پہلے دو بونوں کی طرح بے وقوف بنانے کے لئے پوچھا تھا۔

"نہیں، مجھے خود بھی ان سوالوں کے جواب نہیں آتے"۔ زنگو بونے نے کہا اور عمرو عیار اچھل پڑا۔

"کیا، کیا کہا تم نے۔ تمہیں خود بھی ان سوالوں کے جواب نہیں معلوم"۔ عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، یہی کہا ہے میں نے"۔ زنگو بونے نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ، اگر تمہیں ان سوالوں کے جواب نہیں معلوم پھر تمہیں کیسے پتہ چلے گا کہ میں جو جواب دوں گا وہ صحیح ہوں گے یا غلط"۔ عمرو نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا فیصلہ آگ کرے گی۔ اگر تم نے غلط جواب دیئے تو یہ آگ تم پر آ گرے گی اور اگر



تمہارے جواب درست ہوئے تو یہ آگ مجھے جلا کر
ختم کر دے گی"۔ زنگو بونے نے لاپرواہی سے کہا تو
حیرت اور پریشانی سے اس کا چہرہ تکتا رہ گیا۔ اس
نے سوچا تھا کہ وہ پہلے دونوں بونوں کی طرح آسانی
زنگو بونے کو بھی اپنی عیاری کے جال میں پھنسا
لے گا لیکن اب ان سوالوں کے جواب خود زنگو بونے
کو بھی نہیں معلوم تھے تو عمرو بھلا عیاری سے اس
سے کیا اگلوا سکتا تھا۔ پاتال کی تہوں میں جا کر اسے
طلسمات کے بارے میں کونسا سانپ بتاتا تھا۔ لکڑی
کی چابی سے جس پاتال میں عمرو نے جانا تھا اس کے
طلسم کیا تھے وہ بھلا اس کے بارے میں کیا بتا سکتا
تھا۔ عمرو کی پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمکنے
لگے تھے اور وہ قدرے خوف اور پریشان نگاہوں سے
زنگو بونے اور کبھی فضا میں معلق آگ کے شعلے کو
دیکھنے لگ گیا تھا۔ جس مرحلے کو عمرو عیار آسان سمجھ
رہا تھا وہ اس قدر سخت اور خوفناک ہو جائے گا یہ
بات عمرو کے تصور میں بھی نہ تھا۔ عمرو عیار کو یقین
ہو رہا تھا کہ وہ زنگو بونے کے سوال کا جواب

نہیں دے سکے گا۔ اس بار آگ کا شعلہ زنگو بونے کی
بجائے اس پر آگرے اور اسے جلا کر بھسم کر دے
گا۔ اس خیال سے عمرو کی روح تک لرز اٹھی تھی۔







"کیا تم سچ کہہ رہے ہو زنگو بونے۔ کیا واقعی تم ان
سوالوں کے جواب نہیں جانتے"۔ عمرو نے حیرت اور
پریشانی سے مسلسل زنگو بونے کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔

"نہیں عمرو عیار۔ میں واقعی کچھ نہیں جانتا"۔ زنگو
بونے نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں تمہارے سوالوں کا جواب دوں گا۔
لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے تھوڑا سا وقت دینا
ہوگا"۔ عمرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وقت۔ کیا مطلب"۔ زنگو بونے نے چونک کر
پوچھا۔

"وقت کا مطلب وقت ہی ہوتا ہے۔ ٹھہرو میں
ابھی آتا ہوں"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ اس نے
زنبیل سے سلیمانی چادر نکالی۔ اس سے پہلے کہ زنگو بونا
کچھ کہتا عمرو نے جلدی سے سلیمانی چادر اپنے کاندھوں
پر ڈالی اور زنگو بونے کی نظروں کے سامنے سے غائب
ہوگیا۔

"ارے عمرو عیار۔ یہ عمرو عیار کہاں غائب ہوگیا"۔
زنگو بونے نے عمرو کو اس طرح اچانک غائب ہوتے
دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

عمرو نے زنبیل سے کھولا سانپ کو نکال لیا۔ زنگو
بونا بری طرح سے چیخ چیخ کر عمرو کو آوازیں دے رہا
تھا مگر عمرو جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔

"کھولا سانپ۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ تم نے تو کہا تھا
کہ اس طلسم کے بارے میں اس طلسم کے بونے ہی
جانتے ہیں مگر زنگو بونا کہہ رہا ہے کہ وہ کچھ نہیں
جانتا۔ اس نے مجھ سے لکڑی کی چابی سے کھلنے والی
پاتال کی تیسری تہہ کے طلسم کے بارے میں پوچھا



ہے۔ میں اس کا جواب کیسے دے سکتا ہوں"۔ عمرو
نے بوتل میں موجود کھولا سانپ کو غصیلی نظروں سے
گھورتے ہوئے کہا۔ سلیمانی چادر کی ایک خوبی یہ بھی
تھی کہ جب تک عمرو نہ چاہتا کوئی اس کی آواز بھی
نہیں سن سکتا تھا۔

"پاتال کی تیسری تہہ کے طلسمات میں تمہارے
سامنے پہلا طلسم جو آئے گا وہ سات رنگ کی کھوپڑیوں
کا ہوگا۔ درمیانی کھوپڑی کا رنگ سیاہ ہے۔ اس کے
دائیں طرف تین کھوپڑیوں کا رنگ سرخ، زرد اور سبز
ہے جبکہ بائیں طرف تین کھوپڑیاں نیلی، سفید اور
گہری رنگ کی ہیں"۔ کھولا سانپ نے کہا تو عمرو کے
چہرے پر اطمینان آگیا۔

"اگر تمہیں پہلے ہی یہ سب معلوم تھا تو تم نے
مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا"۔ عمرو نے کہا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے اس طلسم کے
سوالوں کا نہیں معلوم۔ یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے ان
کے جواب بھی نہیں معلوم ہوں گے۔ اگر تم پہلے
دونوں بونے کے سوال کرنے کے بعد مجھ سے پوچھ

پلٹتے تو میں تمہیں ان کے جواب بھی بتا دیتا۔ کوا سانپ نے کہا تو عمرو نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں اس زنگو بونے سے نپٹ لوں۔ اس نے تو مجھے سچ مچ پریشان کر دیا تھا۔ عمرو نے کہا۔ اس نے کوا سانپ کو زنبیل میں ڈالا اور کاندھوں سے سلیمانی چادر اتار کر زنگو بونے کے سامنے آگیا۔

"تم۔ تم اچانک کہاں غائب ہو گئے تھے"۔ عمرو کو اچانک سامنے آتے دیکھ کر زنگو بونے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں عالم بالا میں گیا تھا۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عالم بالا میں۔ کیا مطلب"۔ زنگو بونے نے چونک کر پوچھا۔

"عالم بالا میں میرے لنگڑے پردادا کے بیٹے کی گونگی، اندھی اور بہری ساس رہتی ہے۔ میں اس سے پوچھنے گیا تھا کہ مرنے کے بعد میری روح عالم بالا کے



کس حصے میں رہے گی"۔ عمرو نے کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا کہا تمہارے پردادا کی ساس نے"۔ زنگو بونے نے جلدی سے کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ ابھی میرے مرنے کا وقت نہیں آیا۔ ہاں جہنم کے داروغہ نے مجھے کہا ہے کہ میں جلد سے جلد زنگو بونے کو اس کے پاس بھیج دوں۔ اس کے دونوں ساتھی شانگو اور ماشو بونے بری طرح تڑپ رہے ہیں اور بار بار زنگو بونے کو پکار رہے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"جہنم میں۔ میں نہیں تم جاؤ گے عمرو عیار۔ تم میرے سوالوں کا کسی بھی طرح جواب نہیں دے سکو گے۔ یہ آگ کا شعلہ تم پر گرے گا اور تم۔ ہا ہا ہا۔ تم اسی لئے جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔ زنگو بونے نے زوردار قہقہہ لگا کر کہا۔

"جس جادوگر بونے سے میں نے لکڑی کی چابی حاصل کی تھی اس کا نام ماشو بونا تھا اور تم نے لکڑی کی چابی سے کھلنے والے پاتال کے چھٹے طلسم کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس طلسم میں میرے سامنے



سات کھونٹیاں آئیں گی جن میں سے ایک کھونٹی سرخ، ایک زرد، ایک سفید، ایک سیاہ، ایک نیلی، ایک سبز اور ایک سنہری رنگ کی ہو گی"۔ عمرو نے کہا۔

زنگو بونا عجیب سی نظروں سے عمرو عیار کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"طلسمی آگ۔ اگر عمرو عیار نے غلط جواب دیا ہے تو اس کو جلا کر بھسم کر دو"۔ زنگو بونے نے سر اٹھا کر آگ کے شعلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آگ کا شعلہ تیزی سے حرکت میں آیا اور عمرو کی بجائے زنگو بونے پر جا گرا۔ زنگو بونے کے حلق سے ایک دلدوز چیخ نکل گئی۔ آگ نے یکلخت اسے پوری طرح لپیٹ میں لے لیا تھا۔ کچھ دیر زنگو بونا آگ کا شعلہ بنا وہاں ناچتا اور ادھر ادھر بھاگتا رہا پھر وہ یکلخت زمین پر آ گرا اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ ہو گیا۔ جیسے ہی زنگو بونا جل کر راکھ ہوا اسی لمحے وہاں گہری تاریکی چھا گئی۔ تاریکی میں بدروحوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔



"افسوس مارا مجھے عمرو عیار نے عیاری سے میرا نام ماشو بونا تھا۔ میں عمرو عیار کی عیاری کو نہ سمجھ سکا اور میں خود ہی اپنے سوال کا جواب اسے بتا کر آگ کا نشانہ بن گیا"۔ تاریکی میں ماشو بونے کی روتی اور چیختی ہوئی آواز آئی۔ پھر جیسے ہی ماشو بونے کی آواز ختم ہوئی ایک اور روتی اور چیختی ہوئی آواز عمرو کو سنائی دی۔

"افسوس مارا مجھے عمرو عیار نے عیاری سے۔ میرا نام شانگو بونا تھا۔ میں نے بھی ماشو بونے کی طرح عمرو عیار کی عیاری کے جال میں پھنس کر خود ہی اسے اپنے سوال کا جواب دے دیا تھا۔ شانگو بونے کی چیختی اور روتی ہوئی آواز آئی۔ شانگو بونے کی آواز ختم ہوئی تو عمرو کو تیسرے بونے کی آواز سنائی دی۔

"میرا نام زنگو بونا تھا۔ عمرو نے میرے سوال کا جواب درست دے کر مجھے بھی جہنم واصل کر دیا۔ افسوس، صد افسوس"۔ زنگو بونے نے کہا۔ پھر جیسے ہی زنگو بونے کی آواز ختم ہوئی وہاں ایک تیز اور خوفناک آواز گونج اٹھی۔

"عمرو نے اپنی عیاری اور عقلمندی سے پاتال کی دوسری تہہ کے تینوں طلسمات کا بھی خاتمہ کر دیا ہے اس لئے عمرو کو پاتال کی تیسری تہہ میں جانے والے دروازے تک پہنچایا جاتا ہے"۔ اس خوفناک آواز نے کہا اور پھر جیسے ہی آواز ختم ہوئی وہاں سے ہلاکت تاریکی چھٹ گئی۔ عمرو نے دیکھا وہ واقعی پاتال کی تیسری تہہ میں آ چکا تھا جہاں لکڑی کا بنا ہوا ایک کمرہ تھا۔

لکڑی کے بنے ہوئے کمرے کا فرش بھی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ فرش پر ایک دروازہ تھا جس پر لکڑی کا تالا لگا ہوا تھا۔ عمرو نے لکڑی کے دروازے کو لکڑی کی چابی سے کھولا اور لکڑی کے زینے اترتا چلا گیا۔





اردو بکس اپلوڈ بائے احمد
ای میل: urdubooks.net@gmail.com

آخری زینے پر پہنچ کر عمرو رک گیا اور اس نے تھیلی سے ایک بار پھر کولا سانپ کو نکال لیا۔

"عمرو عیار۔ طلسمی کھوپڑی کے بارے میں میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ اس طلسم کو فنا کرنے کے لئے تمہیں ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ان کھوپڑیوں کو تیر مارنے ہوں گے۔ ساتوں تیر ایک ساتھ اور ایک ہی لمحے میں ان کھوپڑیوں کو لگیں گے تو کھوپڑیاں اسی لمحے فنا ہو جائیں گی۔ اگر ان میں سے ایک کھوپڑی کو تیر لگنے میں ایک لمحے کا بھی فرق پڑ گیا تو وہ کھوپڑی اسی لمحے تم پر جھپٹ پڑے گی اور جلتی



کھوپڑی بن کر اسی لمحے تمہیں سالم نگل جائے گی۔ کولا سانپ نے عمرو کے پوچھنے پر اسے پاتال کی تیسری تہہ کے پہلے طلسم کے توڑ کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"ساتوں کھوپڑیوں کو ایک ساتھ تیر مارنے ہیں کہ ایک لمحے کی بھی دیر نہ ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا۔ اس طلسم کو فنا کرنے کا طریقہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گا مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ بہرحال دوسرے طلسم کے بارے میں سنو۔ دوسرے طلسم میں تمہارے سامنے سات خوبصورت پریاں آئیں گی۔ ان پریوں میں سے ایک پری چڑیل ہے جسے تم نے ان پریوں میں سے پہچان کر ہلاک کرنا ہے۔ تیسرے طلسم میں جب تم پہنچو گے تو وہاں تمہیں تین کنویں دکھائی دیں گے۔ ان کنوؤں میں سے دو کنویں موت کے کنویں ہیں جن میں اگر تم کود گئے تو ان کنوؤں کے زہریلے پانی میں گر کر ایک لمحے سے بھی کم وقفے



میں تمہارا جسم گل کر اس پانی میں مل جائے گا۔ تیسرا کنواں جو زندگی کا کنواں ہے اس میں کود کر تم پاتال کی چوتھی تہہ میں پہنچ جاؤ گے"۔ کولا سانپ نے عمرو کو پاتال کی تیسری تہہ کے طلسمات کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"پہلے طلسم کا تو تم نے بتا دیا ہے کہ اسے کیسے فنا کرنا ہے۔ دوسرے اور تیسرے طلسمات کو میں نے کیسے فنا کرنا ہے اس کا طریقہ تو تم نے مجھے بتایا ہی نہیں"۔ کولا سانپ کے خاموش ہونے پر عمرو نے پوچھا۔

"ان طلسمات کو بھی ختم کرنے کا طریقہ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ سات پریوں میں سے تمہیں اس چڑیل کو پہچان کر ہلاک کرنا ہے جس نے پری کا روپ دھار رکھا ہوگا۔ اس چڑیل کو تم نے اپنی عقلمندی سے پہچاننا ہے۔ تیسرے طلسم میں بھی تمہیں اپنی ذہانت استعمال کرنی ہوگی۔ تمہیں خود ہی جاننا ہوگا کہ موت کے کنویں کون سے ہیں اور زندگی کا کنواں کون سا ہے"۔ کولا سانپ نے کہا۔

"اوہ"۔ عمرو عیار کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"کیا تم مجھے اس چڑیل کی کوئی نشانی بتا سکتے ہو جس نے پری کا روپ دھار رکھا ہے اور زندگی کے کنویں کی بھی یقیناً کوئی نہ کوئی نشانی ہوگی"۔ چند لمحے توقف کے بعد عمرو نے کھولا سانپ سے پوچھا۔

"نہیں عمرو عیار۔ جس قدر میں جانتا تھا وہ میں تمہیں بتا چکا ہوں"۔ کھولا سانپ نے جواب دیا تو عمرو نے جھنجھلا کر زور سے سر جھٹک دیا۔

"جہنم میں جاؤ"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا اور کھولا سانپ کو زنبیل میں ڈال دیا۔

"محافظ بونے کیا کہتے ہو"۔ عمرو نے کھولا سانپ کو زنبیل میں رکھنے کے بعد زنبیل کے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"آقا ان طلسمات کے کھلنے سے پہلے آپ اپنے اصلی روپ میں آ جائیں"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے عمرو کی بات کا جواب دینے کے بجائے الٹا اس سے کہا۔

"اصلی روپ میں، وہ کیوں"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔



"آپ اس وقت کاتش جادوگر کے روپ میں ہیں جب آپ اپنے اصلی روپ میں آ جائیں گے تو ...ی عقل کے بند دریچے بھی کھل جائیں گے جس ...ہ سے آپ ان طلسمات کا بھی آسانی سے حل ...ل کر لیں گے"۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"ہونہہ، اس کا مطلب ہے۔ ان طلسمات کو بھی ...رنے میں تم میری کوئی مدد نہیں کرو گے"۔ عمرو ...نے منہ بنا کر کہا۔

"جہاں آپ کو مدد کی ضرورت ہوگی آقا وہاں میں ...زنبیل سے باہر آ جاؤں گا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"ہونہہ، ٹھیک ہے"۔ عمرو نے جھنجھلا کر کہا۔ کچھ ...تک وہ اسی طرح پریشانی کے عالم میں کھڑا رہا۔ ...نے شہزادی سورنگ شہزادی کی دی ہوئی سرخ ...والی انگوٹھی کو حکم دیا کہ وہ اسے کاتش جادوگر ...دوبارہ عمرو عیار بنا دے۔ اسی لمحے عمرو کی آنکھوں ...سامنے اندھیرا چھا گیا۔ جیسے ہی اندھیرا ختم ہوا ...عیار اپنی اصلی حالت میں آ چکا تھا۔ اس کے جسم ...اس کا اپنا مخصوص لباس تھا۔ پھر اس نے کڑی



کے آخری زینے سے نیچے پیر اتار لئے۔ اسی لمحے دھماکہ ہوا اور عمرو عیار کے عین سامنے یکے بعد دیگرے سات کھوپڑیاں آ نمودار ہوئیں۔ ان تمام کھوپڑیوں کے رنگ الگ الگ تھے۔

درمیانی کھوپڑی سیاہ تھی۔ اس کھوپڑی کے دائیں طرف تین کھوپڑیوں کے رنگ کھولا سانپ کے کہنے کے مطابق واقعی سرخ، زرد اور سبز تھا جبکہ بائیں طرف موجود تینوں کھوپڑیوں کے رنگ نیلا، سفید اور سنہری تھا۔ کھوپڑیاں عام کھوپڑیوں سے بڑی اور انتہائی خوفناک تھیں۔ ان کی آنکھیں سرخ تھیں۔ اس کے علاوہ ان کھوپڑیوں کے منہ کھلے ہوئے تھے اور ان کے منہ سے ہلکی مگر انتہائی خوفناک غراہٹ نما آوازیں نکل رہی تھیں۔

عمرو چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے زنبیل سے ایک کمان نکال لی۔ اس کمان کا رنگ سنہری تھا۔ یہ طلسمی کمان تھی۔ پھر عمرو نے زنبیل سے ایک طلسمی تیر نکالا اور اسے اپنے چہرے کے قریب کر لیا۔ عمرو نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں ایک بزرگ کا



...ہوا اسم اعظم پڑھنے لگا۔ عمرو نے سات بار اسم ...اعظم پڑھ کر اس کمان پر پھونک ماری۔ اسی لمحے تیر ...ے پر روشنی سی چمکی اور اس تیر کے سرے پر ...ت چھوٹے چھوٹے تیر بن گئے جن کے رخ مڑے ...ہوئے تھے۔ یہ طلسماتی تیر کمان عمرو عیار کو ایک پری ...نے تحفے میں دیا تھا۔ اس تیر کمان پر عمرو کو اس پری ...کے باپ نے جو ایک بزرگ جن تھے عمرو کو ایک ...اسم اعظم بتاتے ہوئے کہا تھا کہ جب بھی عمرو اس ...پر جتنی بار اسم اعظم پڑھ کر پھونکے گا۔ تیر کے ...سرے پر اتنی ہی تعداد میں تیر آ جائیں گے جن کے ...ذریعے عمرو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں جنگل ...کے جانوروں کا شکار کر سکتا ہے۔

عمرو کو اس سے پہلے اس تیر اور کمان کی ضرورت ...نہیں پڑی تھی۔ بس اچانک ہی اسے اس طلسماتی ...تیر اور کمان کا خیال آ گیا تھا۔ عمرو نے اس تیر اور ...کمان کو پہلے کبھی نہیں آزمایا تھا اس لئے وہ قدرے ...الجھن میں تھا اور سوچ رہا تھا کہ اگر کمان سے ایک ...ساتھ سات تیر نکل کر ان کھوپڑیوں کو نہ لگے تو اسے

ان خوفناک کھوپڑیوں سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ لیکن جب اس نے تیر کے سرے پر سات تیروں کو چپکے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں امید کی کرن جگمگانے لگی۔ اس نے تیر کو کمان پر چڑھایا اور کمان کا چلہ کھینچ کر اس نے تیروں کا رخ ہوا میں معلق سات کھوپڑیوں کی طرف کیا تو ان کھوپڑیوں کے منہ سے نکلنے والی غراہٹیں تیز ہو گئیں پھر وہ انتہائی خوفناک آوازوں میں چیخنے لگی تھیں۔ ان کی خوفناک چیخیں سن کر ایک لمحے کے لئے عمرو بھی گھبرا گیا۔ مگر اس نے جلدی سے خود کو سنبھالا اور کمان کا چلہ ایک جھٹکے سے چھوڑ دیا۔ کمان میں لگا ہوا تیر تو کمان میں ہی اٹکا رہ گیا لیکن اس تیر کے سرے پر جو سات تیر تھے وہ اس تیر سے الگ ہو کر انتہائی سرعت کے ساتھ ساتوں کھوپڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے اور پھر ساتوں تیر ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ان کھوپڑیوں کو جا لگے۔ تیر ان کھوپڑیوں کے عین سروں میں جا کر لگے تھے۔ جیسے ہی ان کھوپڑیوں کو تیر لگے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سب سے پہلے سیاہ رنگ کی کھوپڑی کے



…ڑ گئے۔ پھر دوسرا دھماکہ ہوا تو سرخ رنگ کی …ی کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔ اسی طرح وقفے وقفے … دھماکے ہوئے اور ان ساتوں کھوپڑیوں کے …ے ہو کر وہاں سے غائب ہو گئے۔ جیسے ہی آخری …ی کھوپڑی دھماکے سے پھٹی اچانک وہاں تاریکی …ی اور ہر طرف سے بدروحوں کے رونے اور بین …ے کی آوازیں آنے لگیں۔

…ٹوں میں ہارا نہیں عمرو عیار نے ہم سات رنگ …وں تھیں۔ اچانک کئی قہقہے ہوئیں آوازیں سنائی … اور پھر جیسے ہی یہ آوازیں ختم ہوئیں وہاں سے …کی بھی ختم ہو گئی۔

…جیسے ہی تاریکی ختم ہوئی عمرو کے سامنے کچھ بعد …ے سات دھماکے ہوئے اور وہاں اچانک سات …رت حسین و جمیل پریاں نمودار ہو گئیں۔ ان پریوں … سبز اور سرخ رنگ کے ایک جیسے لباس پہنی …ے تھے۔ ان کے پر پھیلے ہوئے تھے جیسے وہ ابھی …ی کہیں سے اڑ کر وہاں آئی ہوں۔ ان ساتوں کے …گ سفید تھے البتہ ان کی شکلیں ایک دوسرے سے



جدا تھیں مگر وہ ساتوں پریاں واقعی ایک دوسرے سے بڑھ کر حسین تھیں۔ ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام کاتارا پری ہے عمرو عیار"۔ ایک پری نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور میرا نام سمانا پری ہے۔ یہ سوکاری پری ہے، یہ جاسانی، یہ ہاشلی، یہ آگیا اور یہ سناکی پری ہے"۔ دوسری پری نے پہلے عمرو کو اپنا نام بتایا اور پھر دوسری پریوں کے نام بتانے لگی۔

"کیا تم سب اصلی پریاں ہو"۔ عمرو نے باری باری غور سے ان پریوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ہم سب اصلی پریاں ہیں"۔ ساتوں پریوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بیک وقت کہا۔

"نہیں، میں جانتا ہوں۔ تم میں سے چھ پریاں اصلی ہیں جبکہ ایک پری چڑیل ہے جس نے پری کا روپ دھار رکھا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"تمہیں غلط بتایا گیا ہے عمرو عیار۔ ہم اصلی پریاں ہیں"۔ پہلی پری نے جس نے اپنا نام کاتارا پری بتایا



…ا کہا۔

"…اگر تم سب اصلی پریاں ہو تو وہ چڑیل کہاں …"۔ عمرو نے کہا اس نے زنبیل سے تلوار حیدری …ل لی تھی۔

"ہم میں کوئی چڑیل نہیں ہے"۔ کاتارا پری نے …

"اگر میں کہوں کہ میں چڑیل ہوں تو"۔ دوسری …ی نے کہا۔ اس پری نے عمرو کو اپنا نام سمانا پری …یا تھا۔

"تو پھر میں تمہیں قتل کر دوں گا"۔ عمرو نے …لوار والا ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔

"یہ اصلی پری ہے عمرو عیار۔ چڑیل میں ہوں۔ … نے پری کا روپ دھار رکھا ہے"۔ ہاشلی نامی پری …ے کہا۔

"اور اگر میں کہوں کہ یہ بھی چڑیل نہیں ہے۔ …صلی چڑیل میں ہوں تو پھر"۔ چوتھی پری نے جس کا …م آگیا پری تھا، کہا۔

"ہونہہ۔ تم سب مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش

کر رہی ہو"۔ عمرو نے سر جھٹک کر کہا۔ پریاں بار بار
عمرو سے کہہ رہی تھیں کہ وہ چڑیل ہے۔ عمرو کو قتل
کرنا ہے تو اسے کرے۔ مگر عمرو ان میں سے کسی پر
توجہ نہیں دے رہا تھا۔ وہ گہری نظروں سے ان
پریوں کو دیکھ رہا تھا۔ پھر ایک پری پر نظر پڑتے ہی
عمرو چونک پڑا۔ اس پری کا نام ستاکی پری تھا۔

"اوہ، تو تم ہو وہ چڑیل جس نے پری کا روپ
دھار رکھا ہے"۔ عمرو نے ستاکی پری کے قریب آ کر
کہا۔

"ہاں، میں ہی چڑیل ہوں۔ ہلاک کر دو مجھے"۔
ستاکی پری نے لاپرواہی سے کہا۔

"ضرور کیوں نہیں"۔ عمرو نے مسکرا کر کہا۔ اس
کے ساتھ ہی اس نے اچانک تلوار کا بھرپور وار کیا تو
دوسرے ہی لمحے ستاکی کے ساتھ کھڑی آکیا نامی پری
کی گردن کٹ کر دور جا گری۔ جیسے ہی آکیا پری کی
گردن کٹی اس کا بے سر کا دھڑ ایک دھماکے سے نیچے
جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی اس پری کے قریب کھڑی
دوسری پریاں یکلخت وہاں سے غائب ہو گئیں اور



اچانک اس پری جس کا عمرو نے سر اڑایا تھا کے
جسم اور اس کے کٹے ہوئے سر میں آگ لگ گئی اور
دیکھتے ہی دیکھتے وہ جل کر بھسم ہو گئی۔ عمرو عیار نے
آسانی سے پہچان لیا تھا کہ ان میں سے چڑیل کون سی
ہے جس وقت عمرو غور سے ان پریوں کو دیکھ رہا تھا۔
اسے آکیا پری کے دونوں پیر پیچھے کی طرف مڑے
ہوئے دکھائی دیئے تھے جبکہ دوسری پریوں کے پیر
سیدھے تھے۔ عمرو کا سابقہ اکثر جنوں، بھوتوں، دیوؤں
اور چڑیلوں سے پڑتا رہتا تھا اس لئے اسے یاد آ گیا تھا
کہ چڑیلوں کی ایک خاص نشانی ان کے پیر ہوتے
ہیں۔ ان کے پیر پیچھے کی طرف مڑے ہوئے ہوتے
ہیں۔ وہ چاہے کوئی بھی روپ دھار لیں مگر ان کے پیر
سیدھے نہیں ہوتے۔

عمرو نے جان بوجھ کر ستاکی پری سے کہا تھا کہ وہ
چڑیل ہے۔ اصل میں وہ آکیا پری کو کوئی موقع نہیں
دینا چاہتا تھا۔ اسی لئے اس نے ستاکی پری کی طرف
رخ کر کے اپنی تلوار گھما کر پوری قوت سے آکیا پری کی
گردن پر وار کر کے اس کی گردن اڑا دی تھی۔



جیسے ہی آکیا پری کا سر اور جسم جل کر راکھ ہوا
اسی لمحے وہاں تاریکی چھا گئی اور پہلے کی طرح ایک بار
پھر بدروحوں کے چیخنے چلانے اور رونے کی آوازیں
سنائی دینے لگیں پھر ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی
دی۔

"افسوس، ہائے مجھے عمرو عیار نے پہچان کر۔ میں
شاگی چڑیل تھی۔ میں نے آکیا پری کا روپ دھار رکھا
تھا مگر میں کسی بھی طرح عمرو عیار کی تیز نظروں سے
نہ بچ سکی۔ عمرو عیار نے مجھے کوئی موقع دیئے بغیر ہلاک
کر دیا۔ اس آواز کے ختم ہوتے ہی وہاں سے تاریکی
چھٹ گئی۔

روشنی ہوئی تو عمرو عیار کو وہاں تین کنوؤں کی اونچی
اونچی منڈیریں دکھائی دیں۔

"اوہ، تو یہ ہیں وہ کنوئیں۔ جن میں سے دو موت
کے کنوئیں ہیں اور ایک زندگی کا"۔ عمرو نے ہونٹ
سکوڑتے ہوئے کہا۔ تینوں کنوؤں کی منڈیریں ایک
جیسی تھیں۔ ان کا قطر بھی ایک جیسا ہی دکھائی دے
رہا تھا۔ عمرو نے آگے بڑھ کر ایک کنوئیں میں جھانکا۔



وہ کافی گہرا اور تاریک تھا۔ عمرو نے اس کنوئیں
سے ہٹ کر دوسرے کنوئیں میں جھانکا تو وہ بھی اسے
ویسا ہی گہرا اور تاریک نظر آیا۔ تیسرا کنواں بھی پہلے
دونوں کنوؤں کی طرح تاریک اور گہرا تھا۔

"ہونہہ، بالکل ایک جیسے کنوئیں ہیں۔ مجھے کیسے
معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں سے زندگی کا کنواں کون
سا ہے اور موت کے دو کنوئیں کون سے ہیں"۔ عمرو
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ پھر اچانک جیسے اس
کے ذہن میں کوندا سا لپکا۔ اس کے لبوں پر بے
اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"زنبیل کے محافظ بونے نے بتایا تھا کہ میں
اصل روپ میں آ جاؤں گا تو میرے ذہن کے بند
دریچے کھل جائیں گے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اس نے زنبیل سے اپنا ایک مشعل بردار نکال لیا۔
"حکم آقا عمرو"۔ اس ... پیچھے نے زنبیل سے باہر
آ کر عمرو کے سامنے کھڑے ہو کر بڑے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"اس کنوئیں میں کود جاؤ"۔ عمرو نے ایک کنوئیں کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جو حکم آقا۔" طلسمی پتلے نے کہا اور تیزی سے ایک کنویں کی منڈیر پر چڑھ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے کنویں میں چھلانگ لگا دی تھی۔ ابھی اسے کنویں میں کودے ہوئے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اچانک عمرو عیار کی زنبیل ایک لمحے کے لئے بھاری ہوئی اور پھر یکدم ہلکی ہو گئی۔

"اوہ، تو یہ موت کا کنواں ہے۔ اسی لئے طلسمی پتلا واپس زنبیل میں آ گیا ہے۔" عمرو نے چونک کر کہا۔ اس نے زنبیل سے پھر اسی پتلے کو باہر نکال لیا۔ پتلے کا رنگ ہلکا سیاہی مائل ہو رہا تھا۔ شاید زہریلے کنویں میں جانے کی وجہ سے اس کے رنگ میں تبدیلی آ گئی تھی۔

"حکم آقا عمرو۔" اس نے پہلے کی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دوسرے کنویں میں کود جاؤ۔" عمرو نے کہا۔

"جو حکم آقا۔" پتلے نے چوں چراں کئے بغیر کہا اور اچک کر دوسرے کنویں کی منڈیر پر چڑھ گیا۔ پھر اس



دوسرے کنویں میں چھلانگ لگا دی۔ چند ہی لمحوں عمرو کی زنبیل پھر بھاری ہوئی اور پھر پہلے کی ہلکی ہو گئی۔

"ہونہہ، تو دوسرا کنواں بھی موت کا کنواں تھا۔ مطلب ہے یہ تیسرا کنواں زندگی کا کنواں ہے۔ اس میں کودنا ہے۔" عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ آگے بڑھا اور اچک کر تیسرے کنویں کی منڈیر چڑھ گیا۔ اس نے کنویں میں جھانکا۔ کنواں تاریک تھا۔ عمرو نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے اس کنویں میں چھلانگ لگا دی۔





جیسے ہی عمرو نے تیسرے کنویں میں چھلانگ لگائی وہاں پھر سے یکلخت تاریکی چھا گئی۔ ساتھ ہی ایک کڑکتی ہوئی خوفناک آواز سنائی دی۔

"عیار عمرو نے پہلے دو طلسمات کی طرح پاتال کی تیسری تہہ کے طلسمات کو بھی اپنی عقلمندی سے فتح کر لیا ہے۔ جس کی وجہ سے عمرو عیار کو پاتال کی چوتھی تہہ میں پہنچایا جا رہا ہے۔" جیسے ہی یہ الفاظ ختم ہوئے اچانک عمرو عیار جو نہایت تیزی سے کنویں میں گرتا چلا جا رہا تھا، کے پیر ٹھوس زمین سے آ لگے۔



اب عمرو پتھر کے بنے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے سامنے زمین پر پتھر کا دروازہ تھا جس پر پتھر کا بڑا تالا لگا تھا۔ عمرو نے اس تالے کو پتھر کی چابی سے کھولا اور پھر وہ پتھر کے زینے اترتا چلا گیا۔

گہرائی میں پہنچ کر عمرو عیار آخری زینے پر آ کر رک گیا۔ اس نے حسب سابق زنبیل سے کولا سانپ کو نکال لیا۔ عمرو کے پوچھنے پر کولا سانپ نے اسے ان تینوں طلسمات کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جو عمرو کے آخری زینے سے اترتے ہی کھلنے والے تھے۔

"اس طلسم کے پہلے مرحلے میں تمہیں دس طاقتور جنوں کا تلوار سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ دوسرے مرحلے میں تمہارے سامنے دس شیر آئیں گے۔ ان شیروں کو تم نے ایک لمحے میں غائب کرنا ہے۔ تیسرا طلسم جب کھلے گا تو تمہارے سامنے ایک اندھا جادوگر آئے گا وہ تم سے کوئی چیز مانگے گا۔ تمہیں اس کی مطلوبہ چیز بلا چوں چراں کئے اس جادوگر کو دینی ہوگی۔ جیسے ہی تم اس اندھے جادوگر کو اس کی مطلوبہ چیز دو گے وہ اسی لمحے وہاں سے غائب ہو جائے گا اور

"تم پاتال کی پانچویں تہہ میں پہنچا دیئے جاؤ گے"۔ کولا سانپ نے کہا۔

"اندھا جادوگر مجھ سے کیا چیز طلب کرے گا"۔ عمرو نے کولا سانپ کے خاموش ہونے پر اس سے پوچھا۔

"وہ تم سے کچھ بھی مانگ سکتا ہے عمرو عیار۔ تمہاری آنکھیں، تمہاری جان، تمہاری دولت اور تمہارا خون بھی"۔ کولا سانپ نے کہا تو عمرو بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ارے باپ رے۔ یہ تو انتہائی سخت مرحلہ ہے"۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پہلے دو مرحلے بھی بے حد سخت اور خوفناک ہیں۔ تم جیسا ننھا سا انسان دس طاقتور اور خوفناک جنوں کا مقابلہ کس طرح سے کر سکتا ہے۔ وہ ایک لمحے میں تمہارے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ دوسرے مرحلے میں بھی شیروں کو تم ایک ساتھ غائب نہیں کر سکو گے۔ وہ بھی تمہیں چیر پھاڑ دیں گے"۔ کولا سانپ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اس میں ہنسنے کی کون سی بات ہے"۔ عمرو نے



...سانپ کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم ان مرحلوں کو فنا نہیں کر سکو گے عمرو عیار۔ ...طلسمات کا شکار ہو کر تم خود فنا ہو جاؤ گے۔ ...فنا ہوتے ہی میں اس بوتل سے آزاد ہو ...ں گا۔ یہ میرے لئے خوشی کی بات نہیں تو اور کیا ...۔ کولا سانپ نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے کولا سانپ۔ میرا نام ...عیار ہے اور عمرو عیار نے ہارنا نہیں سیکھا۔ ان ...ات کو بھی میں پہلے طلسمات کی طرح فنا کر دوں ...۔ عمرو نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"...ممکن۔ قطعی ناممکن۔ تم ان طلسمات کو کسی ...طرح فنا نہیں کر سکو گے"۔ کولا سانپ نے کہا۔

"...کیوں، کیوں نہیں کر سکوں گا میں ان طلسمات کو"۔ عمرو نے کولا سانپ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"...ان طلسمات میں تیسرا طلسم تمہارے لئے انتہائی ...ک ہے عمرو عیار۔ اندھا جادوگر تم سے تمہاری ...بھی مانگ سکتا ہے۔ تمہیں اس کا حکم ماننا ...۔ وہ اگر چاہے گا کہ تم اپنے ہاتھوں اپنی گردن



کاٹ لو تو تمہیں ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ اگر تم نے کوئی حیل و حجت کی تو بھی خود بخود تمہاری گردن کٹ جائے گی۔ اس طلسم میں تمہاری موت یقینی ہے عمرو عیار۔ قطعی یقینی"۔ کولا سانپ نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو عیار کا رنگ زرد ہو گیا۔ واقعی تیسرا مرحلہ اس کی سوچوں سے زیادہ خوفناک تھا۔ اگر عمرو عیار اندھے جادوگر کی بات مانتا ہے تو بھی وہ ہلاک ہوتا ہے اور اگر نہیں مانتا تب بھی۔

"ان طلسمات سے بچنے کا طریقہ کیا ہے"۔ عمرو نے کولا سانپ کو خونی نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ان طلسمات سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے عمرو عیار۔ تمہارا وقت ختم ہو گیا ہے۔ موت تمہارا مقدر بن چکی ہے"۔ کولا سانپ نے کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا"۔ عمرو حلق کے بل غرایا۔

"ایسا ہی ہو گا"۔ کولا سانپ نے پھنکار کر کہا۔ عمرو نے غصے سے سر جھٹکا اور اس نے کولا سانپ کی بوتل کو زنبیل میں ڈال لیا۔



...سانپ۔ عمرو عیار کو ہلاک ہونا اس قدر آسان نہیں ...کولا سانپ۔ خاص طور پر عمرو عیار شیطانی ہاتھوں ...نہیں مر سکتا۔ کبھی نہیں"۔ عمرو نے ہونٹ ...ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

...مرحلے پر اس کا دس طاقتور اور خوفناک جنوں ...مقابلہ تھا۔ اس لئے عمرو نے زنبیل سے مقدس ...ی بوتل نکال کر پانی پیا۔ اس پانی کی بدولت ...جسم پر اگر کوئی زخم لگتا تو اس کی تکلیف کا ...سا احساس بھی عمرو کو نہ ہوتا تھا اور زخم فوری ...دوبارہ مندمل ہو جاتا تھا۔ اس مقدس پانی کا ...عمرو شہنشاہ افراسیاب کے مقابلے کے دوران ...ل کر چکا تھا۔ مقدس پانی پینے کے بعد عمرو نے ...بند کر کے زنبیل میں رکھی اور جنوں کا مقابلہ ...کے لئے اس نے عوج بن عنق کی وزنی اور ...تلوار نکال لی۔ پھر اس نے اللہ کا نام لیا اور ...کے آخری زینے سے نیچے آ گیا۔ جیسے ہی عمرو نے ...قدم رکھے دس لمبے زور زور سے کودتے ہوئے ...اور خوفناک آوازوں کے ساتھ جہاں سی کوکیں

اور پھر اچانک یکے بعد دیگرے عمرو کے سامنے دس
انتہائی طویل و ضخیم اور خوفناک شکلوں والے طاقتور جن
نمودار ہوئے۔ ان جنوں کے وجود عمرو سے کئی گنا
بڑے تھے اور ان کے جسم بھی پھیلے ہوئے تھے۔
جنوں کے رنگ سیاہ تھا۔ ان کے زیریں حصوں پر
سرخ رنگ کے جانگیے تھے۔ ان جنوں کے ہاتھوں
میں بڑی بڑی تلواریں تھیں۔

ان جنوں کی آنکھیں بے حد بڑی اور خون آلود
تھیں۔

"تو تم ہو وہ آدم زاد۔ جسے ہمارے ہاتھوں مرنے
کے لئے بھیجا گیا ہے"۔ ایک جن نے گرجتے ہوئے
کہا۔

"مجھے نہیں۔ میرے ہاتھوں مرنے کے لئے تمہیں
بھیجا گیا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"تم ہمارے سامنے معمولی مچھر کی حیثیت رکھتے ہو
آدم زاد۔ ہم تمہیں مسل کر رکھ دیں گے"۔ اسی جن
نے غراتے ہوئے کہا۔

"کون مچھر ہے اور کون کسے مسلتا ہے یہ تو وقت



بتائے گا۔ آؤ ہمت ہے تو میرا مقابلہ کرو"۔ عمرو
نے باقاعدہ غرا کر کہا اور عوج بن عنق کی تلوار لے کر
ان جنوں کے سامنے آ گیا۔

جنوں نے تمسخرانہ نگاہوں سے عمرو کی طرف دیکھا
اور پھر ان میں سے دو جن انتہائی خوفناک انداز میں
اس پر پل پڑے۔ عمرو نے ان کی تلواروں کے وار
عوج بن عنق کی تلوار پر روکے اور انہیں پوری قوت
سے پیچھے دھکیل دیا۔ ایک تو عمرو عیار نے مقدس پانی
پیا ہوا تھا اور دوسرے اس کے ہاتھ میں عوج بن
عنق کی تلوار تھی جس کی طاقت کے آگے ان بیچے
تلواروں جنوں کی بھی کوئی معنی نہیں رکھتے تھے۔ جن
عمرو کی ہی ٹھوکر کھا کر پیچھے ہٹے اسی لمحے مزید تین جن آگے
بڑھ کر عمرو پر ٹوٹ پڑے۔ فضا تلواروں کی جھنکار
سے گونج اٹھی تھی۔ عمرو اور جن پینترے بدل بدل کر
ایک دوسرے پر وار کر رہے تھے۔ عمرو نے اچانک
ایک جن کی تلوار کے وار کو خالی دیتے ہوئے تلوار کو
گھمایا اور پھر لمحوں کے اس گھومتے ہوئے اس نے
ایک عوج بن عنق کی تلوار اس جن کی پسلیوں



میں ماری۔ عمرو نے جس انداز میں جن کو تلوار ماری
تھی اس سے جن کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ وہ
زمین پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔
اسی لمحے شعلہ سا چمکا اور اس جن کے ٹکڑے جل کر
راکھ بن گئے۔ اپنے ایک ساتھی جن کو ہلاک ہوتے
دیکھ کر دوسرے جنوں کے چہرے غیظ و غضب سے
بگڑتے چلے گئے۔

"اوہ۔ تم نے کاموکا جن کو ہلاک کر دیا۔ اب تم
ہمارے ہاتھوں نہیں بچ سکو گے آدم زاد۔ ہم
تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے"۔ ایک جن نے
غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور پھر تمام جن
انتہائی جارحانہ انداز میں عمرو عیار پر ٹوٹ پڑے۔ مگر
ان کے مقابلے پر بھی عمرو عیار تھا۔ وہ بھی اپنی پوری
طاقت سے ان جنوں کے مقابلے پر اتر آیا تھا۔ عمرو
اور نو جنوں کے درمیان انتہائی اعصاب شکن اور
خوفناک لڑائی شروع ہو گئی تھی۔ جن بے حد طاقتور
اور خوفناک حد تک لڑاکا تھے۔ وہ انتہائی خوفناک
انداز میں عمرو عیار پر حملے کر رہے تھے مگر عمرو کسی بھی



طرح ان کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ پھر موقع ملتے
ہی عمرو نے ایک اور جن کی گردن اڑا دی اور پھر
عمرو عیار کو جیسے جیسے موقعے ملتے گئے وہ ان جنوں کو
گاجر مولی کی طرح سے کاٹتا چلا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے
سارا میدان صاف ہو گیا۔ عمرو نے عوج بن عنق کی
تلوار سے ان طاقتور اور خونخوار جنوں کا صفایا کر دیا
تھا۔ جیسے ہی آخری جن ہلاک ہوا اچانک وہاں گہری
تاریکی چھا گئی۔

چند لمحے بدروحوں کی بین کرنے کی آوازیں آتی
رہیں پھر ایک تیز اور انتہائی گونجدار آواز سنائی دی۔

"مارا ہمیں عمرو عیار نے۔ ہم پاتال کے سیاہ جن
تھے"۔ جیسے ہی یہ آواز ختم ہوئی۔ وہاں سے یکلخت
تاریکی چھٹ گئی۔ ان جنوں سے لڑتے ہوئے عمرو بری
طرح سے تھک گیا تھا۔ اس کا سارا جسم پسینے سے
شرابور ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ تپے ہوئے تانبے کی طرح
سرخ ہو رہا تھا۔ روشنی ہوتے ہی عمرو نے عوج بن
عنق کی تلوار زنبیل میں ڈالی اور زنبیل سے ایک
سفید رنگ کی چھوٹی سی شیشی نکال کر اس نے [illegible]

ڈال لی۔ گولی بے حد شیریں اور لذیذ تھی۔ عمرو نے اس گولی کو نگلا تو اس کی بھوک پیاس اور تھکاوٹ کا احساس یکلخت ختم ہو گیا۔

اسی لمحے وہاں یکے بعد دیگرے دس بار روشنی چمکی اور عمرو کے سامنے اچانک دس بڑے بڑے اور انتہائی ہیبت ناک شیر نمودار ہوئے۔ شیر عمرو سے کافی فاصلے پر تھے۔ وہ عمرو کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے یکلخت انتہائی خوفناک آوازوں میں دھاڑنے لگے۔

عمرو نے ان شیروں کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر اس نے جلدی سے زنبیل کا منہ کھول لیا۔

"چلو زنبیل میں"۔ عمرو نے کہا۔ اسی لمحے ان شیروں کو زوردار جھٹکے لگے۔ وہ فضا میں اچھلے اور پھر ہوا میں بری طرح سے قلابازیاں کھاتے ہوئے یکے بعد دیگرے عمرو کی زنبیل میں گھستے چلے گئے۔ جیسے ہی دسواں شیر عمرو کی زنبیل میں داخل ہوا عمرو نے جلدی سے زنبیل کا منہ بند کر لیا۔



"بس کم جہاں پاک"۔ عمرو نے کہا۔ اسی لمحے وہاں تاریکی چھا گئی۔ تاریکی میں جادوگروں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آئیں پھر ایک تیز اور گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمرو عیار نے دس شیروں کو غائب کر کے پاتال کی چوتھی تہہ کا دوسرا طلسم بھی ختم کر دیا ہے۔ افسوس صد افسوس"۔ اور پھر جیسے ہی یہ آواز ختم ہوئی وہاں پھر روشنی پھیل گئی۔

"خدا کی پناہ، اس قدر طلسمات سے میرا پالا کبھی نہیں پڑا تھا۔ عجیب و غریب اور خوفناک طلسمات نے اس بار میرا واقعی ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ میرے سامنے ایک سے بڑھ کر ایک اور خوفناک طلسمات آ رہے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔ اسی لمحے عمرو عیار کے سامنے زوردار دھماکہ ہوا۔ دھواں سا اٹھا اور پھیل کر تیزی سے ایک انسانی شکل اختیار کرتا چلا گیا۔ وہ اندھا جادوگر تھا۔ اس کا رنگ سیاہ اور داڑھی مونچھیں بے حد بڑھی ہوئی تھیں۔ اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کی آنکھیں بالکل



سفید تھیں۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس جادوگر کی ناک لمبی اور آگے سے طوطے کی چونچ کی طرح مڑی ہوئی تھی۔

"عمرو عیار، کیا تم یہاں ہو"۔ اندھے جادوگر نے دائیں بائیں سر گھماتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں تمہارے سامنے ہوں اندھے جادوگر"۔ عمرو نے اس جادوگر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمرو عیار، تم جانتے ہو۔ مجھے یہاں کیوں بھیجا گیا ہے"۔ اندھے جادوگر نے کہا۔

"نہیں، میں نہیں جانتا۔ تم بتاؤ کیوں آئے ہو تم یہاں"۔ عمرو نے جان بوجھ کر انجان بن کر کہا۔

"مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں تم سے کوئی ایسی چیز مانگوں جو تم مجھے کسی بھی صورت میں نہ دے سکو۔ تم میری فرمائش پوری نہ کر سکو گے تو تم اسی وقت ہلاک ہو جاؤ گے"۔ اندھے جادوگر نے کہا۔

"اچھا"۔ عمرو نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔



"ہاں، میں تم سے جو مانگوں گا وہ تمہیں ہر صورت میں دینا ہوگا عمرو عیار"۔ اندھے جادوگر نے زہریلے انداز میں کہا۔

"مانگو، کیا مانگتے ہو"۔ عمرو نے لاپرواہی سے کسی شہنشاہ کے انداز میں کہا۔

"عمرو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس بے انتہا دولت ہے۔ تمہارا جادوئی تھیلا دنیا کے بڑے بڑے خزانوں سے بھرا ہوا ہے"۔ اندھے جادوگر نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو بری طرح سے چونک اٹھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سراسیمگی کے آثار پھیل گئے۔

"کک، کیا مطلب"۔ عمرو نے ہکلا کر کہا۔

"میں تمہیں حکم دیتا ہوں عمرو عیار کہ تم اپنے جادوئی تھیلے کی ساری دولت نکال کر مجھے دے دو۔ ہیرے، جواہرات، سونا، چاندی، موتی، سونے کی اشرفیاں سب کے سب میرے حوالے کر دو۔ یاد رہے تمہارے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں رہنی چاہئے"۔ اندھے جادوگر نے کہا اور عمرو عیار کے پیروں

تلے سے زمین ہی نکل گئی۔ اس کا رنگ بلکہ لٹھے کی چادر کی طرح سفید ہو گیا تھا۔

"دد۔ دولت"۔ عمرو نے بری طرح سے ہکلا کر کہا۔

"ہاں، جلدی کرو"۔ اندھے جادوگر نے اثبات میں سر ہلا کر درشت لہجے میں کہا۔ عمرو عیار کو اپنا دل و دماغ الٹتا پلٹتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔ وہ دولت جسے عمرو عیار نے نجانے کہاں کہاں کی خاک چھان کر اور موت کے منہ میں جا جا کر حاصل کیا تھا، اندھا جادوگر اس سے مانگ رہا تھا۔ یہاں تک اندھے جادوگر نے اس پر یہ شرط عائد کر دی تھی کہ وہ اپنے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں رکھ سکتا تھا۔ یہ عمرو کے لئے موت سے بڑھ کر خوفناک صورتحال تھی۔ جس کی وجہ سے اس پر لرزہ طاری ہو گیا تھا۔ اپنی ساری دولت کے جانے کے خیال سے ہی اس کی روح لرز اٹھی تھی۔



"آقا دیر مت کرو۔ اپنی ساری دولت اندھے جادوگر کو دے دو۔ یہ تمہاری زندگی کا سوال ہے"۔ اچانک زنبیل سے محافظ بونے کی آواز عمرو کی سماعت سے ٹکرائی اور عمرو چونک اٹھا۔

"مم، مگر"۔ عمرو نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ اگر مگر کا وقت نہیں ہے آقا۔ جلدی کریں"۔ محافظ بونے نے چیختے ہوئے کہا اور عمرو عیار کا دل چاہا کہ وہ تلوار حیدری نکال کر سب سے پہلے اندھے جادوگر کی گردن اڑا دے اور پھر زنبیل کے محافظ



بونے کو پکڑ کر پوری قوت سے زمین پر پٹخ دے۔

"عمرو عیار میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ تم مجھے اپنے خزانے دے رہے ہو یا نہیں"۔ اندھے جادوگر نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دے رہا ہوں۔ مرے کیوں جا رہے ہو"۔ عمرو نے غرا کر کہا۔

"کیا، تم مجھے اپنی ساری دولت، سارے خزانے دینے کے لئے تیار ہو"۔ عمرو کی بات سن کر اندھے جادوگر نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں تمہیں اپنی ساری دولت دینے کے لئے تیار ہوں"۔ عمرو نے مری مری آواز میں کہا۔ اسی لمحے ایک زوردار کڑاکا ہوا اور دوسرے ہی لمحے اندھے جادوگر پر آگ کا ایک شعلہ گرا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اندھے جادوگر کا سارا جسم آگ میں گھر گیا تھا۔ اس کے حلق سے انتہائی دردناک اور خوفناک چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ بری طرح سے ہاتھ پیر مارتا ہوا ادھر ادھر ناچنے لگا پھر دھپ سے وہ زمین پر گرا اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ بن گیا۔



اس جادوگر کے ہلاک ہوتے ہی پچھلے کی طرح وہاں ...ی چھا گئی۔ بدروحیں رونے اور چیخنے چلانے لگیں۔

"...ک ہو گیا میں عمرو عیار جیسے کنجوس انسان کی ہاں ...ے کی وجہ سے۔ میرا خیال تھا عمرو عیار جیسا انسان ...ب کچھ کر سکتا ہے مگر اپنی دولت میں سے کسی کو ...ے کوڑی تک نہیں دے سکتا مگر افسوس صد ...وس"۔ تاریکی میں اندھے جادوگر کی روتی ہوئی آواز ...۔ اس آواز کے ختم ہوتے ہی وہاں ایک گونجدار ...از ابھری۔

"...مرو عیار نے پاتال کی چوتھی تہہ کے طلسمات کو ...ی فتح کر دیا ہے اس لئے اب عمرو عیار کو پاتال کی ...ویں تہہ میں پہنچایا جا رہا ہے"۔ اس آواز کے ...تے ہی وہاں سے تاریکی چھٹ گئی اور عمرو عیار نے ...و کو لوہے کے ایک کمرے میں موجود پایا۔

لوہے کی چابی سے لوہے کے دروازے کو کھول کر
عمرو لوہے کی سیڑھیاں اترتا ہوا آخری زینے پر آ کھڑا
ہوا تھا۔
آخری زینے پر آتے ہی عمرو نے زنبیل سے کھولا
سانپ والی بوتل نکال لی۔
"کیوں کھولا سانپ۔ میں نے ان خوفناک مرحلوں
کو سر کر لیا ہے ناں۔ اب کیا کہتے ہو۔" عمرو نے کھولا
سانپ کی جانب طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"تم دنیا کے انتہائی چالاک اور خطرناک انسان ہو
عمرو عیار۔ تمہارا مقابلہ کرنا واقعی کسی کے بس کی



نہیں ہے۔" کھولا سانپ نے تھکے تھکے لہجے میں کہا
رو کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔
"ان طلسمات میں تمہارے سامنے تین پریاں آئیں
رو عیار۔ وہ بھی تم سے تین سوال پوچھیں گی۔
ی ان سوالوں کے جواب دینے ہیں۔" عمرو کے
ے پہلے ہی کھولا سانپ نے عمرو کو پاتال کی
ہرائی تہہ کے طلسمات کے بارے میں بتاتے ہوئے

وہ سوال کیا ہیں اور ان کے جواب کیا ہوں
عمرو نے سنجیدگی سے کہا۔
"نہیں عمرو عیار۔ ان بونوں کی طرح ان پریوں کے
ل اور ان کے جواب مجھے نہیں معلوم۔" کھولا
انپ نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ ان طلسمات میں
تم میری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔" عمرو نے منہ بنا
ہا۔ کھولا سانپ نے کوئی جواب نہ دیا تو عمرو نے
بند کر کے اسے زنبیل میں ڈال لیا۔
عمرو نے اس بار زنبیل کے محافظ ہونے سے بھی کچھ



نہیں پوچھا تھا۔ وہ جانتا تھا کھولا سانپ جب اسے کچھ
نہیں بتا سکا تھا تو بھلا زنبیل کا محافظ ہونا اسے کیا بتا
سکتا تھا۔ عمرو نے ایک بار پھر دل ہی دل میں اللہ کو
یاد کیا اور آخری زینے سے نیچے اتر گیا۔ اسی لمحے روشنی
سی چمکی اور عمرو عیار کے سامنے ایک جناتت بدشکل
پری نمودار ہوئی۔ اس پری کی شکل چمگادڑوں جیسی
تھی۔ اس پری کا رنگ بھی سیاہ تھا۔ اس کی آنکھیں
گول، ناک بھدی اور سارے چہرے پر پھیلی ہوئی
تھی۔ ہاتھ پیر ٹیڑھے میڑھے اور اس کے سر کے بال
سرکنڈوں کی طرح کھڑے نظر آ رہے تھے۔ اس کے
کے پر بھی سیاہ رنگ کے تھے۔
"عمرو عیار۔ میرا نام بتاؤ۔" سیاہ پری نے عمرو کو
خونی نگاہوں سے گھورتے ہوئے چیختی ہوئی آواز میں
کہا۔
"کیا یہ تمہارا سوال ہے۔" عمرو نے غور سے اس
پری کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں۔ یہی میرا سوال ہے۔" بدشکل پری نے
وحشیانہ انداز میں سر ہلا کر کہا۔



"تمہاری شکل چمگادڑوں جیسی ہے۔ اگر میں غلطی
نہیں ہوں تو تم چمگادڑ پری ہو۔" عمرو نے دھڑکتے
دل سے کہا۔
"کیا۔ اوہ۔ تت۔ تم۔ تم نے میری شکل سے میرا
نام جان لیا۔ اوہ۔ اوہ۔" بدشکل پری نے بری طرح
سے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دھماکا ہوا اور وہ پری
اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔ اسے اس طرح غائب
ہوتے اور اس کی بات سن کر عمرو کے چہرے پر
سکون آ گیا۔ اس نے اس بار واقعی اندازہ ہی لگایا
تھا۔ لیکن اس کا اندازہ اس حد تک درست ثابت ہو
سکتا ہے۔ خود عمرو کو بھی اس بات کا یقین نہیں تھا۔
جیسے ہی پہلی پری وہاں سے غائب ہوئی اس کی
جگہ دھماکے سے دوسری پری وہاں آ نمودار ہوئی۔ اس
پری کا رنگ روپ اور لباس پہلی بدشکل پری جیسا ہی
تھا البتہ وہ پری پہلی پری سے قدرے موٹی تھی اور
اس کی آنکھیں بھی چھوٹی چھوٹی تھیں۔
"عمرو عیار۔ میرے شوہر کا نام جاکال جن ہے۔ اس
جن نے سات شادیاں کر رکھی ہیں۔ جاکال جن نے

جن سے شادیاں کی ہیں وہ پاتال کی انتہائی بدشکل اور خوفناک چڑیلیں ہیں۔ ان میں سے ایک چڑیل کی عمر سو سال کی ہے۔ دوسری دو سو سال کی ہے۔ اسی طرح ان چڑیلوں کی عمریں چھ سو سالوں تک کی ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ جاکال جن کی ساتویں بیوی کی عمر کتنی ہے۔ پری نے عمرو کے سامنے اپنا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"تم جس چڑیل کی عمر پوچھ رہی ہو وہ جاکال جادوگر کی کونسی بیوی ہے۔ میرا مطلب ہے کیا وہ جاکال جادوگر کی پہلی بیوی ہے، دوسری، تیسری یا ساتویں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"وہ جاکال جادوگر کی پہلی بیوی ہے"۔ اس پری نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارا نام کیا ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"میرا نام کاتری ہے"۔ اس پری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بھی پاتال کی چڑیل ہو"۔ عمرو نے اس کے پیروں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جو پیچھے



کی طرف مڑے ہوئے تھے۔ یہ اس بات کی نشانی تھی کہ یہ پری اصل میں چڑیل تھی۔

"ہاں۔ میں بھی چڑیل ہوں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ اس پری نے کہا جو کاتری چڑیل ہی تھی۔

"تمہاری اس وقت عمر کیا ہے"۔ عمرو نے اس سے اچانک پوچھا۔

"میری عمر ایک سو سات سال ہے اور اوہ، اوہ"۔ کاتری چڑیل اچانک چونک پڑی اور عمرو عیار کی جانب کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔ عمرو نے جس چالاکی سے اس سے سوال کیا تھا اس کا جواب کاتری چڑیل نے خود ہی دے دیا تھا۔

"تو پھر سنو۔ تم جاکال جادوگر کی پہلی بیوی ہو اور تمہاری عمر ایک سو سات سال ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کاتری چڑیل کے حلق سے ایک خوفناک غراہٹ نکلی اور اچانک وہ پہلی پری کی طرح وہاں سے غائب ہو گئی۔

کاتری چڑیل کے غائب ہوتے ہی وہاں تیسری پری آ گئی۔ جو پہلی دو پریوں جیسی تھی مگر اس پری



کا رنگ پہلی پریوں سے زیادہ سیاہ تھا۔

"عمرو عیار، میرا تعلق سانپوں کی ایک نسل سے ہے۔ میں ایک ناگن ہوں۔ میں نے ایک پری کا روپ دھار رکھا ہے۔ تم مجھے بتاؤ میں سانپوں کی کس نسل سے تعلق رکھتی ہوں"۔ اس پری نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا تعلق آشتاری سانپوں کی نسل سے ہے ناگن پری"۔ عمرو نے جو غور سے اس پری کو دیکھ رہا تھا مسکراتے ہوئے کہا تو پری بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کا چہرہ بگڑ کر اور زیادہ بھیانک ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں میں شدید حیرت ابھر آئی تھی۔

"اوہ، تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ میرا تعلق آشتاری سانپوں کی نسل سے ہے"۔ ناگن پری نے کہا۔

"میں نے مختلف مہموں میں جنگلات میں سفر کرتے ہوئے بے شمار سانپوں اور ناگوں کو ہلاک کیا ہے ناگن پری۔ ان میں سے میں نے ایک ایسے ناگ کو بھی ہلاک کیا تھا جو مرنے سے پہلے انسانی شکل میں آ گیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ آشتاری نسل



کے سانپوں میں سے ہے۔ اس کے دونوں کانوں پر سلیٹی رنگ کی نشانیاں تھیں۔ وہی نشانیاں تمہارے دونوں کانوں کی لوؤں پر بھی ہیں۔ جس کی وجہ سے میں نے تمہیں پہچان لیا تھا۔ وہ انسان ہلاک ہوتے ہی دوبارہ سانپ بن گیا تھا"۔ عمرو نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ناگن پری اسے غضبناک نظروں سے گھورنے لگی اور پھر وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گئی جس کا مطلب تھا کہ عمرو نے اس کے سوال کا بھی درست جواب دیا تھا۔ اس بار اس نے نہایت آسانی سے اس طلسم کے مرحلوں کو فتح کر لیا تھا۔

پاتال کی چھٹی تہہ دھوئیں کی تھی۔ عمرو جب پچھلے مرحلوں کی طرح اس کمرے میں نمودار ہوا تو اس نے خود کو دھوئیں کے کمرے میں موجود پایا تھا۔ لیکن عمرو جس جگہ کھڑا تھا اس کے پیروں کے نیچے ٹھوس زمین تھی۔

عمرو نے دھوئیں کی چابی سے دھوئیں کا تالا کھولا اور پھر دھوئیں کی سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ دھوئیں کی چابی کی طرح دھوئیں کا کمرہ، دھوئیں کا تالا اور دھوئیں کی سیڑھیاں ٹھوس حالت میں تھیں۔ آخری زینے پر پہنچ کر عمرو رک گیا۔ اس نے زنبیل سے کھولا سانپ کو



باہر نکال لیا۔

"ہاں کھولا سانپ۔ کیا پاتال کی چھٹی تہہ کے طلسمات کے بارے میں تم مجھے بتانا پسند کرو گے"۔ عمرو نے بوتل کو اپنے چہرے کے قریب لا کر کھولا سانپ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں، میں مجبور ہوں عمرو عیار۔ تم نے مجھے بوتل میں بند کر کے اور مجھ سے ناگ دیوتا کی قسم لے کر مجھے اس بات پر مجبور کر رکھا ہے کہ میں تمہیں پاتال کی ہر تہہ کے طلسمات کے بارے میں بتاؤں"۔ کھولا سانپ نے کہا۔ اس کا لہجہ بجھا بجھا سا اور مایوسی سے بھرپور تھا۔

"تو پھر بتاؤ"۔ عمرو نے اس کی بات سن کر اور زیادہ مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان طلسمات کے پہلے مرحلے میں تم ایک میدان میں پہنچو گے۔ میدان میں تمہارے دائیں جانب ایک لمبا تڑنگا جادوگر نمودار ہوگا۔ تمہیں اس جادوگر کے ساتھ دوڑ لگانی ہے۔ میدان کے انتہائی سرے پر ایک سرخ رنگ کی چٹان ہے۔ تم دونوں میں سے جو دوڑ



لگا کر پہلے اس سرخ چٹان تک پہنچے گا جیت اسی کی ہوگی۔ ہارنے والا اسی وقت جل کر ہلاک ہو جائے گا"۔ کھولا سانپ نے کہا۔

"اور دوسرا طلسم۔ وہ کیا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"دوسرے طلسم میں تمہارے سامنے ایک بڑھیا کا خوفناک چہرہ اور دو موٹی بدروحیں آئیں گی۔ بڑھیا کے خوفناک چہرے کے گال بے حد پھولے ہوئے ہوں گے۔ اس کے چہرے کا رنگ سبز ہے۔ بڑھیا کی سرخ زبان جو بے حد لمبی اور نوکیلی ہے اس کے منہ سے نکل کر مڑی ہوئی ہوگی۔ جیسے وہ اپنی زبان کی نوک اپنی ناک سے لگانا چاہتی ہو۔ موٹی بدروحوں کے ہاتھوں میں تلواریں ہوں گی۔ وہ تمہارے اردگرد انتہائی تیزی سے ایک دائرے کی صورت میں گھومنا شروع کر دیں گی۔ ان کے گھومنے کی رفتار اس قدر تیز ہوگی کہ تمہاری نظر شاید ہی ان پر ٹک سکے۔ دائرے کی صورت میں گھومتے ہوئے موٹی بدروحیں اپنی تلواریں زور زور سے گھما رہی ہوں گی۔ تمہیں ان موٹی بدروحوں کے درمیان سے ان کی تلواروں سے بچ کر



نکلنا ہوگا۔ موٹی بدروحوں کے دائرے سے نکل کر تمہیں ایک لمحے سے کم وقفے میں بڑھیا کے خوفناک چہرے کے منہ سے نکلی ہوئی سرخ زبان کو کاٹنا ہوگا۔ جیسے ہی تم اس بڑھیا کی زبان کاٹو گے بڑھیا کا خوفناک چہرہ وہاں سے غائب ہو جائے گا اور موٹی بدروحیں گھومنا بند کر دیں گی۔ موٹی بدروحیں تم پر حملہ کریں گی۔ تمہیں ان بدروحوں کے حملوں سے بچتے ہوئے اپنی تلوار کے ایک ہی وار سے باری باری ان کی گردنیں اڑانی ہوں گی۔ ان بدروحوں کی گردنیں بے حد موٹی اور سخت ہیں جن کو کاٹنے کے لئے تمہیں ہزاروں من وزنی تلوار یا کلہاڑے کی ضرورت ہوگی۔ بہرحال تم یہ کیسے کرتے ہو یہ تمہارا کام ہے۔ اگر تم اس مرحلے کو فنا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو تم تیسرے مرحلے میں خود کو ایک فولادی پنجرے میں قید پاؤ گے۔ اس پنجرے کی سلاخیں بے حد موٹی ہیں۔ اس پنجرے کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ تمہیں اس پنجرے کو ہاتھ لگائے بغیر اس سے باہر نکلنا ہے۔ اگر تمہارا لباس بھی اس پنجرے کی کسی سلاخ کو چھو گیا تو

تم اسی لئے جل مرو گے۔ بہرحال میں تمہیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس پنجرے سے نکلنے کے لئے تمہارے پاس وقت بہت کم ہوگا کیونکہ جیسے ہی تم پنجرے میں پہنچو گے پنجرہ ہر طرف سے سکڑنا شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد کیا ہوگا یہ میں تمہیں بتا چکا ہوں"۔ کولا سانپ نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ سب کچھ کر لوں گا"۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں، تم جیسا انسان واقعی سب کچھ کر سکتا ہے"۔ کولا سانپ نے کہا۔ عمرو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اسے زنبیل میں ڈال لیا۔

"پاتال کی چھٹی تہہ کے ان تین طلسمات کو فتح کرنے کے بعد پاتال کی ساتویں اور آخری تہہ کے تین طلسمات فتح کر کے میں سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں پہنچ جاؤں گا۔ خدا خدا کر کے آخر یہ خوفناک طلسمات ختم ہونے کو آ رہے ہیں۔ ورنہ مجھے تو یوں لگنے لگا تھا کہ یہ خوفناک طلسمات ختم نہیں ہوں گے البتہ میں ضرور ختم ہو جاؤں گا۔ عمرو نے



...تے ہوئے کہا۔

پہلے مرحلے میں عمرو عیار کا ایک جادوگر کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ تھا۔ اس لئے عمرو نے زینے سے اترنے سے پہلے پیروں میں سرخ جوتیاں پہن لی تھیں۔ جن کی وجہ سے وہ نہایت تیزرفتاری سے دوڑ سکتا تھا۔

سرخ جوتیاں پہن کر عمرو جیسے ہی زینے سے اترا اس نے خود کو ایک میدان میں موجود پایا۔ اسی لمحے بجلی سی چمکی اور عمرو عیار کے دائیں جانب ایک لمبا تڑنگا جادوگر نمودار ہوا۔ اس جادوگر کی ٹانگیں بے حد لمبی تھیں۔ وہ دبلا پتلا سا تھا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کافی بڑا اور لمبوترا تھا۔

"عمرو عیار، میرا نام برق جادوگر ہے۔ تمہیں میرے ساتھ دوڑ لگانی ہے۔ ہم میں سے جو زیادہ تیز دوڑ کر اس میدان کے آخری سرے پر موجود ایک سرخ چٹان کو ہاتھ لگائے گا جیت اسی کی ہوگی۔ ہارنے والا اسی لمحے جل کر بھسم ہو جائے گا۔ اس لمبی ٹانگوں والے جادوگر نے عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اور کچھ"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے



کہا۔

"نہیں، میں ایک دو تین کہوں گا تو ہم دونوں ایک ساتھ دوڑ پڑیں گے"۔ برق جادوگر نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرے قریب آ جاؤ"۔ برق جادوگر نے کہا تو عمرو اس کے قریب آ گیا۔

"ایک، دو، تین"۔ برق جادوگر نے کہا اور پھر اس نے اچانک نہایت تیزی سے سامنے کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ اس کی ٹانگیں چونکہ پتلی اور لمبی تھیں اس لئے وہ دیکھتے ہی دیکھتے کافی آگے نکل گیا جبکہ عمرو عیار بدستور اپنی جگہ کھڑا رہا۔ جب برق جادوگر برق رفتاری سے بھاگتا ہوا کافی آگے نکل گیا تو عمرو نے بھی اس کے پیچھے دوڑ لگا دی۔ اس نے چونکہ سرخ جوتیاں پہن رکھی تھیں اس لئے وہ نہایت تیزرفتاری سے دوڑتا ہوا برق جادوگر کے قریب پہنچ گیا۔ اسے نزدیک آتا دیکھ کر برق جادوگر نے اپنی رفتار اور زیادہ تیز کر دی مگر عمرو عیار کی سرخ جوتیوں کا مقابلہ کرنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔ عمرو دیکھتے



ہی دیکھتے برق جادوگر سے کافی آگے نکل گیا۔ برق جادوگر غصے سے بری طرح چیخنے لگا۔ وہ جان توڑ کر اور نہایت برق رفتاری سے عمرو کے پیچھے آ رہا تھا۔ سرخ جوتیوں کی وجہ سے عمرو کی رفتار بجلی سے بھی زیادہ تیز تھی۔ وہ آن کی آن میں میدان کے آخری سرے تک جا پہنچا۔ اسے میدان کے سرے پر ایک سرخ چٹان نظر آئی تو وہ تیزی سے اس کے قریب جا کر رک گیا۔ عمرو نے سرخ چٹان کو چھوا تو اسے اچانک ایک فلک شگاف چیخ سنائی دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ برق جادوگر تیزی سے بھاگتا ہوا اس کے پیچھے آ رہا تھا مگر اس کے جسم میں آگ لگی ہوئی تھی۔ وہ کچھ دیر دوڑتا رہا پھر الٹ کر گر گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر کوئلہ بن گیا۔ جیسے ہی برق جادوگر جل کر ہلاک ہوا اسی لمحے وہاں گہری تاریکی چھا گئی اور پھر وہاں بھوتوں کے چیخنے اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

"افسوس ہلاک ہوا میں عمرو عیار کی وجہ سے۔ میں برق جادوگر ہونے کے باوجود عمرو عیار سے زیادہ

تیز رفتاری سے نہ دوڑ سکا تھا۔ چند لمحوں بعد برق
جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی۔ پھر جیسے ہی برق
جادوگر کی آواز ختم ہوئی وہاں سے تاریکی چھٹ گئی۔
اس بار عمرو عیار ایک چھوٹے سے میدان میں پہنچا تھا۔
عمرو کے سامنے چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں۔ عمرو حیران
ہو کر ابھی چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ اس کے
عقب میں ایک بڑھیا کا انتہائی ہیبت ناک اور بہت
بڑا چہرہ نمودار ہوا۔ اس بڑھیا کا منہ اس کے سر سے
بے حد بڑا تھا۔ اس کے گال بھی غباروں کی طرح
پھولے ہوئے تھے۔

بڑھیا کے بال سفید تھے۔ اس کی آنکھیں بے حد
بڑی اور سرخ اور زرد تھیں۔ اس بڑھیا کے ہونٹ
اور چہرہ سبز رنگ کا تھا۔ بڑھیا کے منہ سے اس کی
لمبی اور نوکیلی زبان باہر نکلی ہوئی تھی جو واقعی اس
انداز میں اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ جیسے وہ زبان کی
نوک ناک سے لگانا چاہتی ہو۔ اسی لمحے تھما کے ہوئے
اور وہاں موٹی موٹی اور جناتت خوفناک دو بدروحیں
نمودار ہوئیں وہ بدروحیں بے حد موٹی تھیں۔



ان بدروحوں نے نیلے رنگ کا عجیب و غریب لباس
پہنا ہوا تھا۔ ان کے سروں پر گول اور نوکیلی ٹوپیاں
تھیں جن پر پھندنے بھی لگے ہوئے تھے۔ ان
بدروحوں کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں۔ جیسے ہی
بدروحیں وہاں نمودار ہوئیں۔ بڑھیا کی ناک سے
عجیب اور انتہائی خوفناک آوازیں نکلنے لگیں وہ آوازیں
اس قدر کریہہ تھیں کہ خوف سے عمرو عیار کی آنکھیں
پھیل گئیں۔ وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں پلٹا اور پھر
بڑھیا کے خوفناک چہرے اور موٹی بدروحوں کو دیکھ کر
حیران رہ گیا تھا۔ اس نے پہلے کبھی اس قدر
پھولے ہوئے گالوں والا چہرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی
اس نے کبھی اس قدر موٹی بدروحیں دیکھی تھیں۔
موٹی بدروحیں تلواریں گھماتے ہوئے فاصلے پر ایک
دوسرے کے پیچھے کھڑی تھیں۔ جیسے ہی عمرو ان کی
طرف پلٹا بدروحیں حرکت میں آگئیں اور انہوں نے
انتہائی تیزی سے ایک دائرے کی صورت میں عمرو
کے گرد بھاگنا شروع کر دیا۔ ان کی رفتار اچانک اس
قدر تیز ہو گئی کہ واقعی عمرو کو ان پر نظریں ٹکائے



رکھنا مشکل ہو گیا۔ موٹی بدروحوں سے بڑھیا کا خوفناک
چہرہ کافی پیچھے تھا۔ بدروحیں خوفناک آوازوں میں چیختی
ہوئیں اور تلواریں لہراتے ہوئے بھاگ رہی تھیں۔
ان کی تیز رفتاری دیکھ کر عمرو عیار پریشان ہو گیا۔ وہ
سرخ جوتیوں کی بھی مدد سے بھاگ کر ان بھاگتی ہوئی
موٹی بدروحوں کے دائرے سے نہیں نکل سکتا تھا۔
پھر اچانک عمرو کو کوئی خیال آیا۔ اس نے جلدی سے
پیروں سے سرخ جوتیاں اتار کر زنبیل میں ڈال لیں اور
ان کی جگہ اس نے زنبیل سے سبز رنگ کی جوتیاں
نکال کر پیروں میں ڈال لیں۔ سبز جوتیاں نیچے سے
کافی پھولی ہوئی تھیں۔

عمرو نے سبز جوتیوں کو پیروں میں پہنا اور زنبیل
سے تلوار حیدری نکال کر ہاتھ میں لے لی۔ پھر
اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر جیسے ہی اس کی جوتیاں
زمین سے لگیں ان جوتیوں نے عمرو کو ایک بار پھر
اچھال دیا۔ اس بار عمرو خاصا اونچا اچھلا تھا۔ اچھلتے ہی
عمرو عیار نے اپنے جسم کو ایک خاص انداز میں
اور فضا میں قلابازی کھا کر ان بدروحوں کے دائرے



کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف آگیا۔ جس طرف
بڑھیا کا خوفناک چہرہ تھا۔
عمرو جیسے ہی موٹی بدروحوں کے دائرے سے نکل
کر دوسری طرف آیا اس بار جوتیوں نے اسے اچھالنے
کے بجائے جیسے زمین پکڑ لی۔ عمرو چھلانگ لگا کر عین
بڑھیا کے چہرے کے قریب آگیا تھا۔ اس نے ایک
لمحہ ضائع کیے بغیر اچانک تلوار حیدری مار کر اس بڑھیا
کے منہ سے نکلی ہوئی اس کی زبان کاٹ دی۔ جیسے ہی
بڑھیا کی زبان کٹی اس کے منہ سے خون فوارے کی
طرح اچھل پڑا۔ عمرو تیزی سے ایک طرف ہو گیا ورنہ
بڑھیا کے منہ سے نکلنے والا خون اس کے کپڑے
خراب کر دیتا۔ بڑھیا کی ناک سے جنگلی سانڈوں جیسی
آوازیں نکل رہی تھیں۔ پھر اچانک ایک دھماکا ہوا
اور بڑھیا کا چہرہ وہاں سے غائب ہو گیا۔ بڑھیا کا چہرہ
غائب ہوا تو دائرے میں بھاگتی ہوئی موٹی بدروحوں
نے بھی بھاگنا بند کر دیا۔ وہ رک کر عمرو عیار کی
جانب جناتت خوفناک نظروں سے گھورنے لگیں۔
تم نے ملکہ جادوگرنی کی زبان کاٹ کر اسے فنا کر

دیا ہے عمرو عیار۔ اب ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گی۔
ان بدروحوں نے عمرو کو خوفناک نظروں سے گھورتے
ہوئے چیخ کر کہا اور تلواریں لئے بھاگتی ہوئی عمرو کے
قریب آ گئیں۔ ان موٹی بدروحوں نے عمرو کے قریب
آتے ہی اچانک انتہائی خوفناک انداز میں عمرو پر حملہ
کر دیا۔ عمرو نے ان کی تلواروں کے وار تلوار حیدری
پر روکے اور پھر اس کا ان موٹی بدروحوں سے
انتہائی خوفناک مقابلہ شروع ہو گیا۔

موٹی بدروحیں، ان دس جنوں سے زیادہ طاقتور اور
پھرتیلی تھیں۔ ان کی تلواریں اس تیزی سے چل رہی
تھیں کہ عمرو عیار کو ان سے اپنا آپ بچانا مشکل ہو گیا
تھا لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی دلیری سے ان
بدروحوں کا مقابلہ کر رہا تھا۔ پھر عمرو نے سبز
جوتیوں پر دباؤ ڈالا تو سبز جوتیوں نے اسے ایک بار
پھر اچھال دیا۔ عمرو نے فضا میں اچھل کر قلابازی
کھائی اور ایک موٹی بدروح کے اوپر سے ہوتا ہوا اس
کے عقب میں آ گیا۔ اس سے پہلے کہ موٹی بدروح
اس کی طرف پلٹی عمرو نے تلوار حیدری پوری قوت



…ے اس کی موٹی گردن پر ماری۔ موٹی بدروح کی
…دن کٹی اور پھر اس کا سر اس کے تن سے جدا ہو
…ر دور جا گرا۔ تلوار حیدری کی ایک ہی ضرب نے
…س موٹی بدروح کی فولادی گردن اڑا دی تھی۔ جیسے
…ی موٹی بدروح کی گردن کٹی اس کا بے سر کا دھڑ
…یک زوردار دھماکے سے نیچے جا گرا اور چند لمحے تڑپنے
…ے بعد ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے اس بدروح کے دھڑ
…ور کٹے ہوئے سر میں آگ لگ گئی اور وہ دھڑا دھڑ
…جلنے لگی۔

اوہ، تم نے مکالی کو ہلاک کر دیا ہے۔۔ دوسری
موٹی بدروح نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔
ہاں، اب تمہاری باری ہے۔۔ عمرو نے کہا۔
تم مجھے نہیں مار سکتے آدم زاد۔ میرا نام جکالی
ہے۔ میں بدروحوں کی سردارنی ہوں۔۔ دوسری موٹی
بدروح نے غضبناک انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر
اس نے یکدم عمرو پر حملہ کر دیا۔ اس بار اس کے
حملے بے حد تیز اور خوفناک تھے۔ موٹی بدروح کے
شدید حملوں سے عمرو عیار واقعی بوکھلا گیا تھا۔ وہ الٹے



سیدھے ہاتھ مار کر اس موٹی بدروح جس کا نام جکالی
تھا سے خود کو بچا رہا تھا۔ عمرو نے سبز جوتیوں سے
پہلے کی طرح اچھل کر اس کے عقب میں پہنچ کر
اچانک اس کی گردن اڑانے کی کوشش کی تھی مگر
موٹی بدروح جس تیزی سے پلٹی تھی اور اس نے جس
تیزی سے اپنی تلوار پر عمرو کی تلوار کا وار روکا تھا۔
عمرو واقعی حیران رہ گیا تھا۔

جکالی کی تلوار بجلی کی سی تیزی سے کوند رہی تھی۔
پھر اچانک اس نے تلوار عمرو کے سینے پر مارنے کی
کوشش کی۔ عمرو تیزی سے اچھلا اس نے فضا میں
قلابازی کھائی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چھلانگ لگا
کر موٹی بدروح جکالی کے عقب میں جانا چاہتا ہو۔
موٹی بدروح جکالی اس بار عمرو عیار کے جھانسے میں آ
گئی۔ وہ تیزی سے پلٹی تھی ادھر جیسے ہی عمرو کے پیر
واپس زمین سے لگے اس نے تلوار گھمائی۔ دوسرے ہی
لمحے موٹی بدروح جکالی کی گردن بھی اس کے تن سے
جدا ہو کر دور جا گری۔

موٹی بدروح کا بے دھڑ کا سر ایک دھماکے سے



…ن پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔
…ر اچانک اس کے دھڑ اور کٹے ہوئے سر میں آگ
…ل گئی۔ اتنی دیر میں پہلی موٹی بدروح مکالی پوری
…ح جل کر راکھ بن چکی تھی۔ جکالی بدروح بھی چند
…لمحوں میں جل کر خاکستر ہو گئی۔ اس بدروح کے
…مٹتے ہی وہاں اندھیرا چھا گیا تھا۔ پہلے کی طرح
…ان بدروحوں کے چیخنے اور رونے کی آوازیں آتی رہیں
…ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

…مارا مجھے اور میری محافظ موٹی بدروحوں مکالی اور
…جکالی کو عمرو عیار نے۔ میرا نام ملکہ جادوگرنی تھا۔۔ یہ
…اس جادوگرنی کی تھی جس کی عمرو نے زبان کاٹی
… جیسے ہی ملکہ جادوگرنی کی آواز ختم ہوئی اسی لمحے
…ں سے تاریکی چھٹ گئی۔ اس بار جو روشنی ہوئی تو
…نے خود کو ایک موٹی موٹی سلاخوں والے پنجرے
…ا پایا۔

…نجرہ کافی بڑا تھا اور چاروں طرف سے بند تھا۔
…پنجرے کا کوئی دروازہ نہیں تھا۔ عمرو پنجرے کے
…میان میں کھڑا تھا۔ ابھی عمرو حیرت سے اس پنجرے

کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک پنجرے کی سلاخوں نے ہر طرف سے سکڑنا شروع کر دیا۔

پنجرہ گو کافی بڑا تھا اور اس کے سکڑنے کی رفتار بھی زیادہ نہیں تھی مگر اس کے باوجود پنجرے کو اس طرح سکڑتے دیکھ کر عمرو عیار بوکھلا گیا تھا۔







پنجرے کے سکڑنے کی رفتار میں تیزی آتی جا رہی تھی۔ پنجرے کو اس طرح سکڑتے دیکھ کر عمرو خاصا پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس بند پنجرے سے کیسے نکلے گا۔

پنجرے کی سلاخیں عمرو کے کچھ فاصلے پر آ گئی تھیں اور عمرو کا چہرہ شدید پریشانی سے بگڑ گیا تھا۔ پھر اچانک اسے سنہری انگوٹھی کا خیال آیا جو اسے شہزادی سورنگ پری نے کالجوکا جادوگر کی مہم کے لئے دی تھی۔

سنہری انگوٹھی کا خیال آتے ہی عمرو نے آنکھیں بند



کر لیں۔

"سنہری انگوٹھی۔ مجھے اس پنجرے سے باہر نکالو۔"

عمرو نے دل ہی دل میں سنہری انگوٹھی سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اس کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی میں تھی۔ عمرو کا ابھی کہنا تھا کہ اسی لمحے وہ پنجرے سے غائب ہوا اور دوسرے ہی لمحے وہ پنجرے سے باہر موجود تھا۔

"آنکھیں کھول لیں آقا۔ آپ پنجرے سے باہر آ چکے ہیں۔" عمرو کو زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں اور پھر خود کو پنجرے سے باہر دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا۔



عمرو عیار اس وقت پاتال کی ساتویں اور آخری تہہ جو آگ کی تھی کے آخری زینے پر کھڑا تھا۔ پچھلے مرحلوں کی طرح وہ آگ کے کمرے میں موجود آگ کے تالے کو کھول کر آگ کے زینے بھی آسانی سے اتر آیا تھا۔ آگ کا کمرہ اس کمرے میں بنے ہوئے آگ کے دروازے میں لگا ہوا آگ کا تالا اور آگ کی سیڑھیاں گو خوش حالت میں تھیں مگر ان میں شدید آگ بھڑک رہی تھی۔ آگ کی جلن سے بچنے کے لئے عمرو نے چاندی کی گولی اپنے منہ میں رکھ لی تھی جس کی وجہ سے اسے نہ آگ نے نقصان پہنچایا تھا اور نہ

ہی اسے تھکن کا احساس ہو رہا تھا۔

آخری زینے پر پہنچتے ہی عمرو نے زنبیل سے کولا سانپ والی شیشے کی بوتل نکال لی تھی۔

"لو کولا سانپ میں پاتال میں آن پہنچا ہوں"۔ عمرو نے کولا سانپ کی طرف دیکھتے ہوئے ہشاش بشاش لہجے میں کہا۔

"ہاں، میں دیکھ رہا ہوں"۔ کولا سانپ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں اب کوئی غصہ یا حیرت نہیں تھی۔ شاید اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمرو عیار جیسا انسان ہر طرح کے حالات سے نپٹنے کا طریقہ جانتا ہے اور سامری جادوگر کے طلسمات بھی عمرو عیار کا کچھ نہیں بگاڑ سکے تھے۔

"بتاؤ۔ ساتویں پاتال کے طلسمات کے بارے میں بتاؤ"۔ عمرو نے کہا۔

"عمرو عیار اس پاتال کے طلسمات پہلے سے بے حد برے اور انتہائی خوفناک ہیں۔ اس پاتال میں سب سے پہلے جو طلسم کھلے گا وہ تاریکی کا طلسم ہے۔ تاریکی میں تم پر بے شمار خوفناک بدروحیں حملہ کریں گی۔



...ہیں خود کو ان بدروحوں کے حملوں سے بچانا ہوگا۔
...بدروحوں کے رنگ سیاہ ہیں جو تمہیں تاریکی میں
...نہیں آئیں گی لیکن ان میں ایک بدروح جس کا
...سرخ ہے شاید وہ تمہیں نظر آ جائے۔ تمہیں
...سیاہ بدروحوں کے ساتھ اس سرخ بدروح کا بھی
...ر کرنا ہوگا۔ اگر تم اس مرحلے میں کامیاب ہو گئے
...خود کو ایک انتہائی اونچے اور لمبے پہاڑ پر کھڑے
...گے۔ اس پہاڑ کے چاروں طرف نیچے لاوا ہی لاوا
...جس میں فولادی چٹانیں بھی ایک لمحے سے کم
...میں گل جاتی ہیں۔ اچانک تمہارے پاؤں کے
...سے پہاڑ غائب ہو جائے گا اور تم اس گرم اور
...ہوئے سرخ لاوے میں گرتے چلے جاؤ گے۔
...ے میں ایک جگہ ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی
...ن ہے۔ اگر تم اس چٹان پر گرے تو تمہاری زندگی
...جائے گی اور تم اس پاتال کے تیسرے اور آخری
...لے میں داخل ہو جاؤ گے ورنہ لاوے میں گر کر تم
...ایک لمحے سے کم وقفے میں جل کر راکھ بن جاؤ
...۔ تیسرے مرحلے میں تمہارے سامنے ایک بہت



بڑا دریا آئے گا۔ تمہیں اس دریا کا سارا پانی ختم کرنا ہوگا۔ اس دریا کے نیچے تمہیں ایک زینہ نظر آئے گا جو پہلے زینوں سے انتہائی طویل ہے۔ وہ زینہ دس ہزار زینوں پر مشتمل ہے۔ اس زینے سے اتر کر ہی تم سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے سامنے پہنچ سکو گے"۔ کولا سانپ نے کہا۔

"اوہ، کیا تم مجھے تاریکی کی بدروحوں سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں بتا سکتے"۔ عمرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ یہ مرحلے واقعی پہلے تمام مرحلوں سے زیادہ سخت اور خوفناک تھے۔ جن کے تصور سے ہی عمرو عیار کی پریشانی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔

"تاریکی کی سیاہ بدروحوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اگر تم کسی طرح سے غائب ہو جاؤ تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکیں گی۔ جب تم ان کو نظر نہیں آؤ گے تو وہ تم پر حملہ نہیں کر سکیں گی۔ تم ایسی حالت میں کسی طرح سرخ بدروح کو ہلاک کر دینا۔ سرخ بدروح کے ہلاک ہوتے ہی سیاہ بدروحیں بھی اسی وقت ہلاک ہو جائیں گی"۔ کولا سانپ نے



...ہ

"اوہ، بہت خوب۔ اور دوسرے مرحلے میں، میں
...کے لاوے میں گرنے سے کیسے بچ سکتا ہوں"۔
...و نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"آگ کے لاوے سے بچنے کے لئے تمہیں اس سیاہ
...ٹان پر اترنا ہوگا جس کے بارے میں، میں تمہیں
...لے ہی بتا چکا ہوں"۔ کولا سانپ نے کہا۔
"کیا اس چٹان پر اترنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں
ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔
"نہیں، یہ کام تمہیں خود ہی کرنا پڑے گا"۔ کولا
سانپ نے جواب دیا۔
"ہونہہ۔ آخری مرحلے میں جو دریا ہے۔ اس کا میں
سارا پانی کیسے ختم کر سکتا ہوں کم از کم اس کے
بارے میں ہی بتا دو"۔ عمرو عیار کولا سانپ کا جواب
سن کر پھر جھنجھلا گیا تھا۔
"اس کام کو بھی تم نے خود ہی سرانجام دینا ہے۔
مجھے نہیں معلوم کہ دریا کے پانی کو کیسے غائب کیا جا
سکتا ہے"۔ کولا سانپ نے کہا تو عمرو نے بے اختیار

ہونٹ بھینچ لئے۔

"جہنم میں جاؤ"۔ عمرو نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور کالا سانپ کی بوتل کو زنبیل میں ڈال لیا۔

"اب تم کیا کہتے ہو محافظ بونے۔ کیا ان خوفناک مرحلوں میں بھی تم میری کوئی مدد نہیں کرو گے"۔ عمرو نے تنگ آ کر زنبیل کے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں آقا عمرو، اس طلسم کے مرحلے آپ کے لئے واقعی بے حد سخت ہیں۔ اس لئے میں آپ کی مدد ضرور کروں گا۔ پہلے مرحلے کے متعلق آپ کو کالا سانپ بتا چکا ہے۔ دوسرے مرحلے میں آپ جس پہاڑ پر کھڑے ہوں گے اس سے پہلے کہ وہ غائب ہو آپ لاوے میں موجود سیاہ چٹان کی طرف خود ہی چھلانگ لگا دیں۔ چھلانگ لگانے سے پہلے آپ منہ میں سنہری تکیہ رکھ لیں گے تو آپ لاوے میں گرنے کی بجائے سیدھا اس چٹان پر جا گریں گے۔ تیسرے مرحلے میں آپ اپنی زنبیل میں قید کالا آتش جادوگر، کالا سانپ اور دس شیروں کو نکال کر اس دریا میں پھینک دیں گے



ریا کا پانی اسی وقت بھاپ بن کر اڑ جائے گا
رز وہ سب آگ کی پیداوار ہیں"۔ زنبیل کے محافظ
نے نے کہا تو عمرو کی آنکھیں چمک اٹھیں۔
"اوہ، بہت شکریہ محافظ بونے۔ یہ سب بتا کر تم
نے میری واقعی بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے"۔
و نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا مسئلہ حل ہو
تھا۔ اس لئے اس نے آگ کے نیچے سے اپنے قدم
لئے۔ اسی لمحے اچانک وہاں گھری تاریکی چھا
اچانک ہر طرف سے جنات وحشت ناک اور
اک چیخیں سنائی دینے لگیں۔ عمرو نے جلدی سے
مانی چادر نکال کر اپنے کاندھوں پر ڈال لی اور اس
نے زنبیل سے ایک بار پھر تلوار حیدری نکال لی۔
ھیرا بے حد گہرا تھا۔ عمرو کی آنکھوں میں سلیمانی
مہ لگا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اسے اس تاریکی
کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔
خوں کی آوازیں بے حد تیز ہو گئی تھیں اور
رو عیار چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔
"اوہ، یہ آدم زاد کہاں غائب ہو گیا۔ ڈھونڈو،



ڈھونڈو اسے"۔ اچانک عمرو کو ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمرو تیزی سے پلٹا اور پھر اسے ایک طرف سرخ رنگ کا ہیولہ سا دکھائی دیا۔ اس ہیولے کے سامنے سے بے شمار سیاہ ہیولے گزر رہے تھے۔ اس سرخ ہیولے کو دیکھ کر عمرو سمجھ گیا کہ یہی سرخ بدروح ہے۔ سیاہ بدروحیں بری طرح سے چیختی ہوئیں عمرو کو تلاش کر رہی تھیں۔ عمرو نے چونکہ سلیمانی چادر اوڑھ رکھی تھی اس لئے وہ ان بدروحوں کی نگاہوں سے اوجھل تھا۔ عمرو تلوار حیدری لئے آگے بڑھا اور اس سرخ ہیولے کے قریب پہنچ گیا۔

سرخ بدروح ہی چیخ چیخ کر سیاہ بدروحوں کو عمرو عیار کو تلاش کرنے کا حکم دے رہی تھی۔ عمرو نے سرخ بدروح کے قریب پہنچتے ہی تلوار حیدری مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ جیسے ہی سرخ بدروح کے دو ٹکڑے ہوئے وہاں تیز اور انتہائی خوفناک چیخیں گونج اٹھیں۔ اسی وقت اچانک عمرو کے اردگرد بے شمار شعلے ناچے اور ان شعلوں میں عمرو نے سیاہ رنگ کے ہیولوں کو جلتے دیکھا۔ سرخ بدروح کے دونوں ٹکڑوں



آگ لگ گئی تھی۔ پھر اچانک شعلے بجھ گئے۔
کے ساتھ ہی عمرو عیار کی آنکھوں کے سامنے سے
کی چھٹ گئی اور پھر عمرو عیار خود کو ایک پہاڑ پر
پہاڑ پر کھڑا دیکھ کر بری طرح سے چونک اٹھا۔
کے چاروں طرف سرخ سرخ آگ بھڑک رہی تھی
سرخ رنگ کا کھولتا ہوا لاوا بہہ رہا تھا۔ اس
وے میں پہاڑ سے تھوڑے فاصلے پر عمرو عیار کو ایک
ہ رنگ کی چٹان دکھائی دی جو جلتے ہوئے لاوے
ایک جگہ ساکت تھی۔ اس سیاہ چٹان کو دیکھ کر
رو نے جلدی سے تلوار حیدری اور سلیمانی چادر
نبیل میں رکھی اور زنبیل سے ایک سنہری تکیہ نکال
منہ میں ڈال لی اور پھر اس نے اچانک اس سیاہ
ان کی طرف چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی عمرو نے پہاڑ
سے چھلانگ لگائی اسی لمحے پہاڑ وہاں سے غائب ہو
یا۔ اگر عمرو کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو وہ
یقینی طور پر جلتے ہوئے لاوے میں جا گرتا۔
عمرو نے سیاہ چٹان کی طرف چھلانگ لگائی تو اس
کے جسم کو زور زور سے جھٹکے لگنے لگے۔ دوسرے ہی لمحے

اس کا جسم بالکل ہلکا پھلکا ہوا اور وہ جیسے ہوا میں تیرتا ہوا سیاہ چٹان کی طرف جانے لگا اور پھر وہ کسی ہلکے پھلکے غبارے کی طرح اس سیاہ چٹان پر جا اترا۔

عمرو کے قدم جیسے ہی اس چٹان سے لگے اسی لمحے وہاں تاریکی چھا گئی۔ اس بار تاریکی صرف ایک لمحے کے لئے چھائی تھی۔ روشنی ہوئی تو عمرو نے خود کو ایک بہت بڑے دریا کے کنارے کھڑے پایا۔

عمرو نے محافظ بونے کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کھولا سانپ، کاتش جادوگر اور دس طلسمی شیروں کو زنبیل سے نکال کر اس دریا میں پھینک دیا۔ جیسے ہی وہ سب دریا میں گرے بھک کی آواز کے ساتھ دریا کا سارا پانی بھاپ بن کر اڑ گیا۔ عمرو عیار کو خشک دریا کے وسط میں ایک خلا نظر آیا۔ وہ تیزی سے اس خلا کے قریب چلا گیا۔ وہاں بھی عمرو کو زینے دکھائی دیئے تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کیونکہ ان زینوں کی تعداد دس ہزار تھی پھر اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس خلا میں اترتا چلا گیا۔





طویل اور دس ہزار زینے اترتے ہوئے عمرو کا برا حال ہو گیا تھا۔ اس کا سارا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا اور وہ یوں گہرے گہرے سانس لے رہا تھا جیسے میلوں دوڑ لگا کر آیا ہو۔ عمرو عیار کے سامنے ایک گول اور نوکیلے پتھروں کی بنی ہوئی بہت بڑی عمارت تھی۔ جس پر چار مینار اور درمیان میں ایک گول گنبد بنا ہوا تھا۔ میناروں کے سروں پر بڑی بڑی جالی کھڑکیاں لگی ہوئی تھیں اور گنبد پر سیاہ رنگ کی خوفناک شیطانی شکلیں بنی ہوئی تھیں۔



اس عمارت کے سات دروازے تھے جو کھلے ہوئے تھے۔ عمرو پاتال کی سات جہتوں کو عبور کرکے وہاں پہنچا تھا اس لئے اس عمارت جو کہ سامری جادوگر کا سیاہ معبد تھی کے ساتوں دروازے کھل گئے تھے۔

اب عمرو کو ان سات دروازوں میں سے ایک دروازے سے گزر کر معبد کے اندر جانا تھا۔ سہری گھگی نے عمرو کو بتا دیا تھا کہ ان سات دروازوں میں سے ایک دروازہ زندگی کا تھا باقی چھ دروازے موت کے دروازے تھے۔ جن سے اگر عمرو سیاہ معبد میں جانے کی کوشش کرتا تو وہ اسی وقت ہلاک ہو سکتا تھا۔

کچھ دیر عمرو عمارت کے پاس کھڑا اپنا سانس بحال کرتا رہا پھر اس نے سامری کے سیاہ معبد میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔

عمرو جن خوفناک طلسمات کو فنا کرکے وہاں پہنچا تھا اس لحاظ سے اس کے سامنے یہ دروازے معمولی حیثیت رکھتے تھے۔ یہاں بھی عمرو نے اپنے ہمشکل طلسمی پتلے کو استعمال کیا تھا۔ عمرو کے حکم پر طلسمی



[illegible]ک دروازے کے اندر گیا تو اسی لمحے جل کر راکھ [illegible]یا۔ پھر اچانک عمرو کی زنبیل بھاری ہو کر یکدم [illegible] ہو گئی۔ عمرو نے پھر پتلے کو باہر نکالا اور اسے [illegible]ے دروازے کی طرف بھیج دیا۔ اس دروازے [illegible]ں بھی داخل ہو کر طلسمی پتلا جل گیا اور فوراً عمرو کی [illegible] میں واپس آ گیا۔ اس طرح عمرو نے باری باری [illegible] طلسمی پتلے کو چھ دروازوں سے اندر بھیجا۔ ہر بار [illegible]ی پتلا جل کر اس کی زنبیل میں واپس آ جاتا۔ [illegible] ایک دروازہ باقی تھا۔ طلسمی پتلے کی وجہ سے عمرو [illegible] معلوم ہو گیا تھا کہ زندگی کا دروازہ کون سا ہے۔ [illegible] اس نے ایک مرتبہ پھر زنبیل سے سلیمانی چادر [illegible]ل کر کاندھوں پر ڈالی اور عوج بن عنق کی تلوار [illegible]ی زنبیل سے نکال کر ہاتھوں میں لے لی اور اس [illegible]ے ایک بار پھر آنکھوں میں سلیمانی سرمہ لگا لیا۔ پھر عمرو عیار اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جس [illegible]ے اس نے طلسمی پتلے کو نہیں بھیجا تھا۔ عمرو آسانی [illegible]ے اس دروازے میں داخل ہو گیا۔ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس بار عمرو نے چونکہ سلیمانی سرمہ

لگ گیا تھا۔ اس لئے وہ اندھیرے میں آسانی کے ساتھ دیکھ سکتا تھا۔ سامنے ایک طویل راہداری تھی۔ راہداری میں دائیں بائیں بے شمار خوفناک شکلوں والی سیاہ بدروحیں موجود تھیں۔ جیسے وہ کسی نادیدہ ہستی کو ڈھونڈ رہی ہوں۔

مختلف راہداریوں سے ہوتا ہوا عمرو ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔ اس کمرے میں ایک چبوترے پر سامری جادوگر کا سیاہ رنگ کا بڑا سا بت بنا ہوا تھا جس کے سر پر سرخ رنگ کی ایک شیطانی کھوپڑی تھی۔ اس بت کے سامنے شہزادی ساسان جادو گھٹنوں کے بل سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ پہلے سے بے حد کمزور دکھائی دے رہی تھی۔

شہزادی ساسان جادو کو دیکھ کر عمرو کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ پہلے عمرو نے سوچا کہ وہ شہزادی ساسان جادو کے سامنے آ کر اسے بتا دے کہ وہ اسے لینے کے لئے انتہائی خوفناک طلسمات سر کر کے پہنچ گیا ہے۔ مگر پھر اس نے سوچا کہ اسے پہلے سامری جادوگر کے



بت اور سرخ کھوپڑی کو توڑ دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو بت اور سرخ کھوپڑی وہاں سے غائب ہو جائے اور عمرو عیار کی یہ طویل اور خوفناک مہم بے کار جائے۔ اس کے علاوہ عمرو کو اس سیاہ معبد کے تہہ خانوں سے خزانے بھی حاصل کرنے تھے۔ چنانچہ عمرو نے زنبیل کا منہ کھولا اور شہزادی ساسان جادو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"چل زنبیل میں"۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ اسی لمحے شہزادی ساسان جادو جھکی ہوئی حالت میں اچھلی اور اڑتی ہوئی زنبیل میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔ شہزادی ساسان جادو کو زنبیل میں ڈال کر عمرو نے چبوترے پر چڑھ کر عوج بن عنق کی تلوار سے پہلے سامری جادوگر کے بت کے سر پر موجود سرخ کھوپڑی کو توڑا اور پھر اس تلوار سے اس نے سامری جادوگر کے بت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ جیسے ہی عمرو نے سامری جادوگر کے بت کے ٹکڑے کئے اسی لمحے تیز گونج کی آواز پیدا ہوئی اور اچانک سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے در و دیوار لرزنے لگے۔ یوں



لگ رہا تھا جیسے وہاں اچانک خوفناک بھونچال آ گیا ہو۔

اسی لمحے خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور عمرو کو یوں محسوس ہوا جیسے سامری جادوگر کا معبد سارے کا سارا اس پر آ گرا ہو۔ اس کے دل و دماغ میں اندھیرے کی دبیز چادر تنتی چلی گئی۔







عمرو عیار کی جب آنکھ کھلی تو اس نے خود کو اس وادی میں موجود پایا جہاں اس کا شہنشاہ افراسیاب سے مقابلہ ہوا تھا۔ وہ اسی وقت اس غار کے سامنے تھا جس میں شہزادی ساسان جادو نے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جانے کے لئے عمرو کے لئے ایک خوفناک چھوڑا تھا۔ عمرو نے اس خوفناک کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ اس نے خوفناک پر ایک موتی رکھ کر اسے غائب کر دیا تھا اور اس غار کا دہانہ بند کر دیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے چھڑا کر لائے گا تو

وہ اس خزانے کو شہزادی ساسان جادو کے ہاتھوں سے لے گا۔

عمرو نے یہ کام کر دکھایا تھا۔ انتہائی جان لیوا اکیس خوفناک ظلمات کو سر کر کے وہ آخرکار سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جا پہنچا تھا۔ اس نے نہ صرف سامری جادوگر کے سیاہ بت کو توڑ دیا تھا بلکہ سرخ شیطانی کھوپڑی کے بھی ٹکڑے کر دیئے تھے جس کے حصول کے لئے شہنشاہ افراسیاب اس کی جان کا دشمن بن گیا تھا۔ اس کے علاوہ عمرو وہاں سے شہزادی ساسان جادو کو بھی نکال لانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

" آقا، آپ کو چاہئے تھا کہ آپ سامری جادوگر کے بت اور سرخ کھوپڑی کو فنا کرنے سے پہلے سیاہ معبد کے تہہ خانوں میں جاتے اور وہاں سے اس کے تمام خزانے لے آتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے جیسے ہی سرخ کھوپڑی اور سامری جادوگر کے بت کو توڑا اسی لمحے وہاں بھونچال آ گیا جس کی وجہ سے سامری جادوگر کا سیاہ معبد تباہ ہونا شروع ہو گیا تھا۔



...ں نے آپ کو فوری طور پر بے ہوش کیا اور آپ کو ...اں سے نکال کر یہاں لے آیا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سیاہ معبد کے ساتھ دفن ہو جاتے"۔ اچانک عمرو عیار کو زنبیل کے محافظ ہولے کی آواز سنائی دی۔ وہ جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

" اوہ، اس کا مطلب ہے۔ میری اس قدر طویل اور خوفناک مہم کو سر کرنے کا مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے"۔ عمرو نے مایوسی کے عالم میں کہا۔

" ہاں آقا، آپ نے جلد بازی میں آ کر اپنا خود ہی نقصان کر لیا ہے"۔ زنبیل کے محافظ ہولے نے کہا۔

" اوہ، یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ بہت برا"۔ عمرو نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ سامری جادوگر کے معبد میں موجود خزانہ ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اس کی ساری امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی۔ جلد بازی کی وجہ سے وہ اپنا کتنا بڑا نقصان کر بیٹھا تھا اس خیال سے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے بال نوچنا شروع کر دے۔



عمرو کافی دیر تک سامری جادوگر کے خزانے کے ہاتھ سے نکل جانے کا افسوس کرتا رہا پھر اس نے سوچا کہ اسے شہزادی ساسان جادو کا خزانہ تو حاصل کر لینا چاہئے۔ کہیں کسی وجہ سے وہ اس سے بھی نہ ہاتھ دھو بیٹھے۔ عمرو نے زنبیل کا منہ کھولا اور کہا۔

" شہزادی ساسان جادو زنبیل سے باہر آ جائے"۔ اسی لمحے زنبیل کو جھٹکا لگا اور اس میں سے شہزادی ساسان جادو نکل کر باہر آ گری۔ زمین پر گرتے ہی وہ تیزی سے اچھلی اور پھر جانت تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں اس قدر پھیل گئیں۔ جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔

" یہ۔ یہ میں یہاں کیسے آ گئی۔ میں تو سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں تھی اور عمرو عیار تم۔ تم"۔ شہزادی ساسان جادو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے چاروں طرف اور پھر عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے نکال



کر لایا ہوں"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر شہزادی ساسان جادو اس بری طرح سے اچھلی جیسے اس کے پیروں پر کسی ان دیکھی طاقت نے گرز دے مارا ہو۔

" تت۔ تم۔ تم مجھے سامری جادوگر کے معبد سے نکال کر لائے ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں"۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" اوہ، مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں کیسے پہنچ سکتے ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا تو عمرو نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔ جسے سن کر شہزادی ساسان جادو ششدر رہ گئی۔

" اوہ اوہ عمرو عیار تم نے میرے لئے۔ صرف میرے لئے اس قدر خوفناک اور اذیت ناک ظلمات میں سفر کیا تھا"۔ شہزادی ساسان جادو نے عمرو کی جانب یقین نہ آنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے

کہا۔

"ہاں، شہزادی ساسان جادو۔ تمہارے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جانے کے بعد مجھے احساس ہوا تھا کہ میں تمہارے بغیر کس قدر ادھورا اور اکیلا ہو گیا ہوں۔ اس لئے میں نے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی اور تمہیں سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لانے کے لئے کربستہ ہو گیا۔ دیکھ لو میں نے خوفناک اور ناقابل تسخیر طلسمات جو واقعی میرے لئے ہر قدم پر جان لیوا ثابت ہو رہے تھے، میں جا کر انہیں فتح کرتا ہوا تم تک پہنچ گیا۔ جس کے نتیجے میں تم یہاں موجود ہو"۔ عمرو نے کہا تو شہزادی ساسان جادو کی آنکھیں جو مرجھائی ہوئی تھیں یکلخت چمک اٹھیں۔

"اوہ۔ میرے عمرو۔ میرے عمرو عیار۔ تم نے میرے لئے اتنا سب کچھ کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی مجھ سے بے پناہ محبت کرتے ہو۔ میں تم سے بے حد خوش ہوں عمرو عیار۔ بے حد خوش"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا اور پھر بے اختیاری میں دوڑ کر



...ے گلے لگ گئی۔ عمرو نے اسے خود سے الگ

...شہزادی ساسان جادو مجھ سے شادی کرو گی"۔
...ے شہزادی ساسان جادو کی آنکھوں میں دیکھتے
...ے کہا جہاں اس کے لئے محبت ہی محبت تھی۔
...ہاں عمرو عیار، اس کے لئے تو میں کب سے ترس
...تی۔ مگر مجھے ایسا لگتا تھا کہ تم مجھے پسند ہی نہیں
...ے۔ مگر اب تم نے میرے لئے جو کچھ کیا ہے اس
...مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم بھی مجھے اتنا ہی پسند
...ے ہو جتنا کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں"۔ شہزادی
...سان جادو نے بے خودی کے عالم میں کہا۔
... تو پھر چلیں کسی قاضی کے پاس"۔ عمرو نے
...کراتے ہوئے کہا۔
...نہیں عمرو، ابھی نہیں۔ تم مجھے سامری جادوگر
...ے سیاہ معبد سے لائے ہو۔ مجھ پر سامری جادوگر کے
...ے کے اثرات ہیں۔ میں پہلے آب زر سے جا کر
...ل کروں گی۔ پھر اس کے بعد مجھے ایک سال تک
...اور تین بار آب لقرہ سے غسل کرنا ہو گا اس طرح



مجھ پر سے سامری جادوگر کے سائے کے اثرات ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہی میں تم سے شادی کر سکتی ہوں۔ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو تم سے شادی کرتے ہی ہم دونوں جل کر راکھ ہو جائیں گے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو میں تمہارا ایک سال تو کیا کئی سال انتظار کر سکتا ہوں شہزادی ساسان جادو"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔

"میں جانتی ہوں۔ تم میرے عمرو ہو۔ میرا نہیں تو تم اور کس کا انتظار کرو گے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا تو عمرو بے اختیار ہنس پڑا۔ اس وقت شہزادی ساسان جادو اسے بے حد معصوم اور بھولی بھالی نظر آ رہی تھی۔

"کیا تم اپنے ماں باپ سے ملنے طلسم ہوشربا نہیں جاؤ گی۔ ان کو نہیں بتاؤ گی کہ تم سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس آ گئی ہو"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں، اب میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔



اگر زندہ ہوں تو صرف تمہاری وجہ سے، ورنہ
...مجھے ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کے سیاہ معبد
...ہی رہنا پڑتا"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔ پھر
...فی دیر تک ایک دوسرے سے اسی طرح باتیں
...تے رہے۔ عمرو کے کہنے پر شہزادی ساسان جادو نے
...ے خرود نکال کر عمرو کو دے دیا۔ جس کے لئے
...ے غار کے دہانے پر رکھا ہوا پتھر اور خرودے پ
...ہوتی خود ہی ہٹا دیا تھا۔
...عمرو شام ہونے کو آ رہی ہے۔ مجھے شام ہونے
...پہلے آب زر سے غسل کرنا ہے۔ مجھے اجازت دو۔
...ایک سال بعد ہم ملیں گے پھر ہمیشہ کے لئے ایک
...رے کے ساتھ رہیں گے"۔ شہزادی ساسان جادو
...نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
...شہزادی ساسان جادو وہاں سے غائب ہونے لگی تو
...کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ مگر یہ خوشی کے آنسو
...تھے کیونکہ عمرو عیار نہ صرف اسے سامری جادوگر کے
...معبد سے نکال لایا تھا بلکہ اس نے خود ہی اس سے
...شادی کرنے کی حامی بھر لی تھی اور پھر وہ وہاں سے

غائب ہو گئی۔ عمرو بھی خوش تھا کہ وہ نہ صرف شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے معبد سے نکال لانے میں کامیاب ہو گیا تھا بلکہ اس نے سرخ شیطانی کھوپڑی اور سامری جادوگر کے بت کو بھی تباہ کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے شہزادی ساسان جادو کا خزانہ بھی اس کے بدلے حاصل کر لیا تھا۔

ختم شد


اردو بکس اپلوڈ بائے احمد
ای میل: urdubooks.net@gmail.com